

CHECKED-75

۱۷۶۱۶ تا ۱۷۶۱۹

درف

کتاب عجیب و غریب

۱۳

۳

۱۸۸۶ء

منقوڑا عجیب است

1609

3

مؤلفہ



جناب مولوی محمد عبد الکرم صاحب ساکن
نوٹ تار ضلع اندور لمخلص بطالب غلام خیر
شاہ غلام جیلانی صاحب قبدہ قادری ظلمہ

بفرمائش

جناب صاحب علی صاحب برادرینی مصنف

بردار اربع فنون واقع پتھر گھڑی حیدر آباد دکن طبع شد



CHECKED 1887



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمد ہے خلاقِ اکبر کے لئے
وہ خدا ہے ذاتِ جسکی بے زوال
وہ بنی ہے جو حبیب اللہ کا
وہ خدا ہے پاک جس کی شان ہے
ہے خدا نور اور بنی نور خدا
ہے خلاصہ یہ ہے تمہیں کا
دور جب پردہ دوئے کا ہو گیا
آپ ہے مجنون کہیں یلی کہیں
آپ حامد آپ ہے محمود ہے
ہے کہیں طالب کہیں مطلوب ہے
آپ ہی ناظر ہے اور منظور ہے
ذرے ذرے میں وجود ذات ہے
آب اور قطرہ صفت اور ذات ہے
شمع کارستہ دام و مہنی
بے نشان ہے جب نشان حمد و

نعت ہے حضرت پیمبر کے لیے
بے چگونہ بے نمونہ بے مثال
قاصد و مقصود الا اللہ کا
وہ بنی لولاک جس کی شان ہے
ہے و ناظر اور یہ منظور ہے
کہیں گیا عقدہ یہاں تو حیر
ورڈ ذکر کو توئی کا ہو گیا
آپ ہے وامق کہیں عذر کہیں
آپ قاصد آپ ہے مقصود ہے
ہے کہیں راغب کہیں مرغوب ہے
آپ ہے ذاکر ہے اور مذکور ہے
انفس و افاق بود ذات
موج اور دریا صفت اور ذات
یہاں نہین اصلا مقام دم
ختم کرتا ہوں بیانِ حمد و

| | |
|---|---|
| ہون درو دین اور علما میں بیشمار اور اوُن کے آل و اصحاب پر رمز وحدت کو عیان کرتا ہوں میں | سہ و بر عالم بہ تار و زار شمار اور حضرت کے تمام احباب پر حال کچھ اپنا بیان کرتا ہوں میں |
|---|---|

سبب تصنیف مثنوی

| | |
|---|--|
| مثنوی کی جو مجھے تعلیم ہے ہی یہ سب حضرت کی صحبت کا اثر دل جو چہشتاوی چہتا ہوں میں دل سے جو باتیں سنا کرتا ہوں میں ایک دن دل نے کھا چھو غریز پیر و مرشد کی حضور ی میں رہا ہے اگر واقف تو ہو واقف بیان لکھہ تو حالات اور عادات آپ کے اس لیے اب کچھ بیان کرتا ہوں میں سرگذشت اپنی بیان کرتا ہوں میں | خاص فیض حضرت تسلیم ہے ورنہ یہ فیضان اور میں بے خبر دل جو کہتے وہی کہتا ہوں میں خامہ فرسائی کیا کرتا ہوں میں کس تصور میں ہے تو لے بے تیز کیا ہوا حاصل کہ دودھی میں رہا کر خاتم بند ہی مقفہ بیان کچھ تو ظاہر کر کمالات آپ کے امر پختان کو عیان کرتا ہوں میں کیون نہان رکھوں عیان کرتا ہوں میں |
|---|--|

سرگذشت مصنف

| | |
|--|---|
| شکر ہے اللہ کا لے دوستو میں و ما بی نام کو مشہور تھا تہا لکھا قسمت میرے جس قدر پر پہلائی تھے مری منظور رب گلشن آباد اس کا ہے تازہ لقب مقتضی ہے سرکار ہے گلزار ہے ہے وہ گلشن کی بہت دلکش ہو | دل لگا کر ماجرا میرا سنو اور تمیز نیک و بد سے دور تھا عمر اک گذری رہا میں بے خبر ہو گیا سیدک کو آنے کا سبب اور وہاں کے رہنے والی گل بہن راحت جان نہ بہت انتظار ہے خوش فزا ہے خوش نما ہے خوش ہوا |
|--|---|

کے لیے

مثال

کا

نان ہے

زیرِ خُش

نوحہ

کا ہو گیا

راہ میں

مقصود ہے

مرد خوب ہے

مرد کو

ذات

اور ذرا

دم

مرد

جو دمان چہ ہوتا ہے کر جانا نہیں نہ
عالم رویا کی کیفیت سنو
جو دمان آتا ہے پھر جاتا نہیں
پیش آیا جو سبب ہے مومنو

کیفیت رویت

دیکھا میں اک رات پیر و پاجیب
ہتی رشن اک مشرق و مغرب بند ہی
ہتی ہزار و مردمان پکڑے ہوئے
میں بھی جا پکڑا او سے مضبوط تر
آسمان سے آفتاب اور مانتاب
اور گرے اگر زمین پر ناگھسٹان
پر تھے مردم وہ رشن تباہیے ہوئے
جو طرف دیکھا نہ دیکھا وہ ظہور
ہو گیا بیدار جب میں خواب سے
وہ تماشا تو نظر آیا نہیں
ہتی جو وہ جبل المتین کبریا
تھا وہ رحمت کا بشارت سر
اب سنو احوال بیعت طالبو
پیر کے او صاف کرتا ہوں بیان
اس بیان سے ہے یہ میرا اندھا
اور میرے پیر و مرشد کے طبعین
حالتوں سے آپ کی واقف ہوئیں
شاہد ابواب ہدایت باز ہوں
مختصر احوال سن لو طالبو

کہ ہو وہی غفلت سی بیداری عجیب
یا فرشتوں کی لگی ہاتھوں سے سخی
شرق سے تا غرب تھے پلٹے ہوئے
اک تماشا آگیا مجھ کو نظر
آئے اور لپٹے رشن سے حجاب
ہو گئے بے پوش سارے لے گمان
دیکھتا تھا کہ آنکھیں کھل گئی
ن تجلی وہ اوجالا اور وہ نور
تھا پریشان جی دل بیتاب سے
پھر تماشا دوسرا بھی آیا نہیں
دل گواہی مجھ کو بیعت کی دیا
تھا وہ بیعت کا اشارہ سر
پیر و مرشد کی ہدایت طالبو
بے نقص صاف کرتا ہوں بیان
تا ہوں سب کو خواہش را خدا
میں جو لکھا ہوں وہ آنکھوں دیکھ لیں
مرشد موصوف کا دھندلے ہوئیں
طالب را خدا ہمارا ہوں
مفت یہ مونی ہیں چن لو طالبو

درسیاس فیض اساس حضرت پیر و مرشد مظاہ

پیر و مرشد سالک را خدا
شیخ کامل صاحب شرع و طریق
غنی و وحدت بین میرے را ہر
صُن حال اُنکے ہے حمد و شکر لقا
حالت اُن کی غیریت سے دور ہے
حال ادن کا خلق پر ظاہر نہیں
چشم ہے بیدار دل ہشیار ہے
اللہ اللہ عارف کامل ہیں وہ
جن کے دیکھے سے خدا آتا ہے یاد
ہیں تصوف و بیچ وہ عالی مقام
سلسلہ ہے قادریہ آپ کا ہے
پیر و مرشد ہیں میرے روشن ضمیر
پیر و مرشد ہیں میرے دریا فیض
رہنمے گریبان قطب زمان
آپ کا فیضان ہے ایسا بسیط
ذی معارف ذی کرم ذی جلال
رات دن ذکر خدا کرتے ہیں آپ
جو خیالات آپ کے ہیں اور ہیں
گرچہ وہ کرتے ہیں دنیا کے کلام
بہنوئی مولوی سے معفو ہے
اُن خیا لاتی کہ دام اولیاست

شاہ جیلانی درجہ صفی
مستقد ہیں جن سے وہ دونوں تریق
گلشن کثرت ہیں میرے را ہر
ابرین پوشیدہ ہو جو ن آفتاب
علیت ہر حال میں منظور ہے
کوئی اُن کے حال سے ماہر نہیں
ہر حکم ہر وقت ذکر یار ہے
اللہ اللہ سالک واصل ہیں وہ
جان و دل کا دعاء آتا ہے یاد
ہیں محقق اور صوفی لا کلام
حق پرستی ہے رویہ آپ کا
عاصیون اور بیکیون کے دشمن
رہنمے مردم جو یا ہے فیض
سالک مجذوب ظاہر و خفیان
نور ہے خورشید کا جیٹا محیط
عارف باللہ و عالی حوصلہ
دل کے کاموں میں رہا کرتے ہیں آپ
وہ جو حالات آپ کے ہیں اور ہیں
پر خدا کے ساتھ ہیں سب اُنکے کام
دیکھ لو دینی گواہی ہے قوس
عکس مہر و یان بستان خداست

لوگ جب آتے ہیں خدستین تمام
 بائیں کرتے ہیں خدا کی راہ کے
 ہے بیان میں ادن کے تقریر اور حد
 جب غزل لگتے ہیں دل کے حال پر
 شوق سے آتی ہیں جو حضرت کے پاس
 چھوڑاں قدموں کو جاسکتے تہنیں
 جس جگہ تلف لائے ہیں جناب
 ہے سراپا نور کا جلوہ دمان
 جس جگہ آتے ہیں اقدام آپ کے
 ذکر سے سرور ہوتی ہے زمین
 فخر کرتی ہے زمین دور پر
 ہوتا ہے رحمت کا اس جابر نزل
 ہے موثر آپ کا ایسا کلام
 حق ہے تحریک و توقف آپ کا
 مسرت کیشی بہت ہے آپ میں
 عاقبت اندیش خیر اندیش ہیں
 مخزنِ فطرت ہیں مریے رہنما
 فنی مردت ہیں مرے روشن ضمیر
 اور سخاوت آپ کی مشہور ہے
 خیر و ملک ولایت آپ ہیں
 زہد و تقویٰ اور وظائف نام ہے
 گرچہ دل لاکھوں ہیں یہ دل اور ہے

ان کے برلائے ہیں سب دلی مرام
 اور اذکار اولیا اللہ کے
 ہے زبان پر اونکی تفسیر اور حدیث
 جی فدا ہوتا ہے اونکی قال پر
 بھول جاتی ہیں وہ اپنی بھوک پیاس
 حرفِ رحمت منہ پر لا سکتے تہنیں
 وہ جگہ ہوتی ہے ایسی فیضیاب
 ہے عیان کہ طور کا جلوہ دمان
 ایک رونق ہے برستی اس جگہ
 نور سے سمور ہوتی ہے زمین
 ہیں کہ ہوں اب جیسے ذکر و ادگر
 مشک ہو جاتی دمان کی خاک بھول
 ہے اثر کرتا دلون میں لا کلام
 اور بہانہ ہے تصرف آپ کا
 وحدت اندیشی بہت ہے آپ میں
 شاہِ معنی صورتِ درویش میں
 معدنِ حکمت ہیں مریے رہنما
 ذی قوت ہیں مرے روشن ضمیر
 جمع کر رکھنا تو کو سون و در ہے
 مظہر کشف و کرامت آپ ہیں
 دید سے اور دم سے دل سے کام ہے
 راستہ یہہ اور منزل اور ہے

| | |
|---|--|
| اب کی مشہور تر ہے فاضلی پر یہ سب میں معرفت کے دہنگ میں غور سے دیکھا ہوں میں رکھ کر قیاس شک سے کرتا ہے حاصل خوش دلی چہور دیتا ہے جہالت کے کلام | از رہ علم حقیقت حاصل خوش مزاج و خوش دل و خوش رنگ میں اب میں ہے علم کا جو ہر عجیب کوئی جاہل اگرے گر جاہلی سن کے حضرت سے لطافت کے کلام |
|---|--|

حکایت

| | |
|---|---|
| حجت اس کی جان کو بے زار کی پر مسائل تھی کہ وہ سب جہانتھا اور جواب اس کو دئی ہر طرح سے اہل محفل ہو گئے سب تنگ دل دل ہوئی سب اہل محفل کے بلول کیا مزاج حضرت تسلیم تھے حلم کے میزان میں سنجیدہ رہے عرض یوں کرنے لگے حضرت سب ناشنے کا وقت بھی جا تا رہا ہاں چلا کہتے نگر اُسے نہ تھے چہور کر بیٹھا تھا اپنے کام و کاج تنگ ہٹ دہری سے لوگوں کو کیا جب کہیں پیدا ہوا اس کو تمیز اور قد سبوسی پر مائل ہو گیا کیونکہ تھا یہ علم حکمت کے لئے | ایک نے حضرت سے آنکر ار کی پوچھا اس کا بھی کچھ بیجا تھا اس کی فہمائش کئے ہر طرح سے تھا جو کچھ فہمی سے وہ نیرنگ دل کچھ سمجھتا ہی نہ تھا مرد جہول دو بجی سے باج تک تقریب سم تھے کچھ مزاجی سے نہ رنجیدہ ہوئے اہل محفل ہو گئے مجبور جب عصر کا نزدیک عرضہ اگیا نہر جو کچھ بجنی کے فہمائش میں تھے باوجود اسکی کہ وہ جاہل مزاج وقت حضرت کا لحاظ اوسکو نہ تھا آخر شش کچھ دن رہا باقی عزیز اپنی کچھ بجنی پہ قائل ہو گیا اہل محفل حیرت آگین ہو گئے |
|---|---|

حکم حضرت کا کیا وہ کام آج
 ورنہ نہ تہا حجت سے ایمان کی زوال :
 اور عبادت آپ کی مشہور ہے
 کوئی جیب بیمار ہو جائے جہان
 بنے تسلی کے سخن کرتے نہیں
 ہو کے خوش بیمار کہتے کہ آج
 فقیر حضرت کے یہ عادات ہیں
 حق تعالیٰ چھپ چھپ رحمت کیا
 ایک مدت نہ تہا میں آشفتم نفس
 موت ہی آگئی خبر داری نہیں
 اختیار زندگی سو ہوم مے
 نیند میں غفلت کے کہا سوتا ہے تو
 منکر کا کیا تجھ کو سرما یہ نہیں
 بیربانی سے ہے یہ دل کی مراد
 گو وسیلہ تولد پیدا کر لیا
 خیر اب ہے کچھ تو اپنی فکر کر :
 دل کے کہنے پر بھی گما ہی رہے
 ہو گئی توفیق حق جب دستگیر
 میرے مولا میرے مادی میرے پر
 کچھ تقویٰ دیکھ لے میری سے تو
 سنوئی سے اجزا حضور ستا کی دیکھ
 پہلے واقف علم حق دانی سے ہو

کہ ہوا جاہل کا خیر انجام آج
 پر رکھا محفوظ فضل ذوالجلال
 کہ خدا والوں کا یہ دستور ہے
 آپ خود لقمہ لاتے ہیں وہاں :
 فکر و غم میں مرتہن کرتے نہیں
 ہو گیا میرا صحیح سالم مزاج
 کیا لکھوں میں جس قدر حالات ہیں
 الغرض حضرت سے میں بیعت کیا
 ایک دن دل نے کہا اے بوالہوس
 کون ہے تو اپنی ہشیاری نہیں
 بے وفائی عمر کے معلوم ہے
 وقت کو کیوں راہیگان کہوتا ہے تو
 بیربایا پر خدا بایا نہیں
 تا ہو طالب واصل رب العباد
 پر رہا اللہ سے نا آشنا :
 سبکہ مرشد سے خدا کا ذکر کر
 پر رہا دل کو خلش جا رہی وہ ہے
 خواب میں نفس لائے میرے پر
 ہوں کئے ارشاد اے غفلت پذیر
 بیخبر ہوتا ہے کیوں اپنے سے تو
 جلوئی کیا کیا ہیں تھے جانان کو دیکھ
 تا عمل اس رہ کا آسانے سے ہو

اور سو اس کے جو غزلین وہ جناب
 کہہ کے دیتی تھی کہ خوش آوار سے
 پوچھی مطلب اسکا مجھ سے جب حضور
 میں کہا واقف نہیں کیا بات ہے
 آپ نے اس وقت منگوایا کتاب
 فصل حق سے جو سبق جاری ہوا
 پھر تو میں مسرت شراب شوق تھا
 پیرو مرشد کی وہ بتلانے کے لیے
 رہبر راہ محبت ہو گئے ہر گز
 پیر سے جان اور ایمان میں
 سچ تھا جو حق سے دوری کا ملا
 آفت و رنج و بلا بہتا رہا
 گرچہ مدت میری بی کاری ہے
 برق دم میں پیر کے چہرہ نہیں
 کیا کہوں کیا عشق ہے کیا بات ہے
 جب میں گلشن میں رہا اور گل ہوا
 آشنا سے آشنا ہونے کے رنگ
 دیکھتا تھا شوق بڑھتا تھا مرا
 جبکہ میں یہہ حال سے واقف ہوا
 پہنچا جب میں منزل مقصود کو
 تاکتے پہرنے لگے رہزن چھ
 سیکڑوں جب دسویں گئے لگے

جس کا ہر ہر شعر ہے لب لباب
 میں پڑھوں واقف ہی ہوں تارا سے
 کیا ہے یہ سراپہ لطف و سرور
 کچھ سمجھ سکتا نہیں ہیبت سے
 جو حضورستان ہے تصنیف جناب
 دل میں میرے ذکر حق جاری ہوا
 عاشقانہ دل میں میرے ذوق تھا
 شوق سے اللہ کو پانی کے لیے
 دل سے عقل کی سیاہی دھو گئے
 جن پر ہم سو جان سے قربان ہیں
 لطف مجھ کو اس حضوری کا ملا
 پر حضوری میں سدا رہتا رہا
 اسانوں سے بلا جاری ہے
 رخ حضوری سے کبھی موزا نہیں
 کہ حضوری چھوڑنا سکتا ہے
 بوی گل پہ دل مرا لبس ہوا
 رہزنوں سے راہ میں پیکار جنگ
 نفس پہلو سے اکھڑتا تھا مرا
 پیر کے حالات کا داصف ہوا
 اور کیا نابود اپنے بود کو
 کوہ و صحرا ساد کہا مسکن مجھے
 صورتین وحشت کی بتلانے لگے

| | |
|--|--|
| <p>سہز نو لنی تہا بچہ جنک وصال پیرو مرشد کی رہی پھر مدد شکر کرتا ہوں شکایت سے گذر ذائقہ توحید کا مات آگیا بندہ محسوس محرم ہو گیا خرقہ عبادت جناب مرشد اپنی آنکھوں سے جو کچھ دیکھا ہوں طالبو لکھتا ہوں رعبت کے سنو</p> | <p>پر نہ آیا ملک ایمان میں زوال ہو گئے سب دوسو سے جھوٹے رد باخبر ہوں جب سے ہوں میں بے خبر راستہ امید کا مات آگیا نور دل سے رنج اور غم ہو گیا کشتی دریا کے سر سے اور سائن اور چوستا ہوں میں سؤق سے دل سے محبت سے سنو</p> |
|--|--|

لخصیات و تائیدات حضرت پیرو مرشد مدظلہ العالی

| | |
|---|--|
| <p>ایا جب اس سال میں ماہ صیام آسمان پر تھی نظر سب کے محیط اس لیے دیکھا نہیں کوئی ہلال روزہ رکھے اور کچھ روزہ رکھو نقل کی گویے نیت کی ضرور ہم بھی اور سب معتقد روزہ کے دیکھئے اہل دلون کی آنکھ دوپہر گذرے پہ آئی یہ خبر اعتقاد اس امر میں درخواست ہے پیرو مرشد کے تصرف کو سنو عید دیجھ جو گذری حال میں پیر کو انہی تین تہی ابرہتا ہر ہمارے رہنا ہے جستجو</p> | <p>بڑھ گیا تہا تقرقہ در خاص و عام ہوا تہا چو طرف بادل محیط پر مرتے مولائے فرخندہ خصال نقل کی نیت رکھو شک ل سے ہو کل خبر آوے گی رویت کی ضرور اہل بستی شک کے اور رکھو غزہ ماہ مبارک تھا وہ کہ ہلال ماہ صوم آیا نظر حضرت دل کی گواہی راست ہے دیکھئے روشن ضمیر می مو سنو رہا ہلال اسکا ہی قیل و قال میں سب نے عرفہ جیشہ پر رکھا چار شہ کو کہیں عرفہ کر و</p> |
|---|--|

اور روزہ بھی رکھو چ آج سے
لوگ سب طرح کے شاکی ہوئی
پیر و مرشد کے محلہ والے سب
حکم کے موجب بحسن انتظام
وہ کئے سب جن کو تنہا ظن مزید
بعد الکاف و جوانب سے خبر
پیر کو رویت مہ نو کی ہوئے
سب گئے ہر جا بتا کید البید
ہر طرف سے لوں آئی اور کئے
سن کے یہ شاکی جو تہی مادم ہوئے
یہہ لقصہ یہہ کرامت دیکھیے
جلوہ فیضان ہوتے آپ ہین
لطف دنیا آپ ہین دین آپ ہین
یہہ مجازی ہے رسائی آپ کی
طالب خادم جو لکھا حال ہے
ہین جو لکھتا ہوں یہ ملفوظ العجیب
خوش نصیب و دولت بیدار ہے
پیر و مرشد سے مری بیعت کرو
یہ زمانہ اوریہ دولت دیکھئے

کہ ہم تاریخ درج آج سے
بے خیر تھے اس لئے شاکی ہوئی
اور خادم اور مرید اہل طلب
چار شنبہ کو کئے غرضہ تمام
غرضہ پنجشنبہ کو اور جمعہ کو عید
اور بلکہ سے ہوئی یوں شنبہ
اور گواہی ایک سے سو کی ہوئے
چار شنبہ غرضہ پنجشنبہ کو عید
پنجشنبہ کو تو ہم خطبہ کے
شاد و خرم آپ کے خادم ہوئے
اہل باطن کی ہدایت دیکھئے
جان کر اسجان ہوتے آپ ہین
خود نمائی مین خدا مین آپ ہین
سے حقیقی خود نمائی آپ کی
حالتین پچھلی ہنہن فی الحال ہے
مدعا ہے لوگ ہوں بیعت نصیب
نور ہے اور فیض کا دربار ہے
سفت حاصل دین کی دولت کرو
دین و دنیا کی حلاوت دیکھئے

حکایت

| | |
|-------------------------------|--------------------------------|
| ایک ہین یعقوب صاحب پیر مرد | صاحب عزت ہین باند پیر مرد |
| خوش طبیعت خوش مزاج و خوش نہاد | پیر و مرشد سے ہے اون کو اعتقاد |

پاک دل ہیں صاف سینہ نیک خو
 منشی صاحب عمیر زائق العزیز
 صاحب علم و عمل ہیں حق شناس
 با سہمہ حال نیکو فال نیکو
 پیر و مرشد پاس اک دن آگئے
 پیر و مرشد اسم تھے بتلار سے
 وہ سننے طالب اجازت کی ہوئے
 پس اس عرصہ میں ضرورت کیلئے
 یاد کرتے راہ لے جاتے گئے
 ہر قضا را ایک جملہ اسم کا
 بس یہی تکرار کرتے کرتے
 اس جملہ جو کہ تھا بھولا ہوا
 جوش دل سے اور عقیدے تمام
 دیکھنے کیا ہیں کہ از فیضان ہو
 جسمے جو بھولے تھی وہ سکھادے
 جب پاٹ کر آئے میدک وہ سعید
 اور طالب سے بھی وہ ظاہر کہے
 اللہ اللہ دیکھتے کیا بات ہے
 ہاں اللہ جو خدا کے دوست ہیں
 شغوی میں لکھے ہیں مولانا روم
 صد ہزار اندر ہزار ان یک تن اند
 بدلوں کی داسیا تین اور ہیں

واقعہ انکا عجیبہ ہے سنو
 ذی مروت ذی فتوت ذی تمیز
 نیک بنت نیک دل فطرت اساس
 نکتہ بین ہیں نکتہ دان ہیں نکتہ گو
 استیازت کو فی اسما کے لے
 اتنے بین یعقوب صاحب آگئے
 پیر و مرشد نے اجازت دی ہے
 سنگارید بی بیہ کو راہی ہوئے
 جی میں لذت اسکی وہ پانے لگے
 اس قدر بھولے کہ یاد آتا نہ تھا
 طے کیے راہ مسافت سہ گروہ
 یاد آیا کچھ نہ ان کو بر ملا
 پیر و مرشد کو پکارے لیکے نام
 پیر و مرشد اکہرے ہیں رو برو
 جب وہ سیکے پیر و مرشد گم ہوئے
 منشی صاحب کو سنانا خوش نوید
 اور دل کو سب کے مستماثر کیے
 چونہ سمجھے اس پہ بھی مہیات ہے
 نوز باطن میں ہیں ظاہر بوست میں
 تو سمجھے اس کو اگر ہو دے فہوم
 ثامن دمان ابن دلی پوشان سن از
 باخذ الوگون کی بار میں اور ہیں

حکایت

پیر ہانی سے سید مرتضیٰ
جب قریب المرگ حالت ہو گئی
پوچھے لوگ اُن سے کہو کیا حال
روبرو جب صورت دلدار ہوئے
کیون اُسے ہو گی پریشانی بہلا
لوگ پوچھے کون وہ دلدار ہے
کون ہے کیسے دردگار آپ کا
وہ کہا میں پیر و مرشد رو برو
واہ کیسی خوش سیری تقدیر ہے
ہو گئی تائید میرے پیر کے
خوف کچھ مجھ کو نہیں ڈرتا نہیں
سب پریشان اور وہ خوش ہوئے
شکر ہے اللہ کا صحت ہوئے
میدک اور اندر گرچہ دور تھے
طالبو تائید حضرت دیکھئے
پیر و مرشد جن کے ہون صا کمال

ہو گئے یکبارہ بیمار و با
پیر و مرشد کی بشارت ہو گئی
وہ کہے فی الحال اچھا حال ہے
کیون نہ اوس کا غم سے بیزار ہو
کب رہیگی اس کی حیرانی بہلا
جو اس آفت میں تمہارا یا ہے
ایسی سخت آفت میں غم خوار آپ کا
دیکھ لو تم کو بھی ہے گرا زو
پیر کی مد نظر تصور سے
فکر کچھ مجھ کو نہیں تدبیر کے
پیر کی تائید ہے مرتا نہیں
پیر و مرشد رو برو موجود تھے
سنئے والوں کو بہت حیرت ہوئے
پر لطف کا یہ دستور ہے
اور غلاموں کی حمایت دیکھئے
کیون مرید اُن کے ہون فرخندہ کا

حکایت

پیر و مرشد سے سنا ہون ایک دن
ایک دختر خوش لقمانکہ خدا
پیر و مرشد سے اسی تھا اعتقاد
جب قصار ہو گئے بیمار و

دل مرید دنگی ہون اس سے مطمئن
خوش نہاد و ہارساد با خدا
دیکھئے اب رحمت رب العباد
ملنے چلنے سے رہے ناچار وہ

ہو گئے دخت چو مغذوہ المزاج
ایک دن حالت ہوئی اُس کی تباہ
ہو گئے بے ہوش جب اپنے مین وہ
باتیں کرتے تھی وہ آہ سرد
ہو گئے بیدار وہ صحت کے ساتھ
کون تھا تو کس سے کرتے تھے کلام
وہ کہے کیا خدا تھا سب کے پاس
وہ کہا اچھا کیا مین بچگو اب
سب کہے پیارے زبان کو کہوں تو
پیر و مرشد کے لئے وہ نام کو
آن واحد مین شفا چہ کو دیا
ہے یہاں باریک نکتہ طالبو
پارسانی معتقد کو دیکھئے

ہو گئے سارے مناج لا علاج
دیکھئے اب پیر و مرشد کی ہناہ
دیکھئے نادر واقعہ اپنے مین وہ
کہ ابھی محب کو ستفادہ سے
لوگ پوچھی اس کیون حیرت کے ساتھ
آرزو مندوں کو بتلا اس کا نام
کر رہی تھی مینی اُس سے التماس
مین ہون ثانی مین ہون کافی مین ہون
کیسا تھا اللہ ہم سے بول تو
تھا خدا ویسا ہے سن لو مہو بہو
سن لیا رحمت سے میری التجا
جس سے ہو جاتا ہے سکتہ طالبو
پیر و مرشد کی مدد کو دیکھئے

حکایت

نیک نیت نیک طبیعت با خدا
پار سا کا دل ہوا جس سے اسیر
پار سا کے دل سے شک باہر کیا
ہو چکا جب عایشہ بی پر عیان
اور کہی اس طور پہہ دل گیر سے
کس طرح سے پیر کو پاؤں گی مین
سُنو کی رہ سے نہو دی گم نظر
ہو و گیا حاصل تمہارا مدعا

عائشہ بے نام ہے اک پار سا
اک دن مجھ سے منے اوصاف پیر
خرقہ عادات آپ کے ظاہر کیا
پہر طریقت اور شریعت کا بیان
ہو گئے پیر اُن کو الفت پیر سے
کہ قدمبو سی بجالاؤں گی مین
مین کہا رکھو خدا پر تم نظر
وقت اجائے گا جب چاہے خدا

سن کہے ہمہ مجھے لیجا ہے
 تم مجھے سیدک کو لیجانا ضرور
 میں کہا دلی کو پریشان مت کرو
 یا تمہارا شوق دمان لیجا و ہوگا
 اللہ اللہ اشتیاق الیا تو ہو
 سینے اب حسن عقیدت کا بیان
 شوق سے انسان ہوتا ہے ملک
 عشق سے کہہ طور نکڑے ہو گیا
 عشق کی دنیا میں نیرنگ اور ہین
 حق کو ہوتی ہے محبت عشق سے
 عشق سے ہوتا ہے انسان سرخرو
 واہ کیا عورت کے خوش تقدیر سے
 تہی جو عورت ارزو میں ذوق میں
 پیرو مرشد کی کراست دیکھئے
 خواب میں یکرات دیکھے پیر کو
 شوق سے لائے قد سوسے سجبا
 مرشد ابیعت میں مچکویے لیجئے
 یوں ہوا ارشاد حضرت کا انہیں
 پرہیز دنیا ہوں خدا سے میں نوید
 ہو گے تم پر رحمت رب العباد
 پیر کے وعدے کا تہا بس انتظار
 بہر دوبار خواب میں آئی میں پیر

بہائی اپنے پیر سے ملو اٹے
 ورنہ یہاں تک پیر کو لانا ضرور
 وقت لا دے خدا بیعت کرو
 یا یہاں پر پیر کو بلو اٹے گا
 جان کو سچ فداق الیا تو ہو
 شوق تہلاتا ہے کیا کیا خویاں
 شوق سے منقاد ہوتا ہے فلک
 عشق سے تہی خیر موسیٰ صاعقا
 عشق کے رنگ اوہیں دینگ اور ہین
 مرد ہو جاتی ہے عورت عشق سے
 عشق برلاتا ہے دل کی آرزو
 دیکھتے کی عشق کی تاشیہ سے
 یوں ہی گذرا اک مہینا شوق میں
 بیہ عنایت بیہ بدایت دیکھئے
 دے دعائیں اپنی خوش تقدیر کو
 عرض کی اے میرے مولا مر حبا
 اک نظر رحمت کے چہرہ کیجئے
 اب ہین لیتا ہوں بیعت میں تجھے
 چند دن کے بعد تم ہو گے مرید
 حبلہ بنے دل کی پاؤ گے مراد
 الغرض چندے رہی وہ بیقرار
 چہرہ پیر نور تہلاتے ہین پیر

وقت آیا ہو گئی عورت مرید
بعد بیعت اس کے مامون نے کہا
الغرض دی تذر اس نے پیر کو
دل میں اپنے اس قدر شادان ہو
جب ہوئی تسکین دل بیتاب کو
میں مبارک باد دے کر یوں کہا
زندگی میں جب یہ کچھ تائید ہے
پیر و مرشد سے کہا بیعت کا حال
گو کش فرما کر یہ حالت یوں کے
کیا تصرف ہے کہ مردان خدا
صاحب نسبت جو ہوتے ہیں بشر
اک ولی کا تذکرہ یاد آگیا
یوں کہے اک روز پیر پاسکو وہ

شوق سے کر لے سادات کو حزید
نذر دے حضرت کو کچھ اے اہل سرا
آفرین کرنے لگے لقتدر سر کو
خوش دلی سے آنکھ کو کی کہل
من وعن اُسنی بیان کی خواب کو
تم بہن میری سولین اے بارسا
اس سے بڑھ کر نزع میں اسید ہے
کی جو حاصل بارسا فی خوش حال
خوش نصیبوں کے نیچے ہیں بھلے
لیتے ہیں بیعت تن ممکن سے آ
یہ کرشنے ان سے آتے ہیں نظر
یاداب حضرت کا ارشاد آگیا
ہن سفینہ میں کہے دارا شکوہ

حکایت

اک بزرگ دین کو از چند سال
ہر کوئی ان کو نظر آنا نہ تھا
ایک شب مایوس ہو روئے لگے
عرض کرتے تھے کہ لے مولا مرے
بیر کامل کوئی ہاتھ آتا نہیں
ہو گیا مجبور میں لقتدر سے تیر
سو مجھے روئے تھے وہ خیر حال
کہتے صدیق اکبر خواب میں تیر

ہتی تلاش مرشد صاحب کمال
صاحب دل کا نہ ملت تھا پستا
آلنودن سے اپنا منہ دہونے لگے
تجربے سے فرمایا میری داد دے
شوق سیتے مرے جاتا نہیں
تو مجھے یارب ملا دے پیر سے
ہو گیا فی الحال فضل ذوالجلال
ہای وہ تسکین دل بیتاب میں

دستگیری سے مریدان کو کہے
خسہ قد پنہای ہوئی رخصت جتنا
دیکھتے کیا ہیں کہ خرقدہ ہے دہرا
جو مرید انکا ہو القصد لیتی سے
گرچہ وہ سب میں ہیں اور سب الگ

مہربانی سے خلافت بھی دے
ہو گئی بیدار آنکھ اُن کی شتاب
نور سے آیا نظر سینہ ہیرا
ان کے منزل اور مقامات اوہین
پہنچیں رہتے کبھی رب سے الگ

حکایت

پیر و مرشد تھے پیچھے خیر خواہ
دس برس سے سخت وہ چمارتے
وہ نہ تھا دتر گرسکرات تھا
شب گذرتی تھی تو بیخوابی کے ساتھ
گو سناج لچتے سیارے اُڑتے
گو بہت سادہ کئے برباد زر
اتفاقا پیر و مرشد باجماع
دو پہنچے تک گئے فکرمزاج
پیر و مرشد عام سیدک جب کئے
میں بھی تھوڑی دور آتا ہوں ضرور
آپ نے فرمایا جلتے خوب ہے
پہلے وہ اسباب و ہر جوہر
جب روانہ کارخانہ ہو گیا
پیر و مرشد اور حسنی بادشاہ
ایک ایک دستہ کی شدت ہو گئی
وہ کہے اب میرا ہے محال

نام ان کا ہے حسنی بادشاہ
یعنی دتر سے بہت لاچار تھے
دل پریشان سرخ سے دنرات تھا
دن گذرتا تھا تو بیتابی کے ساتھ
پر شفا ہوتی نہ تھی اُن کی نصیب
پہنچیں پائی وہ ذرہ بھی اثر
حسب آباد آئی اور دیکھے وہ حال
پر اثر بخش نہیں کوئی علاج
تب چنے بادشاہ ایسا کئے
آپ کے ہمراہ لے میرے حضور
سیر ہو تفریح دل مطلوب
باغ کو عالم علیخان کے گیا
اور زنانہ بچے روانہ ہو گیا
ستعد بیٹے نے گویا پابراہ
زیر و بالا ساری فرحت ہو گئے
پیر و مرشد کو ہوا رنج و ملال

| | |
|--|---|
| <p>کچھ دود سے کرکھی کہاؤ چلو اثار اللہ شدت ضیق النفس وہ دوا کہا کر چلے ہو کر سوار شکر ہے وہ بارغ وہ ہنڈی ہوا نیند آئی اور سویرا ہو گیا ہوا طالبو اللہ والوں سے ملو سب نے یہ جاناد و تاثیر کے جس کو اس حالت کا حاصل چاہے یہ نیکہ تعلیم اور تدبیر ہے</p> | <p>اب سواری اپنی منگو او چلو تم کو دیوے گی ہنہن تکلیف بس پر ز شدت ہو اسینہ پہ بار شب کہ حق محفوظ شدت سے رکھا بے خوشی کے سچ کچھ دل پر تھا دیکھو منزل راہ والوں کے ملو پر حقیقت میں مدد تھی پیر کی عارف حق واقف دل چاہے پر زبان فیض کی تاثیر ہے</p> |
|--|---|

حکایت

| | |
|--|---|
| <p>نام صدر الدین صاحب ایک سو کی ہین نزدیک اور مرد مسکن شوق کی زنجیر میں ہو کر اسیر سے مری فریاد لے فریاد رس ہر فانی ہو گیا بندہ تباہ شوق کا یارب اثر پایا نہیں سلسلہ میں غوث الاعظم کے چچے گلشن قدرت کے گل پیر و کی پیر سلسلہ میں اُن کے کر حکو شیک پیر ہوسے غوث الورا سے ملتی سید محبوب سبحانی ہیں آپ پیر فانی ہو گیا بے پیر ہیں</p> | <p>نیک نیت نیک باطن نیک مرد تھی تلاش پیران کو رات دن پیر صد سالہ سے جو پاسے پیر داد میرے شوق کی دے داد رس سامنے آنکھوں کے پرتی ہو قضا پیر کو ڈھونڈا مگر پایا نہیں اسے میں اللہ رسائی سے بچے غوث الاعظم ہیں جو کل پیر و کی پیر تادم سے خاتمہ پیرا ہو پیریک لے رئیس الاولیا نور شے سرور عاشق ربانی ہیں آپ موت آئی کیا کروں تدبیر میں</p> |
|--|---|

| | |
|--|---|
| <p> آرزو سے روتے روتے سو گئے یوں کہا اے سمندر بے نوا مان کہی اور آگے بیٹھے رو برو مہربانی سے مرید اُن کو کیے گہو متی تھی دست بیعت میں سدا آئے اور بولے کہ اہی میرے حضور اس لئے خدمت میں اب آیا ہوں میں اور زبان سے خواہش دل عرض کی بیعت رسمی بھی فرماؤ ادا اور سمجھ خواب کی تیسر کو ہا ہا ہا فیض محبوب اور فضل اللہ سے یہ </p> | <p> اشک سے منہ دھو تی دھو تی سو گئے پیر و مرشد خواب میں تشریف لا کیا تہنیں بیعت کی اب ہے آرزو ہاتھ جڑا تہہ اپنا رکھ دیے ہو حالت بیعت میں آئی اک ندا صبح اوٹھ کر پیر و مرشد کے حضور مقصد دل آپ سے پایا ہوں میں خواب کی حالت مفصل عرض کی بیعت عینی تو میں نے کر چکا پھر تو وہ جیسے سناے پیر کو یاد تہم رکھو کہ وہ جملہ ہے بہ </p> |
| <p>ستخان آذی یخرج من بین قلوب والنا حیۃ</p> | |

| | |
|---|--|
| <p> مرحبا صد مرحبا صد مرحبا یہہ کر شمسے عجیب دیکھئے فیض مرشد کا خدا کا فیض سے سلسلہ میں آؤ اور پاؤ مزا جس کے سنے سے ہو پیدا اعتقاد ہو دیگا اککا عقیدہ کے درست </p> | <p> بیعت رسمی کئے پیر وہ ادا آہ وزاری کا نتیجہ دیکھئے فیض باطن دیکھیے کیا فیض ہے طالبو طالب کی یہہ ہے التجا اک حکایت اور بھی آئی ہے یاد دل مریدوں کے اگر ہو جاہلست </p> |
|---|--|

حکایت

| | |
|--|---|
| <p> کرتے بیعت کی تھے وہ تہ پیر مرد بیعت اور شجرہ سے ہو جاؤں نہال </p> | <p> ایک عباسی نے تھے پیر مرد پیر و مرشد سے عقیدہ تہا کمال </p> |
|--|---|

پرزمانہ کے وجوہاتوں سے وہ
ہو گئے بیمار سخت اور کم ہوئے
حلق سے پانی اترنا تھا محال
بہانجے اُنکے جو بہن اک احمد علی
سیری مامو کو تھی بیعت کی کہوں
فیض دل سے مستفید انکو کرد
جب بہت اصرار اور زاری کئے
ہوش تنگ ہی تو بہن باقی رہا
خیر اب خالق پہ ان کو چوڑو
بہر کہے اور ماتہ بین لیکر عصا
جو دہرا ہے شربت وقت اخیر
ان کی خاطر سے وہ شربت لب لگا
جب وہ قطرہ حلق کے نیچے ہوا
سرخ آنکھیں ہو گئیں پلٹا نظر
اور پڑا کلمہ کیا پر بند لب
یہ جو فیض مرحمت ایجاد ہے
یہ عنایت یہ ہدایت دیکھتے
شک اگر پیدا کسے کے دل میں ہو
اولیاء ہست قدرت ازالہ

وقت فرصت کہو دینی مانتہ تھی
تھی وہ بیہوشی کہ یکم و صم ہے
دیکھے گھر والوں نے اُن کا حال
پیر و مرشد پاس اگر عرض کے
کہیلتا ہے اب تو سینہ میں نفس
لاؤ تشریف اور مرید اون کو کرد
پیر و مرشد آئی دیکھے اور کہے
بیعت ایسے حال میں کب ہے روا
رشتہ امید دل سے توڑ دو
اُنہ کہے کہ تھے کہ ہوا شور و بکا
لب لگا کر تو پلا دو دستگیر
سنہ میں اوس چھوٹے والی ذرا
وہ پیالہ بہر کے شربت پے کیا
پیر کی صورت کو دیکھا آنکھ بہر
تھے یہ فیض دستگیر اور فضل رب
لو مریدوں کو مبارک باد ہے
دوستان حق کے طاقت دیکھئے
منوئی معنوی میں دیکھ لو
تیر حبتہ را بگرداند نہراہ

منشیہ

مگر کو دیتا ہوں میں فرخندہ نوید
سوت ہے سر بہنیں شکوہ خیر

دوست ہو جائیے حلیہ می مرید
عمر فطرت میں جو کرتے ہو لب

عذر بیوت کے لیے کرتے ہو کیوں
جان جب تک ہے کری انسان پر
خضر کا قصہ جو فرمایا خدا
رستگاری کو ہے حیلہ پیر کا
پیر بے توفیق حق ملتا نہیں
رب سچا ہے تو بشر کیا کر سکے
نقل اک سننے کہ کرتا ہوں پدید

دوستو بے پیر ہوتے ہو کیوں
ہوتا ہے بے پیر کا شیطاں پیر
پیر بانی کا بتا یا راستہ
کام آتا ہے وسیلہ پیر کا
غنی ہے باد صبا کہلتا نہیں
باؤں اس کو چہ میں کیونکر دہر سکے
عذر خوانان کے لئے ہے استفید

حکایت

ایک بہت سی میری شیخ امام
گر فراغت دے مجھے رب العبد
تہا کلام ان کا ہی ہر ایک سال
موت آئی سر پر حسرت لگے
ہو گئے بیمار غفلت میں بے
دوستو مشا رہنا خوب ہے
مرشد کامل کو دھونڈو شوق سے
یا در کہو گر کتن دل کی ہے
وہ شریعت سے رہ کر آستہ
ان سے تم بیعت کرو گر مرد ہو
صاحب علم و عمل ہوں گے
رات دن ذکر خدا کرتے رہیں
ہوں رضا جوئی خدا شام و بھر
جن میں یہ اوصاف ہو دین کی

تہا زبانیہ ان کی اکثر یہ کلام
ہو ونگا میں سال آئندہ مرید
پر تھا قسمت میں انکی نیک سال
ساتھ اپنے نقد غفلت لگے
چھوڑ کر گہوار تربت میں بے
عمر غفلت میں نہ کہونا خوب ہے
راستہ اللہ کا لو شوق سے
یہ نشانی مرشد کامل کی ہے
اور طریقت سے ہے پیر آستہ
برخدا ان کے جوہن ان سے بچو
ذی فتوت ذی مروت ذی وفا
دل کا آئینہ صفا کرتے رہیں
یخچر نود سے خدا سے باخبر
میں وہ سالک ہیں وہ نماز میں دیکر

| | |
|-------------------------------|----------------------------|
| مثنوی میں مین لکھی مولانا روم | مولوی مسکو صاحب علوم |
| امی لبالبیس آدم رومے بہت | بس ہر دست نباید داد دست |
| جو خدا والوں کے ہوتے ہیں مرید | نزع میں تائید ہوتی ہے پدید |

حکایت

| | |
|----------------------------|-----------------------------|
| تھی مری دینی بہن اک پارسا | ہو گئے بیمار اور آئی قضا |
| چار دن تک بند تھا باب دنان | باجوین دن کہو لی کلمے زبان |
| یاد کی گرمی سے ہنڈا دم ہوا | ہے بیعت کی برکت مرہبا |
| تہا یہ اک شہ قول محبوب الہ | خوب ہے بابا مرید ہی نیک راہ |
| یہ مریدی کا نتیجہ دیکھئے | پیر و مرشد کا کرشمہ دیکھئے |
| دوستوں دل سے سنو تازہ نوید | تا عقیقت سے ہوں مومن سفید |
| اولیاء کی کی شان ہے | عقل سب کی اچھلے حیران ہے |

حکایت

| | |
|---------------------------------|------------------------------|
| ایک عمو بی ہے عورت نیک بخت | چہہ پہینے سے ہر وہ بیمار بخت |
| بڑھتا جاتا تھا دوا سے وہ مرض | آگنی آگس تن پر افسہ ص |
| زندگانی سے ہوئی بایکس وہ | اور یوں کرنے لگے افسوس وہ |
| عالم طفلی سے مجھکے شوق تھا | دل میں بیعت کا نہایت ذوق تھا |
| باوجود خواہش بل سن مزید | تاہوئی پائی میں اب تک مرید |
| اب تو حالت اور ہی کچھ ہو گئی | جاگتی تقدیر سے سو گئی |
| پیر و مرشد سے تھا اوس کو اعتقاد | حق تعالیٰ عطا دل کی مراد |
| پیر و مرشد کو بلا کر یوں لکھ | مدعا کو پیش لا کر یوں کہے |
| مائی کیا وقت اب لایا خدا | شوق میری دل کا دل میں رہ گیا |
| آرزو کا کل ابھی کہتا نہیں | وہی نقد عا ملتا نہیں |

مبتلا ہوں میں بلا میں مرشدا
 پیر و مرشد انکو بیعت میں لئے
 پنجشنبہ کو جو بیعت کی ادائے
 سانحہ سنئے کہ حیرت خیز ہے
 قدرت حق کا تماشا دیکھئے نہ
 حال لکھتا ہوں کما ہی دیکھئے
 صبح یکشنبہ قضا را الغرض
 جان کنڈن کی ہوئی شدت فزون
 پیر و مرشد کو جو یہ بھیجی خبر
 دیکھ کر سکرات میں غمگین کوئے
 بڑھتے پڑتے آئے جینا لندہ میں
 پیر و مرشد کی وہ صورت دیکھ کر
 سن یہ کلمہ پیر و مرشد نے کھانا
 شاہ جیلانی فرخندہ صفات
 تھی جو یہ حالت نہ تھامی تو کا ذکر
 مرزہ بادا سے طالبانِ حق نصیب
 اللہ اللہ بول کر بننے لگے ہو
 دیکھ کر کس کو تو ہنستے ہے کہو
 لائے ہیں تشریف شاہ انبیا
 منظر دین اور دنیا آئے ہیں وہ
 کیا مرے پیارے رسول اللہ
 محفلِ پو نور خاصانِ خدا

پیر ہوں بیعت کے ولایت مرشدا
 فیض محبوبی سے رحمت میں لیے
 با پنج دن گزرے کہ التوا آگیا
 غافلون کو بلکہ عبرت خیز ہے
 رحمت حق کا تماشا دیکھئے نہ
 فیض محبوب الے دیکھئے نہ
 نزاع کی حالت کو مبتلا مرض
 ہو گیا سختی سے چہرہ نیلگون
 لیکن تلافی حضرت ان کے گھر
 پڑنے لگے سورہ یٰسین کو پڑ
 رنگ بدلے پارساے نیک دین
 کلمہ طیب پڑھے وہ خوش سیر
 مرحبا صد مرحبا صد مرحبا
 پھر کئے تعلیم ذکر اسم ذات پڑ
 وہ بھی کرنے لگے اللہ ہو کا ذکر
 سننے کے قابل ہے اب حال عجیب
 پیر و مرشد نے جو استغفار کے
 پھر تو وہ آغاز کی یہ لفتگو
 نور حق جل و علاصل علی
 رونق عرش علی آئے ہیں
 عارف با اللہ سب سب وہ ہیں
 دیکھتی ہوں ہے یہ احسانِ خدا

سید صاحب معنی بادشاہ
 لائے ہیں زلفِ شانِ کبیریا
 یہہ جو بائیں کرچکے وہ پارسا
 یا حبیب اللہ شاہ و وجہان نہ
 یا حبیب اللہ کر ویرے مدد
 داد رس ہیں آپ میری داد
 جان کندن میں ہوں میں ای نوزاد
 تہی تمنا پر کے دل میں مرے
 مل گئی بہت جو تہی بیعت کرد
 اسے جیبا میں ابھی آتی نہیں
 پیرد مرشد کی قسم دیتی ہوں میں
 قابض ارواح سے فرمائیے نہ
 جب یہہ زاری کر چکی وہ پارسا
 قابض ارواح سے فرماوئے
 تائبہ چپاری کی شکر الٰہی
 سن یہہ جذبہ قابض ارواح کا
 حکم حضرت کا خدا کا حکم جان
 یوں ہوا ارشاد ای شیدا ای پیر
 مرشد کامل کو تو پیدا کئے ہو
 گر نہ تھی تو مرید اسے سنتی ہو
 ہم جو آئے ہیں یہاں از حکم رب
 اب اگر یہ ہو گئی رو بلا بلا

ہیں مریدوں کے جو وہ لیت دہا
 آفتابِ اسمان کسبہ یا
 کرنے لاکے یوں دعائے مدعا
 مردم چشم نگاہ دو جہان باد
 یا رسول اللہ کر ویرے مدد
 ای مرے فریاد رس فرماوے
 نزع سے دلوائے محکوبات
 آرزو تاثیر کے دل میں مرے
 ہر ہون میں اب پیر کی خدمت سے
 راگان دنیا سے میں جاتی نہیں
 اسد اب آپ کا لیتی ہوں میں
 جا ہی تجھے کا مزدہ لائے
 سرور عالم محمد مصطفیٰ ﷺ
 جاو اللہ سے کہو اس کے لئے
 چند روزہ زندگی بخشے خدا
 طوعاً و کرہاً فروتر ہو گیا
 کر گئے پرواز سے آسمان
 ہم ہیں مجبور اور خدا ہے دستگیر
 اور اپنے پیر پر شیدا ہوئے
 یہہ ہماری صورتیں کب دیکھتے
 ہے تری حق عقیدت کا سبب
 پر سرتی تو رہے گی پارسا

حق تعالیٰ کو اگر منظور ہے
دل جو چاہے وہ غذا کھانا ضرور
جب تنک باتین پہ کچھ ہوتی ہے
بعدہ پوچھی کہ اسے رحمت نصیب
پہرین آنا ہوں کہے وہ پارسا
تین ہمارا ایسا ہے پوچھے وہ کھے
سو گیا مسدود جب وہ فتح یاب
لیکنے تریف سب عالمے وقار
سب نے پوچھا نکل غزائیل کی
سے پاک آنکھ تھی اور ماترے
نزع سے جب فارغ البالی ہوئے
انہ کے سینے شکر کر اللہ کا بیہ
تہی کئی دن سے جو گردن جھک گئے
خود بخود گردن کے منکلی اٹھ گئے
صبح دم دیکھے توبے فکر و علاج
دوستو حسن عقیدت دیکھئے
اولیاء اللہ کی دیکھو مدد
اور ہوا دیدار حضرت کا نصیب
شور ہر اُس عورت کی ہن فرخندہ
ویکی الیٰک رو بہ بین پیش از واقعہ
واقعہ ہونے کے آگے اٹھ روز
خواب میں ہن پیر و مرشد سے کہا

زندگی سیکر ہنن کچھ دور ہے
خود دو اہو جانے گی اسے ناصبور
پیر و مرشد ہی دان بیٹھے رست
ظہر کا وقت آیا ہے غنقریب
ہن حبیب اللہ یہاں رونق فرا
ہن ابھی رونق فرا حضرت بنی
استجازات سے انہی پر وہ جہا
ہو گیا بیمار کے جی کو قرار
تہی کہو کیسی وہ حیرت سے کہی
کشکس کرتی دیر سے ساتھ
کیا لکھوں جیسے کہ خوشحالی سے
دم زبان پر تہا رسول اللہ کا
زور کرنے پر ہی وہ اٹھتی نہ تھے
ساری تکلیفیں بدن کے اٹھ گئے
عارضہ کم ہو گیا خوش تھا مزاج
اور مریدی کی یہ برکت دیکھئے
قابلہ روح کو کی مسترد
اور لقا حامی امت کا نصیب
تام اسماعیل صاحب انگاہ
جو ہوا عورت پہ انکی حادثہ
مجھ سے اگر یوں کہی باور دو شور
میری عورت کو ہنن ہوتی شفا

سخت ہے بیمار اور لاچار ہے
 سسکی یوں فرمایا میرے رہنما
 سخت حالت ایک دن ہو جاسی
 میں کہا تعبیر ان سے زود تر ہے
 دوستو دیکھو کرشمہ پیر کا
 عوٹ الا غظم کا مری ارشاد ہے
 نور ہے مشرق میں اسی پیر مرید
 تو اگر نگاہ کھی دنا یوں گامین ہے
 میں کہ حامی رات اور دن ہوں ترا
 دیکھہ تو میری مدد سکر ات میں
 قبر میں ہی دیکھہ تو تاسید کو ہے
 سلسلہ جو غوثیہ ہے خوب ہے
 سلسلہ جب آب کا ماتہ آگیا
 یہاں مریدوں کے مددگار آپ ہیں
 شاہ جیلانی رئیس الاولیاء
 کیا عجب ہے گرد دگار آپ ہوں
 آپ کے ادنی غلام اسے طالبو
 بلکہ کرتے ہیں مگر مینا ہے کون
 دوستو اب دور تم غفلت کرو
 دین و دنیا کا مزا بیعت میں ہے
 پیر کے اب ماتہ میں تم ماتہ دو
 پیر کا ہے ماتہ ماتہ اللہ کا

کچھ ہین بانی یہ اللہ بار ہے
 فکر کیوں کرتے ہو تم ہو گی شفا
 پیر شفا عورت تمہاری پالنے کی
 وہ ہوئی اوس وقت پر خوشنود تر
 اور نتیجہ خواب کی تعبیر کا
 یہ مریدوں کو مبارک باد ہے
 میں رہوں مغرب میں کس نے یہ نوید
 دامن رحمت میں شگولوں کا میں
 تو سمجھ لے میں معاون ہوں یہ
 کام میں آؤں گا ہر آفات میں
 شہر میں ہی مجھے رکھنا امید کو
 کیونکہ غوث اللہ کا محبوب ہے
 دو جہان کا مدعا ماتہ آگیا
 دمان مریدوں کے مددگار آپ ہیں
 نور چشم افغانی راغب ہے
 اور مریدوں کی نگہ دار آپ ہوں
 اگر گئے ایسے ہیں کام اسے طالبو
 اب ہی میں صاحب نظر دنیا کون
 دھونڈو کائنات کو بیعت کرو
 لطف دیدار خدا بیعت میں ہے
 دوستو اللہ سے بیعت کرو
 پیر کا ہے ساتھ ساتھ اللہ کا

آپ سے پاکی کا وہ دل کی مراد
 سلسلہ میں عورت کچھ تو شراب
 دین و دنیا کی حلاوت پائے
 ناز برداری حضرت دیکھئے
 اس طرح حضرت پر کی وہ بنایا
 دیکھئے کیا کچھ مدد گارے گئے
 آگئی رحمت کی سیل اے دوستو
 سفت کرتے ہیں سعادت کو خرید
 پیرو مرشد کی حضور ہی چاہئے
 فیض کے چشمے میں جاری آجیے
 سقے اسکو دوستان خوش نصیب

جس قدر رکھے گا دلی اعتقاد
 گر ہو سہے عاقبت ہو نہیں ٹھیک
 سلسلہ میں غوث کے آجیے
 دستویہ ناز بیعت دیکھئے
 جس طرح بابا پکرتے ہیں ناز
 آپ نے بھی ناز برداری کیے
 پیرو مرشد کی طفیل اے دوستو
 کالمون کے جو کے ہوتی ہیں مرید
 می بنی سے جن کو دوری چاہیے
 ہے بہان افصال یاری آئے
 ایک حکایت اور لکھتا ہوں عجیب

حکایت

مستقی بن با خدا ہیں اور شریف
 گلشن آباد انکا مسکن ہے قدیم
 فکر صحت سے ہوئی ناچار سخت
 سوت کے آثار ظاہر ہو گئے
 آگیا دل میں مریدی کا خیال
 ہو گئی وہ پیرو مرشد کے مرید
 نزع کی حالت نمایاں ہو گئے
 قبر کا تکفین کا تجھ میں کا
 آگیا بس وقت مغرب غمغریب
 پیرو مرشد بھی اونے پہر غمغریب

ایک مین و حسب علی مر ضعیف
 مورد الطاف مولاے کریم
 وہ قضا را ہو گئے بیمار سخت
 ہوش کے پرواز ظاہر ہو گئے
 آیا جب نہ گام فضل ذوالجلال
 یاس کی صورت کی ہر دم تہی جو دید
 روح جب مجبور در مان ہو گئے
 الغرض سامان مہتیا ہو گیا
 تہی اسی تدبیر میں سب غم نصیب
 سب کے سب ابھی جو با سوز و گراں

باہر آگئے اور ان ہونیکے
 دیکھ وہ حالت جو تھا دل پر قلق
 بہت رمان دی بیمار کو
 فرض میں مصروف تھے لب اس کے
 در قیام و در سجود و در رکوع
 بہت رمان پلا دی بے ہراس
 پیرو مرشد پیر وہ خطرہ زد کے
 پھر ہوا الہام حق لے ناگزیر
 یہ تو اتر تھا جو الہام خدا
 عرض سے فارغ ہوئی جب ہما
 تہوڑا شربت جو ہو جای جناب
 اپنی ہے سگرات سے پانی نجات
 دست و پامین روح ساری ہو گئے
 جب نظریہ حالت عبرت کئے
 سو منو دیکھو خدا و لون کی رنگ
 وہ مریدی اور یہ رحمت دیکھئے

باندھے رکعت مقتدا اور مقتدی
 پیرو مرشد کو ہوا الہام حق
 پہنچ لے دامن سے گل کے خار کو
 و سو سہ دل کا سمجھ کر روکے
 ہو گیا الہام بے در پے شمع
 وے شفا شاید اسی سے رب ناس
 رد یہ ہر چند المقصد کئے ہند
 تو سمجھ کے شربت وقت اخیر
 آخرش دل آپ کا راضی ہوا
 شربت رمان کا شیشہ منگا
 استراحت کا ہوا بس فتح باب
 شربت رمان تھا یا آب حیات
 صحت انکو فضل باری ہو گئے
 پیرو مرشد سے بہت بیعت کئے
 کس طرح بتلاتے ہیں قدرت کی
 اہل نسبت کی کرامت دیکھئے

حکایت

ایک نابالغ تھے مرد سید
 شوق انکو خود شناسی کا ہوا
 اللہ اللہ وہ جو خوش تقدیر تھے
 ہو گئے فیضان حق سے فیض یاب
 غنیمت وحدت کا عقدہ کہل گیا

پیرو مرشد کی تھے وہ صادق مرید
 کون ہون میں کیا ہون پہچانوں دیا
 پیرو مرشد کی حضوری میں رہے
 دل کی آنکھوں سے گیا غفلت کا خواب
 رمز کثرت کا سمجھ کہل گیا

خاکِ نعل جو دوری میں رہے
 شربت دیدار کا تھا شغل
 خوش دلی سے دلورہ سے فراق
 تھا جو دل اُنکا سعادت مستحق
 واقف اسرار جب ہونے لگے
 دل جو اُنکا صورتِ سیما تھا
 غنیمت سے عینیت میں آگئے
 آپ تھے اور تھی حضورِ پیار کے
 دوہینے تک رہے وہ مطمئن
 پیرو مرشد آگئے مکانِ کوہ
 عشق جب کرتا ہے جان و دل خرید
 وصل بستے ہے جدائی نیستی
 جو فنا فی اللہ کا ہے مرتب
 شوق والو دل کے کالوں کدرا
 جب قصار اہو گئے جیسار وہ
 جب مرض سے ہو گئے مجبور وہ
 اپنی عورت کو بلا کر یوں کہے
 کہہ دزاری تو نگر بہر خدا بندہ
 پیرو مرشد کے بشارت ہو گئے
 وار فانی سے سفر کرتے ہیں ہم
 دور ہو محبوب دل اب خوب ہے
 سنکے وہ عورت ہوئی جب النبیؐ

دوہینے تک حضورِ یٰمین رہے
 اور حضورِ ستان سے تھا ولولہ
 پڑھ لے دو نور سالہ شوق سے
 پیرو مرشد سے وہ ہائے رمز حق
 بخود ہی میں وہ خودی کہنے لگے
 دم بدم وحدت کا فتح باب تھا
 اور ہی کچھ کیفیت میں آگئے
 نسخ سے بڑھ کر تھی دوری پر کے
 آگئے اُن کے جدا ہونے کے دن
 وصال تنِ خاکی قفس تھا جان کو
 دستورِ جدائی سے سفید ہوا
 ہے دکھاتی آشنائی نیستی راہ
 سالکانِ راہ کا ہے مرتب
 خادمِ کامل کا سینے ماترا
 اور سالج سے ہوئے ناچار وہ
 کرتے دنیا کے جہگڑی دور وہ
 ہم ہیں رخصت یار غم دل پرستے
 اور نگر مجھ کو پریشان بارسا
 فیضِ باطن سے ہدایت ہو گئے
 کوچہ تن سے گزر کرتے ہیں ہم
 کیونکہ محکو اور کچھ مطلوب ہے
 ذکرِ عین حق کی راہ اُن کو سرور

پیر وہ عورت کو بلا کر یوں کہے
 بادشاہ صاحب اگرچہ تھے طبیب
 اسٹنا خالص تھے اور ہمدرد تھے
 دار دنیا سی سفر سیہ آج
 عرض اک تم سے ہو اس ہمانکی
 وہ کہتے دو کے تاریخ آج
 آج ہے وہ روز آیا مر حبا
 شاہد معرف جن کا نام ہے
 لحدہ شجرہ پڑھو انسی کہے
 شجرہ چھاتی سے لگای ذوقین
 پیر و مرشد ہوا بھی رونق فنا
 کیا تو مرنے سے پریشان دل ہوا
 اس لئے مین پوچھتا ہوں آپ سے
 پیر سے حاصل جو دو ارشاد ہیں
 نفی اور اثبات ہے ارشاد پیر
 آپ کو بتلادیا تفصیل مین
 وہ کہے کہے گا الا اللہ سے
 لیکے نام غوث فخر سلسلہ
 ذکر کرتے کرتے دم آخر ہوا
 ذکر مین جب وہ محقق ہو گئے
 دو حق جو ذرا دل سے نکلے
 ذرہ ذرہ وہ جان کا آفتاب

بادشاہ صاحب کو بلوا لیجئے نہ
 طالب مولیٰ تھی پروہ خوش نصیب
 آئے قابض مین ان سے یوں کہے
 غوث میرا راہ پیر ہے آج
 کون سی تاریخ ہے شعبان کی
 سنکے یہ کہنے لگے وہ خوش مزاج
 عرس دادا پیر کے ہے پیر کا
 محلو اس کعبہ کا اب احرام ہے
 پڑھتے وہ تھے اور پڑھتے ہے
 انکے سے آئینو بہائے شوق مین
 یوں کہے ارشاد اسی مرد خدا
 کیون مرے ارشاد سے غافل ہوا
 وقت ہے کچھ صلح مین لون آپ سے
 دل پر میرے نقش ہیں اور یاد ہیں
 ورد اسم ذات ہے ارشاد پیر
 روح کو کس سے کروں تحلیل مین
 وہ کہے کرتا ہوں مین اللہ سے
 اور اسم ذات کو ہو سے ملا
 اللہ اللہ باقی اللہ رہ گیا
 اللہ اللہ بولتے حق ہو گئے
 پیر و مرشد کی غلاموں کا یہ طور
 سے جہان ذرہ جہان کا آفتاب

شان مرشد کی ہے کیا شان خدا
فیض طلب اہل نسبت دیکھئے
پیر و مرشد کی کراست دیکھئے
طالبو تنہ کو اگر کچھ شوق ہے
پیر و مرشد سے مرے بیعت کرو
یہہ حضوری اگر تمہیں منظور ہے
حق کی اور باطل کی جب ہو گی تمیز
آتشیا نون کی نکلتے ہے فنا
طالبو طالب کو مطلب مل گیا
ہین لقر ف پیر کے صدراعزیز
جو لقر ف آپ کے لکھا ہوں میں
ایک شمع ہین یہ حالات آپ کے
مختصر ہے خوش مطالب مثنوی
مانگتا ہوں میں دعا اللہ سے

فیض مرشد کا ہے فیضان خدا
اور حضوری کی یہہ برکت دیکھئے
وقت آخرین ہدایت دیکھئے
اور خدا بینے کا دل کو ذوق ہے
تہوڑی مدت آپ کی خدمت کرو
کچھ ہنہین اللہ تم سے دور ہے یا
پہر تو کہلاؤ گے تم حق کے غنیزہ
شاہ باز و ہنہین جلوہ دیکھو مزا
عبدیت میں جلوہ رب مل گیا
حوصلہ محبہ میں ہنہین ہوں بے تمیز
یہہ بھی ہے تائید ورنہ کیا ہوں میں
ہین بہت ایسے کمال آپ کے
ختم اب کرتا ہے طالب مثنوی
تالگا رکھے وہ اپنی راہ سے

مناجات

یا الہی یا الہی یا کریم
دو جہان میں داد رس میری کون
تجربہ ہے فریاد سیری داد
کس قدر احسان ہے مجھ پر ترا
کردعا مقبول سیری لے عجیب
پیر و مرشد سے مجھے مت دور کر
پیر و مرشد سے مجھے دوری نہ ہو

یا کریم دیار وف و یار کریم
بے ترے فریاد رس میرے کون
دے کرم سے داد سیری داد
پیر و مرشد سے دیا محب کو ملا با
حرم ارواح محبوب عجیب
یہہ حضوری تو میری منظور کر
دور کی طالب کو مزدوری نہ ہو

گلشن آباد امی خدا آباد رکھ
کہوں سپیہ آرزو کا گل کھر کم
نوبے جب رزاق اور روزی رسان
دی مجھے روزی تو ایسے یا غفور
فکر روزی سے نہ دوری میں رہوں
زنگ غفلت دل سے میری دور کر
سینہ میرا مصدر اسرار کر
یا الہی کوئی غم حاصل نہ ہو
یاد میں تیری ہمیشہ میں رہوں
حقی کو غفلت سے پریشان نہ ہو
نفس کے پاس سے محفوظ رکھ
پیر و مرشد کو مرے خوشنود رکھ
عمر کر ان کے دراز لے بے نیاز
تندرستے سے ہمیشہ نشا در رکھ
فیض جاری آپ کا دائم رہے
خادمونگی عاقبت محمود کرنے
حرمیت خیر الورا سے مستطاب
شنوی کو دیکھ خوش ہو رہنما
پیر و مرشد جب مجھے طالب کہا
ختم یہ کرتا ہوں ملفوظ العجب
مستو امی آغاز جب طالب کیا

میں ہوں بیل گل سے جھکنا دیکھ
نار ہے میدک میں یہ عبد الکریم
ہیجری یارب مری روزی ہیسان
پیر سے اپنی زمین ہو جان دور
پیر و مرشد کی حضور میں رہوں
حق شناسی سے مجھے سہ در کر
دل کو میرے منظر الوار کر دے
ذکر سے دل ایک دم غافل نہ ہو
نفس امارہ پریشانی میں رہوں
سید علی سے دل کو حیرانی نہ ہو
یاد میں تیری مجھے محفوظ رکھ
شاہدی کو آپ کی شہود رکھ
دولت عقبی سے کرتو ترشہ ار
آل اور اولاد کو آباد رکھ
ارسا یہ آپ کا دیم رہے
یہ دعا مقبول اے محبوب و کر
یہ دعا طالب کی کرتو مستجاب
شکر سے منقطع میرا طالب رکھا
طالب المولیٰ کرے جھکنا خدا
خاتمہ کر خیر اے میرے حبیب
تیرا سے ہر تھا برس وہ تیسرا

| | | |
|---------------------------|-----------------|--------------------------|
| دل سے سال ابتدا ہیجری و ک | مادہ تاریخ آغاز | بولانا قلم گلشن فیض احد |
| سال ختم شنوی فکر رسا | تاریخ ختم | دی کندا گلزار مستطاب ہوا |

نہ برکت میر جان بجز



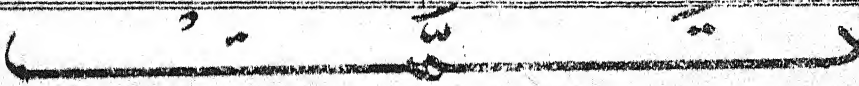
| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|------|---|------|-------------------------------------|
| ۱۲ | تفہیم در یافت میں حرمت سسرالگی کے | ۲۱ | کفادت ثتب کا ذکر |
| ۱۳ | مسئلہ زنا اور بوسہ وغیرہ کا حکم | ۲۲ | اسلام کا ذکر |
| ۱۴ | مصاحرت کی تعریف | ۲۳ | حریت کا ذکر |
| ۱۵ | تفہیم ششم در یافت میں حرمت جمع کر نیے | ۲۴ | دیانت کا بیان |
| ۱۶ | تفہیم ہفتم در یافت میں ملک غیر کے | ۲۵ | حرمت کا بیان |
| ۱۷ | مسئلہ شہادت موت کا عیب نہ | ۲۶ | مال کا بیان |
| ۱۸ | تفہیم ہشتم در یافت میں حرمت بن جمع بی بی و دیگر | ۲۷ | مہر کا بیان |
| ۱۹ | تفہیم نہم در یافت میں حرمت مطلقہ نہ کے | ۲۸ | مہر کی تعریف |
| ۲۰ | تفہیم دہم در یافت میں انتظار عدت اور دفع | ۲۹ | مسئلہ نکاح کے لئے مہر ضرور ہے |
| ۲۱ | مواعظ شرعی اسکے | ۳۰ | مسئلہ کم سے کم مہر کتنا ہے |
| ۲۲ | وہ گیارہ صورتیں جنہیں انتظار ضرور ہے۔ | ۳۱ | مسئلہ مہر کے لئے مال مقوم ہونا ضرور |
| ۲۳ | تفہیم یازدہم در یافت میں حرمت شرک کے | ۳۲ | مہر کے اقسام |
| ۲۴ | تفہیم دوازدہم در یافت میں حرمت ملک کے | ۳۳ | مسئلہ استقرار بہر کن چیزوں ہوتا ہے |
| ۲۵ | ابواب صحیح نکاح۔ | ۳۴ | مسئلہ عورت کا مہر ب نصف ہو جاتا ہے |
| ۲۶ | ایجاب و قبول کا بیان۔ | ۳۵ | مسئلہ عورت کا مہر مرد کے دنہ سے |
| ۲۷ | مسئلہ بچوں کے نکاح میں تریم۔ | ۳۶ | کن صورتوں میں ساقط ہوتا ہے |
| ۲۸ | مسئلہ نکاح میں متعاقبین کا شہور | ۳۷ | مسئلہ عورت مہر مؤجل کو میعاد کے |
| ۲۹ | نام بیان کرنا سخت ضرور ہوگا۔ | ۳۸ | اندر مطالبہ نہیں کر سکتی۔ |
| ۳۰ | گواہوں کا بیان | ۳۹ | نکاح قاضی کے معرفت سے ہو سکتا ہے۔ |
| ۳۱ | مسئلہ کن شخص نکاح کا گواہ ہو سکتا ہے | ۴۰ | نکاح پڑا نی کا طریقہ۔ |
| ۳۲ | رضاعی زن و شوہر کا بیان | ۴۱ | نکاح کا خطبہ۔ |
| ۳۳ | حضور ہی دلی کا بیان | ۴۲ | ترکیب ایجاب و قبول |
| ۳۴ | صلاحیت زوجین کا بیان | ۴۳ | الفاظ ایجاب |
| ۳۵ | کفادت کا بیان | ۴۴ | قبول |

| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|------|--|------|--|
| ۲۵ | الدعاء | ۳۲ | ایلا کا بیان |
| ۲۶ | طلاق کا بیان | " | ایلا کی تعریف |
| " | طلاق کی تعریف | " | مسئلہ رکنیت ایلا کیا ہے۔ |
| " | مسئلہ طلاق دینے کا اختیار شوہر کو ہے | " | مسئلہ شرط ایلا کیا ہے۔ |
| " | طلاق کے اقسام | " | مسئلہ حکم ایلا کیا ہے |
| ۲۷ | طلاق بدعی کے اٹھ قسم ہیں | " | ایلا میں بھی دو قسم الفاظ ہیں |
| " | طلاق کے الفاظ تین ہیں | ۳۳ | مسئلہ سخت ترکوت ایلا ہے۔ |
| ۲۸ | مسئلہ طلاق رجعی اور بائن اور ثلثہ | " | مسئلہ ایلا سے کس طرح رجوع ہوتا ہے |
| " | کافرق | " | خلع کا بیان |
| " | مسئلہ طلاق کا اثر زوجہ پر کس وقت ہوتا ہے | " | خلع کی تعریف |
| " | مسئلہ طلاق مجبور کی نحو نہیں ہے | ۳۴ | مسئلہ خلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے |
| " | کناح کے فسخ کا بیان | " | مسئلہ خلع کے بعد تبرا رضی طرفین دوا |
| " | فسخ کی تعریف | " | کناح ہو سکتا ہے۔ |
| " | مسئلہ فسخ کرا سیکھا حق عورت کو حال ہے | " | مسئلہ لڑکی کا باپ خلع کرا سکتا ہے |
| " | مسئلہ ساتھ اسباب میں کناح بدون | " | مسئلہ لڑکے کا باپ خلع نہیں کرا سکتا۔ |
| " | تفریق کراے قاضی کے فسخ نہوگا۔ | " | لعان کا بیان |
| ۲۹ | تفصیل اسباب | " | لعان کی تعریف |
| ۳۰ | مسئلہ اٹھ اسباب میں کناح بدون تفریق | ۳۵ | شوہر کے قسم کہا یگنا طریقہ |
| " | کراے قاضی کے فسخ ہو جاتا ہے | " | عورت کے قسم کہا یگنا طریقہ |
| " | تفصیل اسباب | ۳۶ | عنین وغیرہ کا بیان |
| ۳۱ | دارالحرب کی تعریف | " | عنین کی تعریف |
| " | دارالاسلام کی تعریف | ۳۷ | مسئلہ عورت کن صورت میں مرد عنین سے کناح کو فسخ نہیں کر سکتی۔ |
| ۳۹ | مسئلہ عورت شوہر کے جنون اور برص | " | مسئلہ مرد عنین کے زوجہ کا سکوت کناح کے |
| " | اور جذلم اور حضرت سے کناح کو فسخ کرا سکتی ہے | " | فسخ کرا سیکھائے عارض نہیں ہو سکتا۔ |

Checked
1987

رہے
ہے
ہو تا ضرور
ہو تا ہی
ہو جاتا
ہے
ہے
و کے
یگنا بیان

| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|------|---|------|---|
| ۳۷ | مسئلہ مرد کے ایک بار جم کرنے سے عورت کا حق ادا ہو جاتا ہے۔ | ۳۹ | مسئلہ عورت کو کس صورت میں غلو و لکھان نہین دلایا جاوے گا۔ |
| ۳۸ | مسئلہ مرد عین کے ایام عذر شرعی میں ہو سکتے ہیں۔ | ۴۰ | مسئلہ قاضی عورت کو کس وقت چھو سکتا ہے۔ |
| ۳۸ | مسئلہ عین کے حکم میں خصی ہونی چاہیے۔ | ۴۱ | مسئلہ مرد پر عورت کے پر شک سال عین فرض میں۔ |
| ۳۸ | مسئلہ مرد عین کے خلوت صحیح ہے۔ | ۴۲ | مسئلہ مرد عورت کو کن صورتوں میں باہر جانیکی اجازت دے سکتا ہے۔ |
| ۳۸ | مسئلہ مرد عین کے خلوت صحیح ہے۔ | ۴۲ | مسئلہ عورت کن صورتوں میں بلا اجازت زوج کے باہر جا سکتی ہے۔ |
| ۳۸ | مسئلہ مرد کو اختیار ہے کہ نفقہ میں روٹی کی بجائی دے یا آٹا۔ | ۴۳ | مسئلہ زوج چار صورتوں میں زوجہ کو روٹی دے سکتا ہے۔ |
| ۳۸ | مسئلہ مرد کی خدمت عورت پر واجب نہیں۔ | ۴۴ | مسئلہ سانس سہاگہ سے سہاگہ کر سکتے ہیں۔ |
| ۳۸ | مسئلہ عتدہ عورت کا نفقہ کس عدت میں مرد پر واجب ہے۔ | ۴۵ | مسئلہ ہر ذی رحم رحم رکھنے کو کہا جاسکتا ہے۔ |
| ۳۸ | مسئلہ عورت ابوبین اور محارم کے ساتھ کو کس وقت جا سکتی ہے۔ | ۴۶ | مسئلہ عورت ابوبین اور محارم کے ساتھ کو کس وقت جا سکتی ہے۔ |



کتاب لاجواب ہدایہ القضاۃ

جس میں رواجی مسائل مفتی ایہا مسلمہ سرکارم



یعنی

نکاح طلاق منخ وغیرہ جو معاملات ازدواج میں بکار آمد اور مفید عام ہیں
نہایت کوشش کے ساتھ معتبر کتب فقہ سے لکھے گئے جس کے فوائد فہرست کتاب سے ظاہر ہیں

جناب مولوی قاضی احمد محمد الدین صاحب قاضی ضلع میرٹھ

کے تصنیف سے واسطے

رفاء عام علی الخصوص عہدہ داران دارالقضا اور نائبین دارالقضا اور

وکلاء عدالت دیوانی اور امیداران امتحان وکالت طالبین علم و شوقین

شرع متین کے

مطبع محبوب شاہی واقع حیدرآباد دکن محلہ فضل گنج طبع ہوئی

جناب مولف حق تعالیٰ اس مطبع کو بہ کیا کیا برکات عطا فرمائیں

شاہین علم

وقت عہدہ

پریشاں سال

سورتون میں

ماہی

میں بلا اجازت

ن میں زبردستی

قا کر سکے ہیں

جاسکے ہیں

لوگت جاسکتی

ل



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین۔ والصلوة والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین۔ وعلیٰ آل الطیبین واصلحنا الطاہرین
بعد از افتتاح کے پکار دیے پھر میرزا متدائے سادات ابوالبرکات محمد قطب اللہ البرزوی قاضی احمد علی الدین
بن علام محمد عرف قاضی احمد رکن الدین بن قاضی محمد شکر اللہ قاضی سرکار بیر صوبہ حیدر آباد اور نکات آباد
شرف اللہ ولوالدیر عرض پر وادہ ہے کہ جب نہایت متدب دہی قوم مافی جاتی ہی جو خدا کے کتاب منزل
یعنی فرقان جمید پر قبیل اور احکام الہی کا امتثال پورے طور سے کرے۔ اور دنیا کے تمام قوموں میں سے
وہی لوگ عالی ہمت اور پر سے خیر اندیش تصور کئے جاتے ہیں جنہوں نے خدا کے بھیجے ہوئے قانون
شرعی کو عمدہ اور نیک بنیادی پر ارادہ کے ساتھ عمل میں لایا ہو خصوصاً ہماری ہر کار نظام
میں جو اسلامی سلطنت کے بقا اور ہمیشہ سے قانون شریعت کے اجرا کی ساعی و مددگار رہی
اس لحاظ سے اس کے اجرا کا اہتمام بیش از بیش کیا گیا جہاں بظریقہ عدالت کے بنیاد جمائیکے لئے اور جہاں
کو کامل ایمان اور یقین لائے شرعی معاملات مثل نکاح اور طلاق وغیرہ کے عدالت
دار القضا سے متعلق کرادی تاکہ ان شرعی معاملات کا تصفیہ قانون شریعت کے موافق اس محکمہ
میں ہوا کرے۔ لہذا اس خیر خواہ کو نہایت کا خیال ایک جو ش کے ساتھ پیدا ہوا کہ ان شرعی معاملات
مردم القضا کا ایک ایسا مختصر ضابطہ بہت سادہ مسائل شرعی تیار کیا جائے کہ جس سے وہ ضابطہ
بآسانی کارروائی اور کارپردازی میں ان معاملات شرعی کے کام آوے اس لئے
عاجز نے اس ضابطہ کو اردو زبان میں مرتب کر کے اسکا نام ہدایت القضاۃ
رکھا ماحبان فہم و ذکا و حضرات ذوالعہد و امتلا کے حمید ہو کہ احقر کے سہو و نسیان سے
درگزر کر کر تک اصلاح سے ملاحظہ فرماویں گے۔



قاضی احمد علی الدین

نکاح کے معاملات کا بیان

تعریف نکاح

نکاح ایک معاملہ ہے جو متعلق ہو عورت کے موضوع مخصوص (قصداً) رو بہر دو گواہوں کے
(ساتھ صلاحیت عاقدین کے)

تصحیح نکاح میں بھی مثل بیع کے احکام و قبول ضروری لیکن اتنا فرق ہے کہ وہاں صرف ایجاب قبول سے معاملہ تمام ہو جاتا ہے اور یہاں بدون دو گواہ کے یہ معاملہ تمام نہیں ہو سکتا کیونکہ جب عقد ہوتا ہے وہ عورت کا بدن نہائی ہو اور اسکا بدلہ مہر اور بدن نہائی ایسی چیز نہیں کہ اس پر قبضہ مہر دینے والی اسطورت سے ہو سکے جیسا شے بیعہ پر شتری کا قبضہ ہو سکتا ہے لہذا شارع نے بمنزلہ اس قبضہ کے دو گواہ قرار دئے کہ وہ قائم مقام قبضہ کے ہوں قصداً اس کے لفظ سے یہ ظہور ہوا کہ جو شخص باندی کو خرید کر تا ہو اگر چاہے اس سے مثل عورت منگو کر کے صحبت کرنی جائز ہے لیکن وہاں معاملہ قصداً اس کے ذات سے ہی نہ کہ اس کے عضو مخصوص سے بلکہ یہ جواز و طبعی بغیر ملک اس کے ذات کے شتری کو حاصل ہو گئی اور صلاحیت متعاقدین سے یہ مراد ہے کہ عاقدین میں کوئی ناتا حرمت کا نہ ہو۔

مسئلہ نکاح کرنا واسطے صیانت نفس کے زما سے واجب ہے۔

تصحیح اگر کوئی شخص حالت اعتدال میں ہو یعنی روئی کپڑا دینے کی اسکو طاقت ہو اور خواہش نفسانی پیدا ہو اگر شدت شہوت نہ ہو تو نکاح کرنا سنت مکتدہ ہے۔ اور اگر شہوت کی شدت زمانہ میں مبتلا ہو یا خوف ہو تو واجب ہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ حق نفقہ وغیرہ پورا ادا نہ ہو سکیگا تو منع ہے دیکھئے فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ (۹۷) مطبوعہ احمدی۔

مسئلہ حُر انسان کو چار عورتوں سے نکاح کرنا ایک عقد میں یا متفرق عقد میں جائز ہے

تصحیح آزاد مرد مجاز ہے کہ چار عورتوں تک نکاح کرے خواہ وہ تمام عورتیں حرہ ہوں یا باندہن یا بعض ادھن کے حرہ اور بعض باندہن لیکن حرہ پر باندی سے نکاح نہیں کر سکتا دیکھئے ہدایہ مطبوعہ مصطفائی صفحہ (۲۹۱) جلدین اولین۔

مسئلہ نکاح منعقد نہیں ہوتا تا وقتیکہ اس کے شرائط وارکان ادا نہ ہوں۔

تصحیح اگر زید نے بکر کو صرف اپنی بیٹی دینے کا وعدہ کیا تھا یا اس ضمن کو قلم بند کر کے حوالہ کیا تھا یا بقتار خواہ سنگاری کے منسوب کر دیا تھا یا اپنی بیٹی کو بوضو نقد کے نکاح

بظاہر
لین
آباد
نزل
میں
نہ
عام
ری
اور
سالت
اس
رحی
مطابق
لئے
ساق
ج

کر دیتے تھے غرض سے بیکر کے حوالہ کر دیا اور اوس نے اس پر کہہ تعیل نہیں کیا تو ان تمام صورتوں میں عقد نکاح لازم نہیں آتا اور نہ اس نکاح کا وعدہ شرعاً قابلِ نفاذ ہے اور نہ کا عقد معاہدہ نکاح کے بابت کوئی قیاس ہو سکتی ہو اور نہ خود شکاری کا شرعاً کوئی اعتبار ہو دیکھئے دستور القضاات اور فتاویٰ قاضی خان مسکنہ تعلیق بالشروط سے نکاح صحیح نہیں ہو سکتا۔

تیسرے ہندہ نے کسی مرد سے یوں کہو کہ میں تجھ سے نکاح کرتی ہوں بشرطیکہ میرا بپا راضی ہو۔ تو نکاح صحیح ہوگا۔ دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۲) جلد دوسری مطبوعہ نو لکھنؤ۔
مسئلہ نکاح کرنا عورت زانیہ حاملہ کے ساتھ جایز ہے۔

تیسرے اگر کوئی عورت زانیہ سے حاملہ ہو تو اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں لیکن شوہر کو تا وضع حمل اس کے ساتھ مصاحبت نہ کرنی چاہئے اگر وہ مزینہ خیر کے ہو (دیکھئے ہامیہ مطبوعہ مسطغانی صفحہ ۲۹۲) جلدین اولین اگر زانیہ حاملہ سے زانی مرد نے نکاح کیا تو اس کا واسطے نکاح قبل منکح کے بھی وطی کرنا با تفاق حضرت حنفی اور شافعی کے حلال ہے (دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ ۲۰) جلد (۲)
مسئلہ نکاح اوس حاملہ باطل ہے جس کا حمل نسباً معلوم ہو۔

تیسرے اگر کوئی عورت (معلوم النسب) رکھتی ہو یعنی اس کے وطی بیک نکاح یا نکاح نہیں ہو تو وہ عدت میں کیوں نہ ہو اس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اس واسطے کہ اس کا نسب ثابت ہو اگرچہ حمل کا جو جی سے ہو یا لونڈی کے لیے مالک سے ہو یا اس کا اقرار کرنا ہو اور اگر اقرار نہ کرے تو نکاح حاملہ سے درست ہے (دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ ۲۰) جلد دوسری

مسئلہ نکاح حنفی مذہب والیکارافضی اور معتزلہ کے ساتھ ناجایز ہے۔
تیسرے رافضی اور معتزلہ مثل اہل کتاب کے ہیں حتیٰ عورت کا نکاح اوسنی درست نہیں لیکن اہل سنت کو اوسنے عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا درست ہے کیونکہ علامہ خیر الدین ربیع رحمہ نے اون کو از قبیل اہل کتاب قرار دیا ہے اور یہی قول عدل الاقوال ہے اسوہطیکہ رافضیوں کے کفر میں شک نہیں کہ سبب اون کے اعتقاد کفریات کے (دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ ۱۹) جلد ۲۔

رافضی رافضی بیابے نسبتی منسوب براقصہ ماخوذ ہے رافضی سے جس کا سعی لغت میں چھڑنا ہے۔ وہ ایک فرقہ ہے فرق اہل اسلام سے جنہوں نے زید بن علی بن حسین کو بعد اوس بیعت کر نیکی چھوڑ دیا ہے لہذا اس لقب سے ملقب ہوئے۔
معتزلہ ایک فرقہ ہے اہل اسلام سے جو قرآن مجید کو مخلوق کہتے ہیں اور قیامت

میں دیدار الہی کے منکر ہیں اور عباد کو خالق اپنے افعال کے جانتے ہیں وغیر ذلک من القباہ۔
مسئلہ جب عورت اور مرد باہم اسلام لادیں تو ان کے درمیان ہی نکاح
 ثابت رکھا جاوے گا جو حالت کفر میں تھا گو وہ نکاح کا ر اصول خلا ہو ہو
 تھو کہ کافرون میں بدون گواہوں کے نکاح کرتے ہیں اور عدت میں بھی اون کے
 نزدیک نکاح درست ہی جب اون زوجین میں قبل اسلام لائیکے ایسا نکاح منعقد ہو گیا تھا اور بعد زوجین
 نے ملکر اسلام لائے تو وہ زوجین وہی نکاح پر ثابت رکھے جاویں گے (دیکھئے ہدایہ صفحہ ۳۲ جلدین اولین و
 مصطفائی) اور اگر صرف زوجہ نے اسلام لائی تو قاضی اوس کے مرد کو اسلام لائیکے لئے حکم کرے اگر اسلام
 لایا تو وہ عورت اویسی ہی اور اگر انکار کیا اسلام لانے سے تو قاضی اون دونوں میں تفریق کر دے اور
 حضرت امام ابوحنیفہ و محمد رحمہ کے نزدیک یہ تفریق طلاق ہو جاوے گی (دیکھئے ہدایہ صفحہ ۳۲ جلدین اولین و اگر
 زوجین ملکر اسلام لادیں مرد و دونوں محارم ہوں تو پہلی اسلام لائیکے بعد تفریق کر دیا جائے گی (دیکھئے ہدایہ
 صفحہ ۳۲ جلدین اولین۔

مسئلہ مردہ عورت کے نکاح کی دوبارہ تجدید ہونی چاہئے۔
 تصحیح اگر عورت نکاح ٹوٹ جائیکے غرض سے ایسے کلمات کفر زبان پر آجائے نکاح
 ٹوٹ جاتا ہو تو قاضی کو ضرور کہے اوسکو بحیر مسلمان کر کے اوسکا نکاح اوس کے پہلے ہی شوہر کے ساتھ
 تہوڑے مہر پر مثلاً ایک دینار پر زبردستی سے کر دے اگر اوسکا مرد راضی ہو اور در صورت عدم رضا
 اوس کے اور کسی شخص کے ساتھ اوسکا نکاح کر دیا جائے۔ (دیکھئے غایت الاوطار صفحہ ۵۷ جلد ۲)
مسئلہ ولی طمع کے غرض سے عورت کو اوس کے کفو میں نکاح کر نہیں مانع اور
 مزاحم نہیں ہو سکتا۔

تصحیح زینب کا بہائی زید جو فاسق اور بیباک ہے اگر طمع کے غرض سے اس بات پر
 راضی نہوتا ہو کہ زینب کا نکاح اپنے قبیلہ اور قوم میں کسی کے ساتھ کر دے تو شرعاً قاضی نافذ
 مجاز ہے کہ بلا مراحت زید کے زینب کا نکاح اوس کے قومی شخص کے ساتھ زینب کے رضامندی
 پر پڑا دے (دیکھئے فتاویٰ شیبانی)

مسئلہ گونگا اپنے اشارہ مہمودہ سے نکاح کر سکتا ہے۔

تصحیح ایک گونگے شخص نے اپنے بالغ لڑکی کا نکاح اپنے مہمودہ اشارہ پر کر دیا
 ہوا مرد لڑکی راضی ہو گئی تو وہ نکاح نافذ ہو سکتا ہے۔ (دیکھئے فتاویٰ صفحہ ۱۹ جلد اول مختصر)

میں
ت
نکاح

بیکہ
مشور

یکن
ہ
بلد

نکاح
نکاح

نکاح
نکاح

نکاح
نکاح

نکاح
نکاح

مسئلہ زوج زوجہ کے بہن کو بعد وفات زوجہ کے نکاح کر سکتا ہے
گو ایک ہی روز زوجہ کے وفات پر گدرا ہو۔

تصریح عورت کے مرنے سے مرد پر عدت لازم نہیں آتی برخلاف مرد کے
مرنے سے عورت پر عدت لازم ہوتی ہے۔ دیکھئے عقود رویہ صفحہ (۲۰) جلد اول مطبوعہ مصر
مسئلہ جن لڑکیوں کا ولی قاضی ہو تو قاضی اور لڑکیوں کا نکاح اپنے ساتھ
یا اپنے بیٹے کے ساتھ نہیں کر سکتا۔

تصریح عجب نابالغ یا مجنون لڑکیاں لا وارث ہو جائیں تو ان کے نکاح کر اپنے
کی ولایت قاضی کو ہو جاتی ہے۔ تو اب قاضی ولایت اور لڑکیوں کا نکاح اپنے ذات یا اپنے بیٹے
کے ساتھ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ قاضی کا تصرف و حقیقت حکم ہی اور قاضی کو اپنے
ذات یا بیٹے کے قلع کے لئے حکم نہیں جائز ہے برخلاف دوسرے اولیاء کے روئے فقہ

مسئلہ قاضی صغیر لا وارث کے نکاح میں اجرت نہیں لے سکتا
تصریح قاضی جیسے بچوں کے نکاح میں اجرت نہیں لے سکتا کہ جب کا نکاح کرنا
قاضی پر ولایت واجب ہو جیسے صغیر اور مجنون لا وارث کا نکاح اور جن بچوں کا نکاح کر دینا واجب
ہو جیسے وارث دار کا نکاح اس حالت میں قاضی کو اجرت کا لینا شرعاً و حکماً حلال ہے
دیکھئے فتاویٰ قنیہ اور فتاویٰ خلاصہ اور فتاویٰ فیض الکریمی۔

مسئلہ مرد اپنی منکوحہ کو بغیر رضا اس کے وطن اصلی سے باہر
نہیں لے جاسکتا اگرچہ اس کا مہر بھی ادا کر چکا ہو۔

دیکھئے رد المحتار جلد ۲ صفحہ ۳۶۰ مطبوعہ مطبع مجتبیٰ دہلی۔

مسئلہ قحطی میں لڑکیوں کا نکاح بدون بالغ ہونے اور رضامندی
اور ان کے فرضی ہونے کے نکاح کرانے سے منع نہیں ہو سکتا

تصریح شریعت غیرت نے غلام باندی کو صرف بوجہ کفر و لحوق دار الحوب اور
عقبہ مسلمانوں کے اور غیر مال قرار دیکر بیزمن کمال ذلت و خواری صحت خرید و فروخت کا حکم
فرمایا پس سوائے ایسے غلام باندی یا ان کے اولاد کے جو کبھی قسم کا حق آزادی کی اور بہن
حاصل نہیں ہو خرید و فروخت جائز نہیں ہے فی الحقیقت وہ حر ہیں اور ایسے حر کو بیچ کر بیساکھا
حرام ہے کہ تمام کتب فقہ میں اسکی تصریح ہے اور جو حکم جو ازبغ حر کا بعض حوشیات میں محیط

سے بروایت امام محمد رحمہ بہ حال قطع و ختمہ کے مفہوم ہوتا ہے وہ صرف بخوف تلف تھا و غیر ضرورت ہر
 نفس کے ہلاکت سے ہر لفظ اگر کوئی شخص سبب قحط یا بیاعت کسی اور ضرورت کے جان کے تلف
 کا خوف کرتا ہو تو اسکو جائز ہو کہ اپنے آپ کو یا اولاد کو فروخت کر کر اس کے پیسے سے قوت لاپرواہی
 و سد رمق کرے۔ اور جو اباحت و حلت کہ بوجہ ضرورت پیدا ہوتی ہے بعد رفع ضرورت کے اسکا
 حکم باقی نہیں رہتا اگر تا جیسا کہ مسیئہ کو مخصوص کیا گیا ہے اجازت ہے لیکن بعد رفع خوف ہلاکت کے وہ
 اس پر حرام ہو جاتا ہے اس طرح اگر کسی نے اپنی ذات یا اولاد کو فروخت کر کر کچھ پیسہ جمع کیا تاکہ ایسے
 میں اسکی وہ شدت رفع ہو گئی تو وہ باقی پیدا اسکو اپنے صرف میں لانا جائز نہیں بلکہ اس
 مالک کو دریافت کر کے حوالہ کرنا ضروری۔ الحاصل جو بیع ایسے حرام و حلال کا محض حیلہ ہی حق نفس
 کے لئے نہیں مرتب ہو سکتے ہیں اور سب پر حکام ملک جو از استمتاع وغیرہ کے اور جو روایت امام محمد
 سے کہ بعض خوشیات میں محیط سے جواز وظی ایسے مبیعہ کی سمجھی جاتی ہے وہ محض اسکا
 رفع حد زمانہ کے ہی اسکو در حقیقت وظی پر مشتبہ سمجھنا چاہئے کہ جواز بیع کے ضمن میں حلت
 استمتاع کا مشتبہ پیدا ہونے سے وہ حدنا قسط ہو گئی جب اس تمام تقریر سے یہ بات ثابت
 ہوئی کہ قحط کے لوند ہی غلام پر کوئی حکم بیع کا نافذ نہیں ہوتا ہر مولیٰ اسکا در حقیقت مولیٰ نہیں
 اور کوئی اقتدار اسکو اس کے ذات پر نہیں رہا تو بغیر رضا اس کے ذات کے مولیٰ بذات خود

اقتدار نکاح میں مستبد نہیں ہو سکتا۔
مسئلہ زوجہ اپنے زوج کے مفقود ہونے سے دو نکاح کر سکتی ہے
 فقہ حنفی مفقود اسکو کہتے ہیں کہ وہ چلا گیا ہو اور اسکا مرنا اور جینا معلوم
 نہ ہو اور اس کے غائب بے خبر ہو جانے پر وقت و لاوت سے اس غائب کے نو سال گزر
 گئے ہوں۔ یا اس کے فقدان میں اتنا انتظار کیا گیا ہو کہ اس مفقود کے ویسے ہم عمر لوگ
 سب مر گئے ہوں اور زوجہ کے درخواست کے بعد حاکم دارالقضا نے اس کے موت کا
 حکم دیا ہو اور وقت حکم سے موت کے چار مہینے دس دن ایام عدت و فوات تمام ہو چکے
 ہوں تب اسکو بنا پر مذہب حضرت امام اعظم کے دوسرا نکاح کرنا جائز ہے اور اگر نکاح کے
 بعد زوج اول آگیا تو زوجہ کو زوج ثانی سے پہر واپس نہیں لے سکتا۔ اور امام مالک رحمہ نے
 فرمایا ہے کہ جب زوج کے مفقود پر چار سال گزر جائیں تو قاضی در میان زوجین کے
 تقریق کرادے اور وہ عورت عدت و فوات بیٹھ جاوے اور جس سے چاہے نکاح

و
 کے
 م
 راد ہے
 بیٹے
 اپنے
 اپنے فرائض
 سکتا
 نکاح کرنا
 یا واجب
 ہے
 ہر
 اندی
 میں ہو سکتا
 ب اور
 ت کا حکم
 و نہیں
 چاہا کہ
 بن محیط

کرے۔ اور امام شافعی رحمہ کو بھی مذہب قدیم میں امام مالک کے قول سے اتفاق ہو اور
 امام احمد حنبل اور اس کے فقہان کے حالات پر حکم دیتے ہیں یعنی اگر اس حالت سے
 اوکھارنا پایا جاتا ہو تو اس سے مراد تصور کرنا چاہئے ورنہ نہیں مثلاً کوئی شخص لڑائی کے
 دو مصفون میں گم ہوا یا جہاز ٹوٹ گیا یا ایسے نزدیک کے کام کو گیا کہ بالکل جلدی سے
 ٹوٹ کر آسکتا تھا نہ آیا تو ایسے صورتوں میں بعد چار برس کے اور سبکی جو روحدت موت پیش
 سکتی ہو ورنہ تاریخ پیدائش سے نو سال گزرنے کے بعد صاحب جامع از روز کتابت کی مواضع قدرت
 میں امام مالک کے قول پر فتوے ہی صاحب نہر الفایق وغیرہ نے اعتراض کیا ہے کہ ہمیں
 کوئی سبب نہیں ہے کہ امام مالک کے مذہب پر حکم کریں کس لئے کہ حاکم مالکی الذہب کہے ہیں
 رجوع ہونا ممکن ہے علامہ ابن عابدین شامی کہتے ہیں کہ کلام اس میں ہے کہ جس جگہ ضرورت تحقیق
 ہو اور وہ مالکی الذہب نہ ہو تو حنفی اس مسئلہ پر حکم دے سکتا ہے۔ دیکھئے مسئلہ کو دو احوال پر ملحوظ رہنا
 دہلی جلد (۳) صفحہ (۳۳۰) اور فتاویٰ عالمگیریہ اور ہدایہ کے باب المغفوقہ میں۔

مسئلہ نکاح موقت اور متعہ دو نون باطل ہیں۔

نکاح موقت اور متعہ کہتے ہیں کہ مرد عورت سے ایشات و دوشاہت
 وقت معین مثلاً دس دن کے لئے نکاح کرے ایسا نکاح سہرگڑ صحیح نہیں دیکھئے ہدایہ صفحہ ۲۹۲
 اور نکاح متعہ اسکو کہتے ہیں کہ مرد عورت کو کسی مقدار معین مال سے ایک مدت معین تک اپنے پاس
 رکھے اور متعہ ہو دسے اور اس میں ایجاب قبول شرط ہی اس سے واضح ہوا کہ فرق درمیان نکاح
 موقت اور نکاح متعہ کے شہادت کے تحقق و عدم تحقق کا ہے۔ اور جمہور امت کا اس پر اتفاق
 ہے کہ یہ نکاح جناب خیر اور جنگ کہ میں جائز ہوا یا پیر اسکو جناب سرور کائنات صلعم نے
 ابداً حرام فرمایا دیکھئے بھیج بخاری اور صحیح مسلم۔

بحث تنقیحات

قاضی کو چاہئے کہ انعقاد نکاح کے قبل حسب ذیل تنقیحات قائم کرے
 تنقیح اول۔ تم لوگ جو درمیان متعاقدین کے نکاح ہو
 کر آیا جاتے ہو وہ یا نشہ بیان کرو کہ عاقدین سے تمہارا کیا رشتہ
 نصیح اکثر ایسا ہوتا ہے کہ صرف اجازت انعقاد نکاح کے حاصل کر چکے تھے
 اجنبی لوگ حاضر ہو کر پردہ انگلی انعقاد نکاح کی حاصل کرتے ہیں اور اصل اولیٰ متعاقدین

مجلس
 ہین
 ہر
 کر
 را
 بنا
 عہ
 پر
 کا

چچا کا بیٹا۔ پھر سوئیچے چچا کا بیٹا اسی طرح نیچے نکلتا پھر باب کا سگا چچا۔ پھر باب کا سوتیلہ چچا۔
 پھر باب کا سگا چچیرا بہائی پھر باب کا سوتیلہ چچیرا بہائی باب کے طرف سے پھر اسی طرح اولاد۔
 اون کی بعد والدہ بعد سگی بہن بعد سوتیلی بہن باب کی طرف سے پھر والدہ کی اولاد بہن زوجی^{الاجام}
 بعد حاکم بعد قاضی اگر حاکم نے اس کو توفیق میں نکاح کرانے کی اجازت دیا ہو۔ اس ترتیب و تلام
 کے بیان کرنے سے صرف یہی غرض ہو کہ ان اولیاد میں سے جو قریب ترین اون کے بغیر رضا
 کے بعد کے نکاح کرانے سے نکاح جائز نہ ہوگا ہاں اگر دلی قریب صغیر یا مجنون یا مملوک یا
 شبانہ روز کی سافت پر ہو تو اس بعد کو نکاح کر دینے کا حق حاصل ہو جاتا ہے اور بعد از نکاح
 کے دلی قریب اس نکاح کو جو اس کی طبیعت کی وجہ سے ہوا ہر منسوخ نہیں کر سکتا۔
 دیکھئے نایۃ الاولیاء صفحہ (۲۵)۔

(ولایت کے حسب ذیل دو قسم ہیں)

قسم اول۔ ولایت استجابی۔

لنصر کج۔ حرہ باللہ عاقہ کا نکاح عام اس سے کہ وہ بکر ہو یا ثبہ جسے
 ولی کے اپنے کفو میں صحیح ہے لیکن ولی کی حضوری ایسی حال میں مستحب ہے کہ کیونکہ سید الک
 حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے صحبت اس نکاح کی اجازت ولی
 پر موقوف نہیں رکھا اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس طرف رجوع فرمایا ہے لہذا ولی کا ہونا اگر
 نکاح کے لئے ضروری نہیں ہے دیکھئے ہدایہ صفحہ (۲۹۳) جلدین اولیں

قسم دوم۔ ولایت زیر دستی۔

لنصر کج۔ نابالغ لڑکی اور مجنونہ اور باندی جو اپنے ذات سے تصرفات کا اقتدار
 نہیں رکھتے ان کا نکاح اولیا اور مالک کی اجازت پر پھر اور موقوف ہے دیکھئے غایۃ الاولیاء صفحہ (۲۹۳)
 مسئلہ نکاح بسبب صرح نقصان اور ولی فاسق اور وصی کے انحصار و موقوف نہیں ہو سکتا۔
 لنصر کج۔ اگر چہ اپنی صغیر یا بچی کا نکاح اپنے بیٹے کے ساتھ صرح نقصان سے
 یا کسی غیر کفو کے ساتھ کرادے یا کوئی ایسا ولی بے باک اور بد تدبیر عام اس سے کہ وہ ولی باپ
 یا دادا اور اس کا فاسق معروف ہو اور وہ اپنی ولایت سے نکاح کرادے۔ یا کسی شخص نے کسی
 اجنبی کو مرتے وقت اپنی بیٹی کے نکاح کرانے کی وصیت کیا ہو اور ایسا وصی اپنی وصی ہو سکتے ہیں
 کر دے تو ہرگز صحیح نہیں دیکھئے حنفیہ درمیان صفحہ (۳۶) جلد اول مطبوعہ مصر و غایۃ الاولیاء صفحہ (۳۱) جلد اول

چند صورتیں رضاعت میں کے خلاف نسب کے حسب ذیل ہیں جن میں نكاح
حلال ہے۔

(حلال ہے پوتے کی مان)

اوسکی پہلی صورت یہ ہے کہ نسی پوتے کی رضاعتی مان شہداء زید کا بیٹا محمود ہے
اور محمود کا بیٹا خالد ہے پس اگر خالد کو ایک اجنبی عورت کریمہ سے دودھ پلایا تو زید کو کریمہ سے نکاح
کرنا حلال ہے برخلاف نسب کے پوتے کی مان نسی و ادا کو حلال نہیں اس واسطے کہ خالد
کی مان زوجہ محمود کی تو ہو ہونی زید کی۔

اوسکی دوسری صورت یہ ہے کہ۔ رضاعتی پوتے کی نسی مان اس طرح ہو کہ پہلی
مثال میں محمود کی زوجہ نے بکر کو دودھ پلایا تو زید کو بکر کی نسی مان ہو نكاح درست ہے۔
اوسکی تیسری صورت یہ ہے کہ۔ رضاعتی پوتے کی رضاعتی مان شہداء بکر کو
زوجہ محمود کے سوا کسی اور طریق سے ہی دودھ پلایا ہو تو طبعی بھی زید کو حلال ہے۔

اوسکی چوتھی صورت یہ ہے کہ۔ نسی بیٹے کی رضاعتی مان شہداء زید کے بیٹے
عبد اللہ کو حمیدہ سے دودھ پلایا تو حمیدہ کی مان چنانچہ ہوئی عبد اللہ کی۔ زید کو حلال
برخلاف نسب کہ عبد اللہ کی نانی نسی خورشید بن بکر زید کی تو اوس پر حرام ہے۔
اوسکی پانچویں صورت یہ ہے کہ۔ رضاعتی بیٹے کی نسی یا رضاعتی نانی
زید کا بیٹا ہو رضاعتی خالد اوس کا نام۔ تو خالد کی نانی نسی ہو یا رضاعتی زید کو حلال ہے۔

(حلال ہے بہن کی مان)

اوسکی پہلی صورت یہ ہے کہ۔ مان رضاعتی ہو اور بہن نسی شہداء زید کی سگی بہن
کو حافظہ سے دودھ پلایا تو زید کو حافظہ سے نکاح درست ہے۔

اوس کی دوسری صورت یہ ہے کہ بہن رضاعتی ہو اور اوس کی مان نسی
جیسے زید کی رضاعتی بہن رشیدہ ہو تو زید پر رشیدہ کی مان نسی حلال ہے۔

اوس کی تیسری صورت یہ ہے کہ مان ہی رضاعتی ہو اور بہن بھی رضاعتی چنانچہ
مثال سابق میں رشیدہ کے رضاعتی مان زید پر حلال ہے۔

(حلال ہے بیٹے کی بہن)

اوسکی پہلی صورت یہ ہے کہ بہن رضاعتی اور بیٹا نسی ہو چنانچہ زید کا بیٹا محمود

خالہ اور اوس کی رضاعی بہن ہر فریدہ یعنی خالہ اور فریدہ اہلیت اجنبی عورت کا دودھ پاتا تو زید کو
فریدہ حلال ہے۔

اوس کی دوسری صورت یہ کہ۔ بیٹا رضاعی ہوا اور بہن نبی جیسے زید
بیٹا احمد رضاعی اور احمد کی بہن نبی رحیمہ ہر تو زید پر حرام ہے۔

اوس کی تیسری صورت یہ کہ بیٹا بھی رضاعی اور اوس کی بہن بھی رضاعی
جیسی کہ مثال سابق میں احمد کی بہن رضاعی زید پر حلال ہے۔

(حلال ہے بہائی کی ماں)

اسکی بھی تین صورتیں ہیں چنانچہ اوسکی تقفیل بہن کی ماں میں مذکور ہو چکی

(حلال ہے مامون کی ماں)

اوس کی پہلی صورت یہ کہ زید کے مامون نبی کو دودھ پلایا اجنبیہ تھے
زید کو مامون کی دانی حلال ہے۔

اوس کی دوسری صورت یہ کہ زید کے رضاعی مامون کی نبی ماں

زید کو حلال ہے۔

اوس کی تیسری صورت یہ کہ زید کے رضاعی مامون کی رضاعی ماں

زید پر حلال ہے اور اگر مامون اور اوسکی ماں دونوں نبی ہوں تو حلال نہیں اسواسطیکہ مامون
ماں ایسی نامی ہو یا نام کی مشکوہ۔

(حلال ہے بیٹے کی بیوی)

اوس کی پہلی صورت یہ کہ۔ زید کا بیٹا نبی حسن اور اوس کا دودھ

پیا اجنبی عورت کا جو زید ہے خالہ کی اور خالہ کی بہن ہر عظیمہ رضاعی بیوی ہوئی
حسن کی سو عظیمہ زید پر حلال ہے۔

اوس کی دوسری صورت یہ کہ۔ زید کا بیٹا رضاعی ہر خالہ سو خالہ کے

بہن عہ زید پر حلال ہے۔

اوس کی تیسری صورت یہ کہ۔ خالہ نے زید کے زوج کے سوا کسی

دودھ پیا تو کریمہ کے خالہ کی بہن زید پر حلال ہے اور اگر بیٹا اور اوسکی عہ دونوں نبی ہوں

بنکاح

دودھ
پیا تو کریمہ
خالہ

عورت
نہ ہوتی
بیکر کو

بیٹے
کی ماں

بی بی

بہن

نبی

خاندان

ماں

توزید پر اسکی عہد حلال نہوگی کیونکہ وہ بہن ہے و میر کی دیکھئے عاتقہ الا و طافی (۸۳) و (۸۴) (۸۵)
 رضاع - عورت کی جہانی سے دودھ جو سنے کو کہتے ہیں مدت رضاعت میں
 عام اس سے کہ وہ جو سٹا ایک گھنٹ ہو عورت کنواری نو برس کی عمر والی سے یا عورت مرد
 یا بڑی سے - اودیت رضاعت حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ۸ سال لیتے تھے
 قمری کے اندر اگر کسی کا دودھ بچہ کا تو حرمت رضاعت ثابت ہوتا گی -

تفتیح ششم - کیا عاقہ پہلی عورت متوفیہ کی وجہ سے اس عاقہ کے تحت
 کچھ نہا کر کھاتے -

توضیح - اکثر دیکھا گیا کہ زوج اپنی زوجہ کے وفات کے بعد ادھی زوجہ کے
 قرابت وار نہیں ہے کسی کا خوشگوار ہوتا ہے ایسی حالت میں یہہ و بافت نافر و زوجہ کا کہ
 عورت مخلوبہ پہلی عورت متوفیہ کی وجہ سے اس عاقہ پر حلال ہو یا نہیں کیونکہ ہر عورت کا اصول
 نخل صحیح کرنے کے وجہ سے اس کے شوہر پر ہمیشہ کو حرام میں عام اس سے کہ اس عورت سے
 صحبت کی ہو یا نہ ہو - اور نیز عورت کے نزوح بشرطیکہ اس عورت کی صحبت کی ہو ہمیشہ کو ایک
 شوہر پر حرام میں - نخل صحیح سے یہاں ہر مرد سے کہ کلف نے اپنا نخل کر لیا ہو یا ضعیف و مجنون کے
 جانب سے ولی نے قبول کیا ہو یا ان مکات کہ اگر کسی نے چار یا پنج برس کے بچے کا نخل
 ادھی کے قبول کر لیا تھا اور یہ وہ منکوحہ مرگئی یا اس کے گھر میں نہ آئی تو اس کی مان اس کے
 شوہر پر حرام ہے کیونکہ وہ نخل و حقیقت درست نہ تھا -

مسئلہ - زنا و غیرہ سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے
 توضیح - اگر کسی شخص قابل شہوت نے عورت قابل شہوت سے زنا کیا
 یا شہوت سے اس کو آہتہ لگایا اس عورت تو اس کو شہوت آہتہ لگائی - یا مرد نے شہوت
 عورت کے ستر خاص کو دیکھا یا عورت نے ذکر کو شہوت آدیکھی ہو تو یہی حرمت نخل سے ثابت
 ہوتی ہے اوسی طرح حرمت زنا و شہوت سے چھوٹی اور شہوت بکدن کو دیکھنے سے بھی
 ثابت ہوتی ہے مگر اسوای زنا کے سب میں شرط یہ ہے کہ انزال ہوا ہو -

مصاہرت - سسرالی رشتہ داری کو کہتے ہیں عام اس سے کہ وہ رشتہ
 نخل کے سبب ہو یا زنا کے یا وطی یا شہوت و غیرہ کے سبب ثابت ہو -
 تفتیح ششم - کیا اس عاقہ کی او بھی کوئی عورت زندہ ہے

جو اس عاقدہ کے ساتھ قرابت رکھتی ہو۔

لھتر کج۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اپنی منکوحہ عورت پر اس ہی کھماتے دارن
مین سے دوسری کو کرتے ہیں ایسی حالت میں یہ دریافت کرنا ضرور ہوگا کہ اون کے دین
امکیہ دوسرے کا محرم ہے یا نہیں کیونکہ جمع کرنا ہر دوزی رحم محرم کا مثلاً دو بہنوں کا اور
خالہ بہانجی کا اور خالہ بہن جی کا اور بیوی بہن جی کا عام اس سے کہ یہ ہر دوزی محرم آپس میں
ہوں یا علانی یا خفیہ تمام ہر گز نکلت نہیں ہیں جمع کرنا منع نہیں ہے یعنی دو بہنوں
جو نو نڈیان ہوں ایک ساتھ خرید کر نامضائقہ نہیں ہر گز دونوں سے صحبت نہ کرے
تفہیم ہفتم۔ کیا اس عاقدہ کا کوئی شوہر زندہ ہو چوہے۔

لھتر کج۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حالت عفرین شادی کر کر دو لہن کو دہلے کے
یہاں روانہ نہیں کرتے اور اس دوسرے ناراض ہو کر دوسرے کے یہاں بٹھال کر دوسرا
گناہ کر دیتے ہیں لہذا اس نتیجہ کی ضرورت ہونی اور یہ دریافت کرنا پڑا کہ یہ عورت کبھی
منکوحہ تو نہیں ہے۔ کیونکہ شوہر دار عورتوں کا بموجب حکم قانون آسمانی کے کسی کو نکاح کرنا پڑتا
۲۱۔ کوئی قاضی کسی شوہر دار عورت کا دوسرا نکاح نہیں کر سکتا
ان جیکہ زوج اول مر جاوے اور دو شخص اس کے مرنے کی
گواہی دیں اور بیان کریں کہ ہم نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی
ہی یا ہم نے اس کو دفن کیا ہے تب دوسرا نکاح وقت موت
سے القضاہی عدت و قات کے بعد پڑھا سکتا ہے
تصحیح۔ شہادت موت میں ایک شخص کی گواہی قضا قاضی کے لئے ہرگز

متغیر نہیں ہوا ورنہ قاضی دونوں دو شخص کے گواہی کے موت کا حکم دے سکتا ہے لہذا دو گواہ کا
ہونا ضرور ہوا۔ اور اگر موت کے وقت ایک ہی شخص تھا عام اس سے کہ وہ کہیں مر گیا ہو اور
طریقہ واسطے قبول ہونے شہادت کے یہ ترکہ وہ دوسرے کو جہز دے موت کی ہر دونوں
ملکہ قاضی کے پاس گواہی دیں تب اس کے موت کا حکم دے گا اور جب حکم دیا گیا اور اس نے دوسرے
نکاح بھی کر لی اور شوہر اول زندہ ہو کر آیا تو اپنی زوجہ کو بعد القضاہ عدت والیں لے لیا کہ وہ
قضاوی مالکین پر اور قادی خلاصہ۔

تفہیم ہفتم۔ کیا حرمہ نکاح کے ہوتے ہوئے یوٹا بیسے تو نکاح نہیں کیا جاتا

(۲۱)
تین
مرد
نکاح
کے

بکے
مالک
نکاح
کے

نکاح
کے

نکاح

نکاح

تقصیر ہے۔ چونکہ کسی شخص کا موجودگی عہد منکوحہ کے باندی سے نکاح جائز نہیں ہے اور نہ دونوں سے بوقت واحد نکاح میں اکٹھا کرنا درست ہے لہذا اس نتیجے کی ضرورت ہوتی ہے باندی سے وہ عورتیں مراد ہیں جو سلسلہ میں ذکر کی گئیں آج کل کے زمانہ میں جو غلطی لڑکیاں موجود ہیں وہ باندئیں نہیں ہیں بلکہ ملازمہ ہیں اور اسے نکاح باوجود عہد کے جائز ہے۔

نتیجہ ہفتم۔ کیا یہ عورت ناکح کی مطلقہ ٹلثہ عورت کے دوبارہ نکاح کر لیا جاسکتا ہے۔
تقصیر ہے۔ جب کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دیتا ہے تو خاوند اور بیوی کا علاقہ مرتفع ہو جاتا ہے اور ان دونوں میں دوسرا نکاح صحیح نہیں ہوتا تا آنکہ وہ علالت قبول لینے دوسرے نکاح اور وطنی سکے جا کر عدائی حاصل نہ کی ہو اور ایسا ہی عوام میں نکاح کرنا صغیرہ کی عورت مطلقہ ٹلثہ سے کیونکہ صغیرہ کا طلاق دینا بالکل لغو ہے اور اس کا نکاح تا بلوغ اوس کے ایسا صحیح ہے کہ طلاق ہی زائل نہیں ہوتا۔

نتیجہ دہم۔ کیا یہ عورت کسی کی معتدہ ہے۔
تقصیر ہے۔ معتدہ اوس عورت کو کہتے ہیں کہ وہ عورت اپنے نفس کو بہت مدت میں نکاح اور وطنی سے باہر غرض روک رکھی کہ جو اثر نکاح اور فراس سابق کا باقی باقی رہ جاتا ہے اور یہ مدت عورت پر تین وجہ سے واجب ہوتی ہے ایک تو طلاق کی وجہ سے دوسرا فسخ نکاح کے سبب تیسرا بیوہ ہو جانے کے باعث سے مثلاً کوئی مرد عورت طلاق یا فسخ کے باعث مدت بیٹھی ہو عام اس سے کہ وہ مدت طلاق بانیہ سے ہو یا طلاق بچی سے یا طلاق ٹلثہ سے اوس کے لئے مدت تین حیض کی مقرر ہے جبکہ اس معتدہ کو حیض آتا ہو ورنہ تین حیض کی مدت ہے یا کوئی عورت شوہر کے مرجائے مدت بیٹھی گئی ہو عام اس سے وہ بیوہ صغیرہ ہو یا کبیرہ یا کافرہ یا مسلمہ موطوہ یا غیر موطوہ اوس کے لئے مدت چار حیضیں دس دن کی مقرر ہے پس کوئی شخص بدون اتمام ایام عدت کے کسی حالت میں کسی معتدہ عورت کے نکاح نہیں کر سکتا اور ایسا ہی حاملہ عورت کے ساتھ عام اس سے کہ وہ حاملہ عورت ہو یا لوندی یا بیوہ بدون وضع حمل کے نکاح نہیں کر سکتا کیونکہ عدت سے مقصد حفظ النسب اور انتظار فرج و رائج شرعی ہے لہذا حسب ذیل صورتوں میں عدت اور رفع موانعات شرعی کا انتظار کرنا ضروری ہے۔

صورت اول۔ کسی مسلمان کو دوسرے شخص کے متعدد ہی زمان قوت میں نکاح کرنا درست نہیں ہے۔ غرض وہ عدت کسی اور تین وجہ سے بوق النکاح سے خارج ہے۔ صورت دوم۔ ہر شخص کو اس کے طوطہ کے عدت میں اس طوطہ کی بہن اور اور بہن اور نالہ اور باجی اور بیٹی سے نکاح جائز نہیں ہو خواہ وہ وطی بہ نکاح صحیح ہو یا نکاح کسی شبہ سے ہو۔

صورت سوم۔ کوئی شخص جو بقی عورت کے عدت میں یا بچپن کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا خواہ وہ عدت نکاح صحیح سے ہو یا فاسد سے یا وطی بہ شبہ سے ہو۔ صورت چہارم۔ مسلمان شخص اپنی بی بی کے طلاق کی عدت میں باجی کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا۔

صورت پنجم۔ مسلمان شخص اپنی زوجہ مطلقہ ثلثہ کے ساتھ بغیر طالعہ ہونے کے نکاح نہیں کر سکتا۔

صورت ششم۔ مسلمان شخص اپنی خریدی ہوئی لونڈی کے ساتھ قبل استبراء وطی نہیں کر سکتا لیکن استبراء کے بعد اپنے ایک خفیض آجائیکے بعد وطی کر سکتا ہے۔ صورت ہفتم۔ مسلمان شخص اس عورت کو کہ زنا سے حاملہ ہوئے ہو نکاح کر کے قبل ولادت وطی نہیں کر سکتا اگر ان اگر اس کا زانی اپنی مرضیہ حاملہ سے نکاح کرے اور قبل ولادت وطی کرنا چاہے تو مضائقہ نہیں۔

صورت ہشتم۔ مسلمان شخص قبل ولادت اس عورت حریہ حاملہ کے نکاح دار الحوب میں مسلمان ہو کر دارالاسلام آئی ہو نکاح نہیں کر سکتا۔

صورت نهم۔ مسلمان شخص اس عورت حریہ سے جو دار الحوب سے گرفتار ہو کر آئی ہو خواہ بغیرہ ہو یا کبیرہ بغیر ایک یا خفیض آنے یا ایک مہینہ تک نہ ہو نکاح صحیح ہے۔ صورت دهم۔ مسلمان شخص اپنی مکاتبہ کو بغیر آزاد کرنے یا حاضر ہو جانے اس کے بدل کتابت سے نکاح نہیں کر سکتا۔

صورت یازدہم۔ مسلمان شخص عورت مستبرست اور جو سیوا و مرتزہ کو بغیر مسلمان ہونے نکاح نہیں کر سکتا۔ دیکھئے باب العتق کو فایتا لاوطار اور کثرہ نکاح صحیح یازدہم۔ کیا یہ عورت مشترکہ تو نہیں ہے۔

لشکر کج۔ جو عورتیں ایسی کا فرہ ہوں کہ صاحب کتاب نہیں ہیں جیسے کہ ہندوستان کی بت پرست یا آتش پرست یا ستاروں کے پوجی والے اور ان سے نکاح جائز نہیں جب تک کہ مسلمان نہ ہوں۔ لیکن عورت اہل کتاب سے نکاح کرنا جائز ہے اگرچہ مسلمان نہ ہوں۔ اہل کتاب سے وہ عورتیں مراد ہیں کہ جو کسی پہلے نبی کے مذہب پر ہوں اگرچہ وہ مذہب اب نسخ ہو گیا ہو لیکن اب وہ ہی کا فر ہیں اور کتاب کے کتاب آسانی مراد جو کسی نبی پر نازل ہوئی ہو۔

تفتیح دوازدم۔ کیا یہ عورت نکاح کی سیدہ ہے۔
لشکر کج۔ کسی غلام کو اپنی مالکہ عورت کے ساتھ نکاح کرنا حلال نہیں ہے چاہے اس سے کہ وہ غلام غلام ہو یا کچھ اور اس میں ملاؤ حریب کا ہو جیسا کہ مکاتیب یاد برا غلام مشترک اور چون کہ اس زمانہ میں یہ صورت معدوم ہے لہذا اس کی پوری تفصیل لکھنی کی کوئی حاجت نہیں۔

(ابواب صحت نکاح)
 یعنی وجود صحت نکاح کے لئے کن کن چیزوں کی ضرورت ہے جن کی تفصیل حسب ذیل۔
ضرورت پہلی ایجاب و قبول کا ہونا اور کان نکاح سے ہے۔
لشکر کج۔ متاقدین میں سے پہلے کے قول کو ایجاب کہتے ہیں اور دوسرے متاقد کے قول کا نام قبول ہے ہر خواہ یہ ایجاب و قبول اصل عاقدین کے تہا سے ہو یا بذریعہ وکالت کے مگر شرط یہ ہے کہ ایجاب و قبول ایک ہی مجلس میں ہو کر اگر وہ مجلس باقی نہ رہیگی تو نکاح جائز نہ ہو گا۔ مثلاً مرد نے کسی عورت کو حالت قیام میں اور کھڑے کہا کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا پر وہ عورت کھڑے ہو کر کہی کہ میں نے قبول کی تو نکاح جائز ہو گا۔ کذا فی التشیافی اور ایسا ہی ایجاب و قبول میں فرود ہے کہ یہ دونوں لفظ اضی کے یا اور میں کا ایک لفظ اضی اور دوسرا استقبال کا ہو مثلاً ایک کے کہنا کرتا ہوں اور دوسرے کہے کہ میں نے قبول کیا تب نکاح صحیح ہو گا ورنہ اگر گڑبگ نہ ہو گا کذا فی التشیافی اور ایسا ہی ایجاب و قبول میں فرود ہے کہ لفظ نکاح اور تزویج اور وہ الفاظ بوسلے چاروں جو اس ہی کی معنی یا ایک میں آئے لئے وضع کئے گئے ہوں جیسا کہ مالک نے کر دیا یا یہ کہ

یا بیع کر دیا ان الفاظ کے ایجاب و قبول سے نکاح منعقد ہوتا ہے ورنہ لفظ مستحار یا اہتر
یا وصیت یا ہن کے ایجاب و قبول سے نکاح ہرگز منعقد نہ ہو گا کذا فی الہدایہ اور یہی
ایجاب و قبول میں ضروری ہے کہ قبول مخالف ایجاب کے ہو مثلاً مرد نے کہا کہ میں نے تجھے ہزار
درہم پر نکاح کیا عورت نے جواب دیا کہ میں نے دو ہزار پر نکاح کو قبول کیا تو نکاح صحیح ہو گا
مسئلہ - صغیر لڑکا اور لڑکی کا ایجاب و قبول نکاح میں معتبر نہیں اگر
لصریح - ایجاب و قبول کے لئے عاقدین عاقل اور بالغ ہونا شرط ہے
عوام لوگ چھوٹے بچے کا نکاح کرتے ہیں اور اس ہی بچے سے مجلس عقد میں قبول کر لے
ہیں اور خود بھی حاضر نہیں رہتے اگر لڑکا بچہ یا بچہ یا بچوں ہو گا اور اسی سے ایجاب و
قبول کرایا جاوے گا تو ہرگز نکاح جائز نہ ہو گا تا وقتیکہ اس کے طرف سے ولی خود بطریق نیابت
قبول نہ کرے و اگر لڑکا نابالغ - بچہ وار ہو گا تو اس کا ایجاب قبول صحیح ہے بشرطیکہ اس کا
ولی مجلس عقد میں اپنی رضا مندی ظاہر کرے دیکھئے عالمگیری

مسئلہ - ایجاب و قبول میں متعاقبین کا مشہور نام بہتر صریح تمام کہ جس سے
تلقین شخص میں مشتبہ نہ رہے ضروری بیان کیا جاوے
لصریح - اگر کسی شخص نے ایجاب و قبول کے وقت یوں کہا کہ میں
اپنی دختر کا ہتھ سے نکاح کر دیا اور اس کے دو بیٹیاں ہیں جن کا نکاح نہیں ہوا تھا
تو کسی ایک کا نکاح ہو گا ہاں اگر اس کی ایک ہی بیٹی غیر منکوحہ ہو اور باقی منکوحہ ہوں
تب اس سے نکاح صحیح ہے کیونکہ خارجی طور سے عین ہو گئی اور علی ہذا غیر معتین لڑکے کی
نبی ہی صورت ہوگی دیکھئے محدو در یہ صفحہ (۱۸) اور فتاویٰ عالمگیری -

ضرورت دوسری - دو گواہ کا ہونا شرط نکاح سے ہے
لصریح - چونکہ نکاح امر مترکک ہے اس لئے اس میں نفس معالجہ کی کفایت
کے لئے گواہ کا ہونا ضرور ہوتا ہے عند التزاع ثبوت میں وقت واقع ہو نہیں اگر کوئی نکاح
بغیر حضور گواہوں کے منعقد ہو وہ بیکار و بطل ہو جاوے گا - کیونکہ عقد جن میں نے مرفوعاً
روایت کیا ہے کہ لا نکاح الا بشہود -

مسئلہ متعاقبین مسلمان ہونے اور ایک کی صحت کے لئے دو گواہ مرد و
دو کلفت و مسلمان یا ایک مرد و دو حرة اسی صفت کے اور

متعاقدین کے کلام کو سننے والے ہونا شرط ہے۔
 لقصر ۳۔ نخل ماندا اور محالیات کے نہیں ہر کہ اس میں گواہ عادل
 کی ضرورت ہو پس جو شخص ساقط العدالت ہو یا وہ شخص کہ جو رشہ دار قریب ہو گواہ۔
 ہو سکتا ہو البتہ عقد نخل میں مسلمان عورت کے کافر گواہ نہیں ہو سکتا اور فقط عورتوں کی
 گواہی ہی نخل میں مستبر نہیں ہر جب تک کوئی مرد ادن کے ساتھ نہ ہو اور ایسا ہی عقد گنج
 میں گواہی غلام اور نکاح اور مدہ اور لڑکے اور لڑکیاں اور صاحب کرا اور دیوانے
 اور نابالغ اور فرستہ اور پیغامبر اور استدلال شانہ کی مستبر نہیں ہے دیگر عاقل گریہ اور فیل کی
 ضرورت پیشتر می۔ زن و شوہر اگر مرد بالغ عاقل ہیں تو اسی
 رضامندی نخل کے شرط سے ہے۔

لقصر ۴۔ اگر زوج راضی ہو اور زوجہ راضی ہو یا زوجہ ناراض ہو اور
 زوج راضی ہو تو نخل ہرگز منعقد ہو گا عام اس سے کہ وہ زوجہ بکر ہو یا ثیمہ۔ اور اگر زن و
 شوہر نابالغ ہوں یا مجنون یا کسی کے غلام یا ندی ہیں تو ادن کے اولیا یا مالک کی رضامندی
 پر صحت نخل ہو وقت بیگی اور چونکہ اس ملک میں پردہ اور شرم زیادہ ہے کوئی عورت اپنے
 بکر یا رضامندی نخل کے نسبت صراحتاً ظاہر نہیں کیا کرتی لہذا اگر اس کے باپ نے
 اس کا نخل گویا ذکر مہر کسی عین شخص کے ساتھ کر دیا ہو تو اس عورت بالذکر کی رضامندی
 ہونے یا خاموش رہنے یا آہستہ رونے سے ثابت ہو جاوے گی اور نخل منعقد ہو جاوے گا
 بشرطیکہ ہنسنا اس کا بطور استہرا کے ہو اور خاموشی وقت صحت کے پای جاوے اور
 رونا ایسا ہو کہ آواز نہ نکلے اور اگر اس کا نخل کسی اجنبی نے یا باپ کے ہونے ہوئے
 نے کر دیا ہو تو اس وقت اس بالغہ بکر کو ضرور ہو گا کہ اپنی رضامندی زبان سے مشعر
 یثبہ بالغہ کے ظاہر کرے صرف ہنسنا یا خاموش رہنا یا رونا رضامندی کے لئے کافی نہ ہو گا اگر
 ایسے دلی ابد کے یا کسی اجنبی کے نخل کرا دینے میں یہ بھی شرط ہو کہ ذکر مہر کا کر دیا گیا ہو
 اور بیرون عین کا نام ہی اس کے رو دیا گیا ہو۔

ضرورت چوتھی۔ نخل کے وقت منیر اور صغیرہ کے ولی
 کا اصالۃ یا وکالۃ حاضر نہا شرط نخل سے ہے۔
 لقصر ۵۔ کیونکہ صغیرہ اور صغیرہ کا نخل بدون حضور اور اجازت ہو

معتقد نہیں ہوتا ان اگر بالغہ عاقل حرہ ہو تو عقد ہو جاتا ہے لیکن جب ہی ولی کا ہونا مستحب ہے تاکہ اختلاف فقہاء سے بچے اور بے حیائی کو طرف منسوب نہ ہو۔

ضرورت پانچویں۔ صلاحیت و میان و عین کے شرط نکاح کے
تشریح۔ صلاحیت زوجین سے یہ مطلب ہے کہ زوج زوجہ میں عقد کرنے کے لئے کوئی حرہ فرعی مانع نہ ہو۔

ضرورت چھٹی۔ مرد کا سنگوروہ کے کفو سے ہونا واسطے رفع کراہت اور دفع ہتک لیا کے نکاح کے شرط ہے۔
تشریح۔ مثلاً کسی شریف کی لڑکی کسی مرد اور زل اور کم رتبہ والے کے ساتھ بلا استیجازت و جنورا و لیا کے نکاح کر لے تو سراسر اوس میں اولیا کی توہین ہے لہذا ولی کو اختیار تفریق کا حاصل ہے۔ اور اس کفایت کا اعتبار ابتدائی عقد میں بہتر ہو بعد عقد کے معتبر نہیں مثلاً ابتدائی عقد کے وقت مرد و عین دار تھا اور انعقاد عقد کے بعد فاسق ہو گیا تو اب نکاح منہج نہیں ہو سکتا دیکھئے درختا۔ کا باب الکفایت۔

(کفایت میں جنسین کا اعتبار)
نشب۔ یعنی مسلمانوں میں سے جو شخص شخص کا نسب قبائل عرب میں منتہی ہوتا ہو وہ غیر لکت عرب کا کفو نہیں ہے پس جو شخص غیر اشراف النشب ہے اگر چاہے چال چلن اچھی ہو لیکن اشراف النشب کا کسی حال میں کفو نہیں ہو سکتا۔
اسلام۔ جس کی ایک پشت یا دو پشت سے اسلام ہو وہ۔
پُرانے مسلمانوں کا کفو نہیں ہے اور میں پشت کا مسلمان پرانے مسلمانوں کا کفو ہو سکتا لیکن اس قید کے ساتھ کہ ہر قوم کا پرانا مسلمان اوس ہی قوم کے پرانے مسلمانوں کا کفو ہوگا۔
حریت۔ یعنی جو مرد و عورت اوس کا باپ کسی کا غلام آنا و شدہ ہو وہ عورت حرہ اصلی کا ہم کفو نہیں ہے۔

و ما نبت یعنی مرد و فاسق عورت یا کداسن کا ہم کفو نہیں ہے فاسق کا مراد اس کرکتے ہیں کہ جو شخص منک ہو گا وہ کبیرہ کا مثل ہے ناز چور۔ جوہر بیسنے والا۔ نہنگا لڑکی۔ نشہ کلام۔ سود خوار۔ جادو گر۔ کاؤب۔ وغیرہ۔

حرفہ۔ یعنی ذیل پیشی والدہ عمدہ پیشی والے کا کفو نہیں ہے ذیل پیشی

مین بجاست۔ قوالی۔ روشن فروش۔ دلالی۔ تیرگری۔ رنگریزی۔ بافندگی۔ کلاہی
خاکروہی۔ عسالی۔ ندائی۔ باغبانی۔ یہ تمام حرفے داخل ہیں اور ہمیشہ یہ تمام پیشے زکوٰۃ
مقرر کئے جاتے ہیں۔

مال بے مقصد فلس مرد عورت۔ تنہا کا ہم کفو نہیں ہے۔ لیکن مرد اگر ہمیشہ بہرہ کا
خرچ عورت کو دے سکے تو اس کا ہم کفو ہو جاتا ہے۔

مہر کا بیان

۳۵ مسئلہ۔ مہر۔ اس کو کہتے ہیں کہ اتفاقاً دلخ کے وقت جو نقد خیرین کے ذریعہ مقرر
نکاح کیا مہر نہیں ہو سکتا نکاح میں مہر بھی ضروری۔

تصریح۔ مہر جو صحت نکاح کے لئے ضروری نہیں ہے بلکہ واسطے بقا
نکاح کے ضروری ہے۔ تنہا کوئی عورت ایسا نکاح بلا ذکر مہر یا بشرط نہ طلب کرنے مہر کے
بے مال تو نکاح منعقد ہو جاوے گا مگر مہر شل لا قوم آوے گا۔

۳۶ مسئلہ۔ تیرج میں کم سے کم مقدار مہر کی دس درہم ہیں۔
تصریح۔ یعنی خفیہ ہر ایک میں دس درہم سے مہر کم نہیں ہو سکتا اور
زیادہ دس درہم سے جہاں تک مرد کی طاقت ہو مہر ہو سکتا ہے۔ مگر استطاعت
سے زیادہ کروہ اور نہی عندہ۔

۳۷ مسئلہ۔ یقین مہر کے لئے مال مستقیم ہونا ضروری ہے۔

تصریح۔ یہ کچھ ضروری نہیں ہے کہ مہر دس درہم ہی ہوں بلکہ جو چیز کمال
اور اس کی قیمت اتنی ہو یا زیادہ وہ سب مہر ہو سکتے ہیں خواہ چاندی ہو یا سونا
یا اور کچھ چیز ہو گوڑا بنس زمین وغیرہ ہاں شریعت محمدیہ میں شراب اور سوراوہ
اور آزاد آدمی کی خدمت ال نہیں ہے یہ مہر نہیں ہو سکتے ہیں۔

(حسب ذیل مہر کے دو قسم ہیں)

قسم اول مہر مہر۔ مہر مہر اس کو کہتے ہیں کہ اسی وقت مہر دیا جاوے
یا اس کے ادا کرنے کی کوئی سیعاد مقرر نہ ہو جب چاہی عورت اس کو وصول کر سکے۔

قسم دوم مہر مؤجل۔ مہر مؤجل اس کو کہتے ہیں کہ جس کی سیعاد
مستحق ہر وقت رہی جاوے اور اگر مہر مؤجل بلا اعداد اجل مقرر ہو جاوے تو اس کی سیعاد

فقہائے موت یا طلاق رکھی ہے۔

مسئلہ ۲۸۔ عورت کا مہر پیش حال میں شوہر پر پورا واجب ہوتا ہے

لغیر کج۔ یعنی جبکہ زوج نے عورت سے صحبت کر لی ہو خواہ وہ صحبت

حقیقی ہو یا حکمی مثلاً مدت میں دوبارہ نکاح کرے دوسرا مہر پورا لازم آوے گا۔ یا غلط

صحیحہ حاصل ہو گئی ہو یعنی زوجہ کے ساتھ ایسی جگہ جمع ہو کہ اگر چاہے صحبت کر سکے اور

وہ ان کو فی الواقع جسمی یعنی ہماری اور مانع مذہبی یعنی عموم و فساد اور احرام حج اور مانع

غیر جی یعنی اون دونوں میں کسی چیز کے کی مداخلت نہ ہو یا زوجین میں سے کسی کا

وفات قبل صحبت یا غلط صحیحہ کے ہو جاوے ان تمام حالات میں پورا مہر و تہ زوج پر

لازم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۹۔ اگر مرد قبل صحبت اور غلط صحیحہ کے زوجہ کو طلاق دی حال آنکہ

نکاح کے وقت مہر بھی معین ہو گیا تھا تو جتنا مہر مقرر کیا گیا ہے

اوس کا آدھا دینا لازم آوے گا۔

مسئلہ ۳۰۔ عورت کا مہر دو صورت میں زوج کے ذمہ ہی رہتا ہے

صورت اول۔ جبکہ عورت قبل صحبت یا غلط صحیحہ شوہر کے بیٹے

کو اپنے اوپر قدرت دے۔

صورت دوم جبکہ عورت قبل نکاح مرتد ہو جاوے۔

مسئلہ ۳۱۔ جب کسی عورت کا مہر بوجہ مقرر کیا گیا ہو تو وہ عورت مہر

اپنا اندرون میں جبراً وصول نہیں کر سکتی اور نہ شوہر کو

صحبت کرنے سے منع کر سکتی ہے اور نہ شوہر کے گھر

جائیشے انکار کر سکتی ہے۔ دیکھئے قاضی خان۔

(نکاح قاضی کی معرفت سے ہو چکا بیان)

یعنی نکاح کے پڑھانے میں قاضی یا نائب قاضی کا قاری نکاح

ہونا و مصلحت پر مبنی ہے۔

مصلحت اول۔ یہ کہ نہ ترعیت نے نظر اس کے کہ نکاح اکتا امر

ترک اور جس کے وجہ پر ثبوت نسب عیزہ کا دام ہو بر خلاف اور عفو کے خالی

اس کے افتاد کو کشیدہ و پرزور قوت رکھتا ہے تا عند التزاع ثبوت ہی آسانی مل جاوے
لیکن جب اس زمانہ میں عدالت مشہور و عند التزاع بہت دشواری سے دست یاب
ہوتی ہے علاوہ اس کے حافظہ زبانی کہاں تک کام آوے اور دفتر کاری زیادہ
مستحضر اور دیر پا ہی اور بجز قاضی یا نائب قاضی قاری الشکاح ہر شخص کے دوسرے شخص کا
نکاح پڑا دینے پر اس کا تہ و نشان و دفتر کاری میں نہیں رہ سکتا لہذا قاضی یا نائب
قاضی اس کا قاری الشکاح ہونا ضروری سمجھا گیا تا وہ اپنے قاعدہ کے موافق پوری پوری
جانچ کرنے کے بعد نکاح کو کرہ پر اب کو بشرح تفصیل درج سیما کر کے دفتر کاری میں
محافظت کرے و عند التزاع حاجت اثبات وغیرہ نہ پڑے۔

مصلحت و قوم۔ یہ اگر قاضی کے سوا دوسرے شخص کو نکاح
کرائیکی اجازت دیا وے تو بسا وقت اور دوسرے شخص کو ضوابط انکاح کے ناواقفیت سے
غلطیاں ان پڑھ جایا کریں گے اور ممکن ہو گا کہ وہ متعدد غیر ایجابات میں وغیرہ یا مفقود
کی عورت کو جن کی تحقیقات نکاح کے وقت واجب و لازم سے ایلا دریافت تحقیقات
نکاح کرادے اور اگر اس نے سرسری دریافت ہی کیا تو چونکہ وہ قاضی یا نائب قاضی
نہیں ہے بسبب انتہائی حکم کے اسکی دریافت وغیرہ ثبوت نہیں بخشتی اور وقت
لغو ہو جاتی ہے اور بعد کو بے انتہا مساوات قائم ہونے کی توقع ہے۔ لہذا جب تک
سرکار و بلحاظ انتظام مصلحت شرعی کے قاضی کے سوا دوسرے شخص کو قاری الشکاح
ہونے کی ممانعت کی گئی۔

نکاح پڑانے کے طریقہ کا بیان

جب مجلس نکاح منعقد ہو جاوے اس وقت قاضی یا نائب و قبول صرف خطبہ کا پڑنا مستحب ہے
اور ایجاب و قبول کا مسجد میں کرنا مستحب ہے اور عاقد دو کو در صورت عدم دستی۔
عدیتہ کے کلہ طیب پڑانا ہی ضروری اور جو خطبہ شکوہ شریف میں حضرت عبداللہ بن
مسعود سے مروی ہو پڑے وہ ہونا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ مُحَمَّدٌ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِ
الْأَنْفُسِ وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِي اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ

فَلَا هَـ
وَسَيِّئَاتِ
يَا أَيُّهَا
مِنْهُ
لَا هَـ
أَمَّا
ذَٰ

ج
لا
ع

فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي
لَسَاءَ عَذَابُهُ بِهِ وَالْكَرْحَامُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ مَرْقِبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُضْلِلْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

ترکیب ایجاب و قبول

جب خطبہ پڑھ لیا جاوے تو اوس کے بعد قاضی یا نائب قاضی جو قاری الشکاح و اوسکو
لازم ہے کہ حسب ذیل الفاظ ایجاب و قبول پڑھ کر بلند آواز سے کہے کیونکہ گواہوں کا اور
عائقین کا ایجاب و قبول کو سننا مستعمل ہے۔

الفاظ ایجاب

سماؤ فلانی بنت فلان کو بمقابلہ اس مقدار مہر رائج الوقت
مجلس یا منوچل کے بشہادت ان فلان فلان دو شاہدوں و
مجلس کے فلان صاحب کی وکالت سرین نے آپ کے سنا
نکل کر دیا آپ نے قبول کئے۔

الفاظ قبول

قبول کیا میں نے اوس کو اوس ہی مقدار مہر پر اور رضی
ہو امین ساتھ اوس کے۔
(ایجاب قبول کے بعد حسب ذیل عاثر پڑھنا چاہئے)

اللَّهُمَّ اَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلْفَتْ بَيْنَ اَدَمَ وَحَوَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اللَّهُمَّ اَلْفَ
بَيْنَهُمَا كَمَا اَلْفَتْ بَيْنَ مُوسَى وَصَفُورَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اللَّهُمَّ اَلْفَ
بَيْنَهُمَا كَمَا اَلْفَتْ بَيْنَ يُوسُفَ وَزُلَيْخَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اللَّهُمَّ اَلْفَ

جاوے
سیاب
ی زیادہ
ی بیاب
ی پوری
ی سن

نخل
تیسے
فقہ
یقیناً
تنبی
نخل
نخل

نخل
نخل

نخل
نخل

بَيْنَهُمَا كَمَا أَلْفَتْ بَيْنَ سَلِيمَانَ وَبَلْقِيسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اللَّهُمَّ أَلْفَتْ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلْفَتْ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَحَاشَةَ وَحْدَانَةِ الْكَرْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اللَّهُمَّ أَلْفَتْ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلْفَتْ بَيْنَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اس دعا کے بعد با دام یا کھیر کا طلاق دینے کے سر سے نثار کرے۔ اور دوسرے روئے پر لیوکر ماسنون پر اور بعض روئے پر کہا واجب ہر باخندان روایتیں۔

طلاق کے بیان میں

طلاق۔ اوس قید کے اوٹھا دینے کو کہتے ہیں جو بسبب نكاح کے پیدا ہوئے ہو بشرطیکہ طلاق دینے والا عقل بالغ ہو چکے اور باوجود بیہوش اور سوتے کی طلاق معتبر نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ طلاق دینے کا اختیار شوہر کو ہی زوجہ کو حاصل نہیں۔
تفسیر۔ مرد کو طلاق دینے کا اختیار اس واسطے حاصل ہوا ہے کہ عورت نے باضافت نکاح صحیح کے اوس کے قید میں رہنے کو ذاتی رضامندی سے قبول کر لیا اور اوس پر وطی بھی حلال کر دی اور نظر شوہر اور مالکیت شیخ وغیرہ کا یہی مالک کر دیا ہو تو وہی شخص ان قیدوں کے اوٹھا دینے کا مالک اور مختار ہوگا۔

(طلاق کو حسب ذیل تین قسم میں)

| | | |
|-----|---------|------|
| الف | طلاق | حسن |
| ب | العیناً | احسن |
| ج | ایقناً | بدعی |

الف طلاق حسن اوس کو کہتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ پر غولہ کو تین طہرین طلاق دے۔ ب۔ طلاق احسن اوس کو کہتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ کو حالت طہرین ایک طلاق دے اور اوس کے ساتھ اوس طہرین صحیح نکحے اور چوتھو دے اوس کا بیان تک کہ گذر جاوے حدت اس کی۔

ج۔ طلاق بدعی اوس کو کہتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ کو تین طلاق ایک ہی نطق سے یا ایک ہی طہرین دے۔ اور ایسا طلاق دینے والا گناہ کار ہوتا ہے دیکھئے ہدایہ جلدین اولین صفحہ (۳۳۴) و (۳۳۵) مصطفائی۔

الف
کے ہوا
عقلاً
تعالیٰ
کے رو

یہ پیدا
تے کی

کے جا
سے

کا ہی

پھر
پھر
پھر
پھر

یہ ہی
کے لیے

(پھر طلاق بدعی کے آٹھ قسم ہیں)
قسم اول تین طلاق متفرق اکیس طہرین دینا۔
قسم دوم تین طلاق ایک لفظ سے اکیس ہی طہرین دینا۔
قسم سوم دو طلاق ایک لفظ سے دینا۔
قسم چہارم دو طلاق دو لفظ سے اول طہرین یا جس میں حیض نہیں
ہو۔ وقت حیض میں طلاق دینا۔
قسم پنجم اس طہرین طلاق دینا جس میں وطی ہو چکی۔
قسم ششم اس طہرین طلاق دینا جس میں وطی نہیں ہوئی
لیکن پھر کے قبل حیض میں وطی ہو چکی۔

قسم ہفتم نفاس میں طلاق دینا۔ دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۹۲) جلد (۲)
الفاظ طلاق کے ہی تین ہیں
اول الفاظ صحیح۔ الفاظ صحیح دس الفاظ ہیں جو خاص طلاق دینے کی
غرض سے تجویز ہوئی ہوں جیسا کہ زوج اپنی زوجہ کے طرف نسبت کر کے کہے کہ میں
تجھے طلاق دیتا ہوں یا چھوڑ دیتا ہوں یا آزاد کر دیتا ہوں الفاظ سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے طلاق کی
نیت کرے یا نہ کرے۔

دوم الفاظ ملحق بصریح۔ الفاظ ملحق بصریح دس الفاظ ہیں کہ وہ
طلاق کے لیے مسموع ہوں لیکن بوجہ بلا نیت کے سوای طلاق کے اور ان سے دوسرے
فعلے نہیں سمجھے جیسے کہ زوج نے اپنی زوجہ کے طرف نسبت کر کے کہہ دے کہ تجھے
چھوڑا دیتا ہوں یا میں نے تجھے اپنی حرام کر دیا ان الفاظ سے ہی طلاق رجعی واقع ہو جاتی
طلاق کی نیت کرے یا نہ کرے۔

سوم الفاظ کنایہ۔ الفاظ کنایہ دس الفاظ ہیں کہ وہ طلاق
دینے کی غرض سے مسموع نہیں ہیں اور ان سے طلاق کے سواے اور معنی ہی۔
سمجھا جاتا ہے مثلاً زوج نے اپنی زوجہ کو بنا نیت طلاق کے یہ کہے کہ کھڑی ہو جابا جلی جا
ان الفاظ سے طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ ان الفاظ سے کوئی معنی طلاق کا پایا نہیں گیا
ہاں یہ کہ اس نیت طلاق کی نیت کیا ہو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے اور جتنے الفاظ کنایہ ہیں

سب سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے بجز تین لفظ کے کہ وہ یہ ہیں (عدتین طہ) یا (ایز رحم کو پاک کر لے) یا (تو اکیلی ہو) ان الفاظ میں طلاق بھی واقع ہوتی ہے۔ مسئلہ طلاق چچی اور بائن اور ثلاثہ میں بہت بڑا فرق ہے۔

تقصیح۔ طلاق بھی اوس کو کہتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ کو بلا غامضی اوس کے مابین عدت طلاق میں بدولن تجدید نکاح کے رجوع کہے کہ وہ رجوع فعل مصاہرت سے ہو یا قول سے۔ اور طلاق بائن اوس کو کہتے ہیں کہ وہ اوس کا بھل جدا ہو جائے اور بدولن تجدید نکاح کے اون میں ملاپ ہو خواہ وہ طلاق ایک بنا دیا ہو یا دو بائن۔ اور طلاق ثلاثہ جس کو غلط بھی کہتے ہیں اوس کی یہ تعریف ہے کہ جب زوج نے تین طلاق دیا ہو تو وہ مطلقہ نہ فعل مصاہرت سے نہ قول سے نہ تجدید نکاح سے شوہر اول پر حلال ہوگی لیکن حلالہ ہونے کے بعد۔

مسئلہ۔ طلاق کا اثر زوجہ پر اس وقت ہوتا ہے کہ زوجہ پہلے ہی سے اوس کی منکوحہ ہو یا طلاق نکاح کے طرف منسوب ہو۔ مسئلہ اور واقع ہونی طلاق اوس شخص کی کہ کسی نے اوس سے جبراً طلاق دلا یا ہو۔ یا اوس نے حالت نکاح میں طلاق دیا ہو یا بطور نیک طلاق دیا ہو اور ایسا ہی واقع ہو جائی تو طلاق گون گے کی اوس کے اشارہ سے۔

(نکاح کے منسوخ کا بیان)

فسخ عبارت ہے اصل نکاح کے اوپر کرنے سے۔ مسئلہ نکاح کے منسوخ کرنا نکاح حق عورت کو حاصل ہو مرد کو حاصل نہیں۔ تصحیح۔ عورت کو منسوخ کرانے کا حق اس واسطے حاصل ہے کہ اوس نے جس غرض سے مرد کو یا ہی اور پسند کی تھی وہ غرض ہی اوس کے شوہر سے پوری ہوئی مثلاً شوہر کو مرد لشور کر کے نکاح کی اور پھر نامرد نکلا یا ہم گفتو ہونے کی وجہ سے پسند کی اور پھر ذلیل نکلا۔

مسئلہ۔ ساتھ اسباب مفصلہ ذیل سے قاضی واجہین خواہست زوجہ یا ولی زوجہ کے بحضوری زوجہ تین اور نکاح سابق منسوخ

کر اسکتا ہے جن میں سے صرف میں صورتوں میں طلاق کا حکم عاید

تفصیل اسباب

الف (فرقت بوجہ خیار بیلوغ)
التصریح۔ جب صغیرہ کا نکاح بجز باپ اور دادا کے کسی اور ولی سے کیا ہو تو اس کو اختیار ہو کہ جو ان ہوتے ہی نکاح کو منسوخ کر لے لیکن شرط یہ ہے کہ بائیں غ کے بعد اس اخبار عدم رضامین ایک ساعت کا ہنہ ورمیان نہویاں نک کہ اگر کوئی صغیر بن بالغ ہو گیا اور ایک مدت کے بعد راضی ظاہر کیا تو یہ عدم رضا معتبر نہیں اور سب کا حق بالغ ہونے ہی حاصل ہو گیا۔

ب (فرقت بوجہ کمی مہر)

التصریح۔ یعنی اگر عورت مکلفہ نے مہر مثل سے ہی کم مہر پر اپنا نکاح کر لیا تو ولی مجاز ہے کہ دونوں میں تفریق کر لے اگر قبل دخول کے تفریق ہوئی تو کچھ مہر نہ پاوے گی اور اگر بعد دخول کے تفریق ہوئی تو مہر ہی پاوے گی۔

ج (فرقت بسبب نقدان کفو)

التصریح۔ یعنی جب عورت مکلفہ نے اپنا نکاح خیر کفو سے بلا رضامندی ولی مجاز کے کر لی تو صرف اولیاء عصمہ اس نکاح کو جب چاہے منسوخ کر سکتے ہیں لیکن حاملہ ہو جانے یا جتنے کے بعد منسوخ نہیں کر سکتے۔ اور منسوخ کرانے کے قبل نکاح کے احکام مثل طلاق اور طہار اور ارث کے ثابت ہیں گے اگر تفریق بعد دخول کے ہوئی تو عورت کو مہر عین ملے گا اور اس پر عدت لازم آوے گی اور قبل دخول کے ہوئے تو مہر نہ ملے گا اس واسطے کہ جدائی شوہر کے جانب سے نہیں ہے اور اس نقدان کفو میں اگر ایک ولی زیادہ قریب والا راضی ہو گیا تو باقی ولیوں کو جو آپس میں مساوی درجہ میں کوئی حق منسوخ نہ رہا اور اگر سب ولی مساوی درجہ ہوں اور ان میں کا ایک راضی ہو گیا ہو تو سب کا حق اعتراض جاتا رہا۔ اور اگر عورت کا کوئی ولی عصمہ نہیں ہے تو عقد صحیح اور نافذ ہو جاوے گا کیونکہ فردی (الطریق) باون اور قاضی کو اس تفریق کا حق حاصل نہیں ہے دیکھئے غایتہ الاوداق صفحہ (۲۵) و (۲۶) جلد

د (فرقت بسبب مقطوع ہونا تہ نعل کے)

التصریح۔ یہ فرقت پہلی صورت ہو طلاق کی جو داخل ہے اور نہ جدا یوں میں

پس اگر زوج محبوب یعنی آلت ناسل گھٹا ہوا ہو تو قاضی بغیر یقین مدت کے عورت کی دستخط پر بعد ثبوت نجسیت کے فوراً تفریق کرا دیگا۔

ہ (فرقت بسبب نامردی کے)
 لصریح۔ یہ فرقت دوسری صورت ہر طلاق کی جو داخل ہے اور نہ تہا
 جدائیوں میں نامردی کا بیان آگے آدیگا۔

و (فرقت بوجہ ہمت زنا کے)
 لصریح۔ یہ فرقت تیسری صورت ہر طلاق کی جو داخل ہے اور نہ
 ساتھ جدائیوں میں اوسکا آگے ذکر ہوگا۔

ز (فرقت باعث ارضاع ضرہ)
 لصریح۔ ارضاع دودہ پلانے کو کہتے ہیں اور ضرہ نفقہ ضاوحہ دراصل
 مشدد سے سوکن مراد ہے۔ یعنی اگر ایک شخص کی دو بیبیاں تہین جن میں سے ایک نے
 جوان ہوا اور دوسری صغیرہ شیر خوارہ پس اگر جوان عورت نے اپنی صغیرہ سوکن کو
 جس کی عمر دہائی برس سے کم تھی دودہ پلایا تو دونوں عورتوں کا نخل منسوخ ہو گیا
 اور حکم قاضی تفریق کرا دیگا دیگی۔

مشکل۔ آجہا اسباب منسوخ نخل کے ایسے ہیں کہ جن کے ہوتے ہوئے
 ثبوت منسوخ کے لئے حکم قاضی کی ضرورت نہیں ہے اور ان میں
 صرف ایک سبب طلاق کا حکم کہتا ہے۔
 (تفصیل اسباب)

الف (فرقت بسبب اہ تداد)
 لصریح۔ یعنی اگر احد الزوجین مرتد ہو جاوے تو دوسرے کا نخل
 باقی نہ رہیگا۔

ب (فرقت بوجہ خیانت)
 لصریح۔ مثلاً مالک نے اپنی لونڈی کا نخل کسی سے کرا دیا تھا
 پھر اوس کو آزاد کیا تو اب اوس کو اختیار ہے کہ اپنا نخل منسوخ کرے۔
 ج (فرقت بسبب ملک)

لصحرى - ایک مرد نے عین کی لونڈی سے نکاح کیا پھر اس کو بول
 لیا تو نکاح فسخ ہو گیا عام اس سے کہ اس نے کل لونڈی کو خرید کیا ہو یا بعض کو اس کے
 (د) (فرقت بسبب سلام حربی)

لصحرى - اگر کسی عورت کا شوہر حرابی مسلمان ہو اور اس عورت کے تین حصے
 ہو چکے یا تین حصے گزر گئے تو یہ جدا فی نسخ ہے۔

(ه) (فرقت بسبب لقتل وغیرہ)
 لصحرى - عورت نے شوہر کے بیٹے سے یا شوہر نے عورت کی بیٹی سے

شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا مساس کیا تو نکاح فسخ ہو گیا۔
 (و) (فرقت بسبب عورت کے پاس بچا نیکی قسم کھانے کے)

لصحرى - یعنی اگر زوج نے اپنی عورت سے قسم کھا کر کہا کہ جا
 یا زیادہ حصے تک تجھے پاس نہ آؤ گا اور ویسا ہی کیا تو نکاح فسخ ہو گیا۔ یہ فرقت جو تین
 صورت ہر طلاق کی جو داخل ہے باقی ماون آہٹہ جدا ہون میں۔

ز (فرقت بسبب تباہی و آریں کے)
 لصحرى - اگر کسی عورت نے دارا حرب چوڑ کر دارالاسلام میں آئی ہو

مسلمان ہو کر یا ذمیہ ہو کر تو اپنے شوہر سے جدا ہو گئی اگر حاملہ ہو تو فی الفور اس کا نکاح
 دوسرے سے درست ہے۔

دارا حرب - اس کو کہتے ہیں کہ جس ملک کے کفار اسلام کے
 مطیع ہوں اور وہ ملک لایق غزا کر سکے ہو۔

دارالاسلام - اس کو کہتے ہیں کہ جہاں اسلامی احکام علی بن ابی طالب
 (ح) (فرقت بوجہ فساد و عقد)

لصحرى - یعنی جو نکاح بلا شہود یا عہد پر لونڈی کے ساتھ یا محصلت
 سے یا نکاح متعہ یا موقت یا وہ نکاح جو شرعاً ناجائز ہو تو وہ کالعدم ہے

کیا جاوے گا اور اگر ملک دارالقضا کو اس کی اطلاع ہوگی تو وہ فوراً فسخ کر دے گا ورنہ
 وہ فسخ نہ ہو گا تا لاوطار کے صفحہ (۳۱) و (۳۲) و (۳۳) جلد (۲) میں۔

مسئلہ - سوائے پندرہ استبنا معضدہ الصدر کے ان چار استبنا بھی

حضرت امام محمد رح اللہ کے پاس کلا ح منخ ہو جانا ہے
سبب اول - مرد کا بخون ہونا -

سبب دوم - مرد کا کوڑ کی بیماری میں مبتلا ہونا -

سبب سوم - مرد کا جناب کے مرض میں مبتلا ہونا -

سبب چھارم - مرد کا کسی اور بیماری یا خصلت مذمومہ میں مبتلا

ہونا جس کے باعث عورت بدون معرفت کے اس کے پاس نہ ٹھہر سکے نہ کہ جسے غایتہ الاوطا
صفحہ (۲۱۱۴) مطبوعہ نول کشور سید (۲۱) اور ردایہ صفحہ (۲۰۲) مطبوعہ مصطفیٰ

ایلا کے بیان میں

ایلا - اس قسم کو کہتے ہیں کہ زوج نے زوجہ کے ساتھ چاہیے یا نہ

تک ترک قربت پر کھانی ہو۔

مسئلہ - اس قسم کا شرعی ہونا کہ ایلا ہی یہاں تک کہ اگر کسی نے ایلا

کے نام با صفات قرآن مجید کے سواء کسی اور چیز سے قسم لی

ہو تو ایلا ہوگا کیونکہ شریعت میں سوای نام اللہ کے کسی

صفات یا قرآن شریف کے دوسری کوئی قسم معتبر نہیں ہے۔

مسئلہ - شرائط ایلا سے یہ کہ مرد و طلاق دینے قابل یعنی عاقل بالغ

ہو اور عورت بھی وقت ایلا اس لئے محل حین نہ ہو۔ یا لک

نکاح کے طرف ایلا کی نسبت کجاوے یعنی اگر یون کھا

کہ میں تجھ سے نکاح کروں تو اللہ تجھ سے چار مہینہ تک

نہ آؤنگا تب بھی ایلا ہو جاوے گا۔

مسئلہ - حکم ایلا کا یہ ہے کہ اگر شوہر اپنی قسم پر کجاوے تو طلاق مان

واقع ہوگی اور اگر اس سے رجوع کرنا چاہے تو تجدید

نکاح کی ضرورت ہوگی اور جو عکریسے کفار یہ میں لائے ہوگا

ایلا میں ہی دوسرے الفاظ ہیں

قسم اول الفاظ

قسم دوم

کنایہ

(الف) الفاظ صریح وہ ہیں جن کے ظاہر معنی ہم بستری سے باز رہنا
ہوں جیسا کہ میں بچہ سے صحبت نہ کروں گا یا پاس نہ آؤں گا ایسے الفاظ سے بلا
تیت ایلا ہو جاتا ہے۔

ب۔ الفاظ کنایہ وہ ہیں جنکے ظاہر معنی میں ہم بستری سے باز رہنا
سوائے اور معنی کا یہی احتمال پایا جاوے جیسا کہ میں تیری صورت نہ دیکھوں گا
یا تو مجھ پر حرام ہے ایسے الفاظ سے بلا تیت ایلا نہیں ہوتا ہے۔
مثلاً۔ بہت بڑا سخت وہ ایلا ہے جو ہمیشہ۔ یا تمام عمر کی ترکت
پر قسم کھائی جاوے۔ یا شک کہ اگر کسی نے تمام عمر کی قسم کھائی
اور ایسی قسم سے نہ پھرا تو ہر دفعہ کے نکاح میں ایلا ہوتے
جاوے گی اور طلاق پڑتا رہیگا اور تین طلاق کے بعد
حلالہ ہو نیکی ضرورت ہوگی۔

لغوی۔ مثلاً مرد نے ایلا کیا اور چار مہینے تک عورت کے پاس
عورت کے طلاق بائن واقع ہوگی پہر اگر نکاح کیا اور چار مہینے پاس نکلیا تو دوسری طلاق
بائن واقع ہوگی۔ پہر اگر نکاح کیا اور چار مہینے پاس نکلیا تو تیسری طلاق واقع ہوگی اب
بدون حلالہ ہونے کے نکاح اوس کا جائز نہ ہوگا۔

مثلاً۔ ایلا میں رجوع جب ہی ہوتا ہے کہ زوج اپنی زوجہ سے درمیان
چار مہینے کے زبان سے کہے اور صحبت بھی کرے صرف
زبان سے رجوع کرنا معتبر نہ ہوگا مگر زوج در صورتیکہ صحبت سے
عاجز ہو جاوے تو رجوع اوسکا صرف زبان سے کافی ہر ارباب
ایلا میں ملغی زائل ہو تو ابھی وقت صحبت کرنا چاہئے اور
اس رجوع کو اصطلاح شریعت میں قی کہتے ہیں۔
خلع کے بیان میں۔

خلع۔ اوس کو کہتے ہیں کہ شوہر زوجہ سے کچھ عوض لیکر عقد نکاح کو
کھڑے مگر شرط یہ ہے کہ وہ عوض مہر ہو سکتا ہو۔ خلع کرنا اس وقت برا نہیں ہے
کہ درمیان میان اور بیوی کے موافقت باقی نہ رہی اور روزمرہ کے خلاف سے

اون کو آپس میں خوف ہو کہ اب ہم سے حقوق زوجیت ادا نہ ہو سکیں گے اگر ایسی
اموافقت و خلاف کی بنیاد عورت کے جانب سے ہو تو اس صورت میں بالاتفاق
مال لیکر چھوڑ دینا درست ہے۔ اور اگر مرد غافلہ کے طرف سے ہو بد نصیبت کہ وہ عورت
کو مارتا اور کوٹھتا ہے اور تکلیف کرے کہ اس کو اس بات پر مجبور کرتا ہو کہ وہ اس سے
طلاق لے اور ہر وہ اس سے سوہبہ بالاتفاق حرام ہے۔

مسئلہ خلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے
تشریح۔ ہمارے سید الامام حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس
خلع کرنے اور مال لیکر طلاق دینے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے گو کہ بدل خلع شروع
میں مال نہ ہو اور اس کو طلاق علی المال کہیں گی اس میں پوری عدت لازم ہوگی۔
مسئلہ خلع کر کے بعد زوج زوجہ سے رجوع نہیں کر سکتا تا وقتیکہ
وہ راضی ہو جائے اور در صورت راضی ہو جائے عقد جدید
لازم ہوتی۔

مسئلہ باپ اپنی نابالغہ لڑکی کا خلع کر سکتا ہے۔
تشریح۔ اگر کسی باپ نے اپنی نابالغہ لڑکی کا کچھ مال پر خلع کر لیا
مال نہ باپ پر لازم ہو گا نہ صغیرہ کے مال سے دیا جائے گا بلکہ مفت طلاق واقع ہو جائے گی
مسئلہ باپ اپنی نابالغہ لڑکی کا خلع نہیں کر سکتا۔
تشریح۔ ہندہ نے اپنے نابالغ شوہر کے باپ سے درخواست کی کہ بیٹا
اپنے روپیہ کے بچہ کو طلاق دیدے اور اس نے خلع کیا تو صحیح نہیں کیونکہ ولی کو اختیار
قبول غلح کا ہو طلاق یا فسخ غلح کا اختیار نہیں۔

لعان کے بیان میں
لعان۔ اس کو کہتے ہیں کہ شوہر اپنی زوجہ کو بد دن چار گواہوں کے
ہتھ زنا کی گواہی۔

جب کوئی شوہر اپنی زوجہ یا صمد پر زنا کی ہتھ لگا دے اور گواہ لانے سے عاجز ہو
شرعیت نے طرفین پر حسب ذیل قسم لازم کر دیا ہے پس اگر مرد قسم سے انکار
کرے تو چھوٹا سمجھا جاوے گا اور اس پر حد قذف جاری ہوگی اور عورت بچا

اصلی عاصمہ اور اس کے نکاح میں رہیگی۔

شومہر اول۔ چار دفعہ قسم اس طرح سے کھاؤ۔
(اللہ کی قسم کہ میں جو نسبت زنا کی اپنی فلان وجہ کے ساتھ کی اگر
اس میں شک ہے سچا ہوں۔)
اور بعد پانچویں دفعہ قسم اس طرح سے کھاؤ۔

(میرے اور اللہ کی نسبت ہو گا اگر میں اس عورت میں جھوٹا ہوں۔)
شومہر نے جب اس طرح پانچ قسمیں کھالی تو پھر عورت کو پانچ قسم حسب ذیل کھانے
یا دعوے زوج کے تسلیم کرنے پر مجبور کیا دے گی۔

قسم عورت

زوجہ اول چار دفعہ اس طرح سے قسم کھاؤ
(اللہ کی قسم کہ میرا شومہر مجھ پر جو نسبت زنا کی کیا ہو اس میں شکیت
وہ جھوٹا ہے۔)

پانچویں دفعہ یوں قسم کھاؤ
(میرے اور خدا کا غضب ہو کرے اگر میرا شومہر اس عورت میں سچا
جب جانیں سے قسم پوری ادا ہو جاوے اور کسی ایک کو اتنا نہ ہو تب دونوں میں
بیکہ قاضی تفریق کرا دیا جاوے گی اور تفریق کے بعد طلاق بائن واقع ہوگی مگر یہ
قسم اور تفریق کا عمل جب ہی ہوتا ہو کہ غاوند اور بیوی عاقل و بالغ ہوں یا
یا کداسن پہلے تالیں ہوں فاسق فاجر بھٹون اور ایسے ہوں کہ جنگلی گواہی کا اعتبار قاضی
کے پاس ہوتا ہو اور نہ لعان کے وقت اونہیں علاقہ زوجیت کا باقی ہو۔
مگر کسی دعوے کرنے کے حاکم از خود لعان نہیں کر سکتا بلکہ حاکم تو جان نکات
ممکن ہو رہے ہونے پر دہ پوشتی کرا دے اگر کسی نے دعوہ کیا تو دوسرے تفریق کو حاکم جبراً
طلب کرے گا اور بعد لعان کے اونہیں تفریق کرا دے گا اور پھر جب تک
کہ وہ اہل شہادت باقی ہیں اونہیں نکاح نہیں ہو سکتا ہر اگر مرد یا عورت اہل
شہادت نہیں رہی یعنی اپنے اس لعان پر نکلے یہ کر دیا کہ ہم نے وہ قسم

جو طی کہا فی حق اس وقت میں نکاح کرنا جائز ہوگا اور پھر اس کی گواہی بعد
توبہ کے ہی مقبول نہوگی اور وہ مرد حد قذف مارا جاوے گا۔

عین وغیرہ کے بیان میں

عین۔ اوس کو کہتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ کی فرج پر قادر نہ ہو سکے
عام اس سے کہ وہ قادر نہ ہونا اصلی مادہ کے نقصان سے ہو یا خلقی ضعف سے
یا بڑھاپے کی وجہ سے۔ یا جادو وغیرہ کے سبب سے۔

قاضی کو چاہئے کہ جب مرد کو ایسی صفت سے موصوف پاوے تو بدرخواست زوجہ کے
دونوں میں تفریق کرادے اگر مرد ابتدائی نالاش سے نامرد ہوتا اور عورت بھی نکاح کے
وقت کو ارشی تہی تو عین درخواست زوجہ کے شوہر سے دخول کی حلف لیجاوے لی
اگر اوس نے حلف کیا تو شوہر کا قول معتبر ہوگا اور عورت اوس کے نکاح میں نہ رہے گی
اصلی باقی رہیگی۔ اور انکار کیا حلف کرنے سے تو عین ہونا اوس کا ثابت ہوگا
اور اگر زوجہ نکاح کے وقت کو ارشی تہی اور اب مرد ظاہر کرتا ہو کہ میں نے اس سے
وطی اور اوس کے بکارت کو زائل کیا ہوں تو اس امر کی تصدیق دو عورتوں معتبرہ سے
کیجاوے گی در صورت ثبوت رفع بکارت وہ مرد عین نہیں ہے اور درخواست پر بھیجے
محافظ نہ ہوگا اور بر تقدیر غلط ٹھہرنے اظہار مرد کے اوس کو عین سمجھیں گے اور جو وقت
عین ہونا ثابت ہو جاوے تو قاضی وقت نالاش واسطے التفصیح نکاح کے مرد کو
رفع سستی کے معالجہ کے لئے مین سو پینسٹھ دن یعنی ایک سال شمسی کی مدت دیگا
تا ایک سال کے چاروں فصلوں میں سے کسی ایک فصل میں اپنا شہیک طور پر معاہدہ
کرے لیکن یہ مدت اس وقت دیجاوے گی جبکہ قاضی کو سال بہر کے اندر صحت یا بیگانہ
احتمال ہو اگر صحت یا کا احتمال خصوصاً در حقیقت مرد کا آئندہ سال کٹا ہو یا شہیک
عورت کے ہو یا ایسا ہو کہ جس میں صحبت کرنے کی لیاقت باقی نہ رہی تو
ایسی صورت میں قاضی بلا تعین سال شمسی فوراً درخواست پر تفریق کرادے گا
اور اگر وطی کرنے کی بحث بعد ثابت ہوئے عین اور درمیان مہلت سال بہر کے
پیش ہو حالانکہ عورت کے نکاح کے وقت کو ارشی تہی تب بھی مرد کا قول حلف سے
معتبر ہوگا اور اگر حلف سے انکار کرے گا تو اسی وقت تفریق کرادیا جائے گی اور اگر عورت

نکاح کے وقت کواری تھی اور مہلت کے اندر بھی کواری باقی رہا تو تب ہی بعد از
حاکم نوز اقرار کیا گیا۔ اور اگر عورت مہلت کے اندر کواری نہیں ہو اور پہلے کواری
تھی تب ہی مرد کا قول حلف سے مستحب ہوگا اگر انکار کرے گا تو فوراً اقرار کرنا ہوگی۔
مسئلہ ۲۹ عورت اپنی مرضی سے کسی شخص سے نکاح کرے تو اس کا نکاح صحیح نہیں کہتی
صورت اول جبکہ عورت کی شہرت گاہ بہ سبب نیا دینی کو سنت
یا بدی کے بند ہو۔

صورت دوم جبکہ عورت کو زوج کا حال قبل نکاح معلوم تھا کہ بیوہ
صورت سوم جبکہ عورت اپنے قول یا عمل سے اوس شخص و عین کے
ساتھ رہا ظاہر کرے۔
مسئلہ ۳۰ مرد عین کے زوجہ کا سکوت نکاح کے فسخ کرانے کے لئے عارض نہیں ہو سکتا
تھتہ شرح اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو عین پاوے جب تک وہ
رضائے قول سے نہیں ہوئی تب تک جب چاہے تفریق کر سکتی ہے بیان تک
اگر حاکم کے بیان مالش ہی کی اور پھر اوس عوے کو چھوڑ دیا یا مالک نے ایک سال کی مہلت
اوس کے شوہر کو دی تھی اور بعد گذر نے ایک سال کے پھر مدت تک سکوت کیا ان
سب امور سے اوس کا حق زائل نہیں ہوتا ہے کیونکہ ترک دعویٰ سے یا مہلت سے
ترک حق لازم نہیں آتا۔

مسئلہ ۳۱ زوج نے زوجہ سے اگر کیا بھی جمع کر لیا اور بعد کو عین ہو گیا ہو یا اوس کا
اکہ تناسل کا کیا ہو تو اب تفریق نہیں ہو سکتی کیونکہ ایک وقت کے
جمع کر نے سے قضا و حق ادا ہو جاتا ہے ایک بار سے زیادہ جمع کرنا
مرد پر دیا تہہ خوش ہے قضا نہیں ہے۔ دیکھئے غایتہ الاوطار صفحہ
(۲۱۰) جلد ۲۱ مطبوعہ نول کشور۔

مسئلہ ۳۲ مرد عین کے امام غدر شرعی مجبرے و محسوب ہو سکتے ہیں۔
لغیرتج۔ مثلاً اوس کو مرض لاحق ہو گیا ہو۔ یا حرام حج کا ماندہ رہا ہو
یا اپنی عورت سے ظہار کیا ہو اور کفارہ اوس کا ساٹھ روزہ ہوں تو یہ میعاد بوجہ
مرضیج اور فراغت احرام اور کفارہ دو ماہ کے شروع ہوگی اگر سال بھر کی میعاد گذر جاوے

ی بعد
رہو
سے
کے
نکاح کے
یا بدی
بن لیا
ن ہوگا
سے
تیرہ سے
ن ہوگا
وہ وقت
کے مرد کو
ت دیا
پر عا
یا نکاح
بش
رہی تو
ارے کا
ل کے
ی حلف
اگر عورت

اور مرد نے حج نہ کیا ہو تو حاکم دارالقضاء بلا طلب جدید حکم تفریق کا نہیں دے سکتا لیکن
یہ بھی شرط ہے کہ عورت اوس عدت میں مرد کے پاس رہے اگر وہ غائب ہو جائے
تو وہ ایام غیبت کے دن اور زیادہ مہلے جاویں گے۔ اور مرد کا غائب ہو جانا بائج کا نفقہ
کرنا عذر نہیں ہے اور ایام حیض عورت اور ماہ رمضان و اسل سال شمار نہ جائیں گے
دیکھئے غایتہ الاوطار صفحہ (۲۱۲) جلد (۲)۔

مسئلہ ۵۴۔ غنیم کے حکم میں بھی بدل ہو اسکے لیے بھی جس میں خواست
زوجہ کے زوج کو سال بھر کی میعاد دیکھا دے گی۔ ج
مسئلہ ۵۵۔ اگر مرد غنیم نے عورت سے خواست بھیج کر حکم کیا تو منسوخی کا
کے بعد پورا مہر لایا ہوگا اور عدت بھی واجب ہوگی اور
طلاق بابتہ واقع ہوگی دیکھئے ہدایہ صفحہ (۲۰۱) جلد ۱ دین مصطفیٰ
نفقہ کا بیان

نفقہ۔ عبارت طعام اور لباس اور مکان سکونت سے۔
مسئلہ ۵۵۔ مرد پر زوجہ کا نفقہ دستور کے موافق واجب ہے جبکہ عورت نے
اپنا نفقہ تسلیم کر دیا ہو اور وہ عورت قابل صحبت بھی ہو عالم اس
کہ مرد قابل صحبت ہو یا نہ ہو۔
نصرت سچ۔ دستور کے موافق نفقہ دینے کا یہ معنی ہے کہ مقدور والا اپنے
مقدور کے موافق خرچ دے اور جس پر روزی تنگ ہو جس قدر خدا اس کو دیا ہے
آنا صرف کرے دیکھئے غایتہ الاوطار صفحہ (۲۵۲)۔

مسئلہ ۵۶۔ مرد کو اختیار ہے کہ نفقہ میں اپنی عورت کو روٹی پکی پکائی
دے یا آٹا۔ دیکھئے بامیسوین فصل محیط کی۔

مسئلہ ۵۷۔ امور خانہ داری میں عورت حرہ پر پناہ پکانا اور مرد کی نیت
کرنا قضاء واجب نہیں ہے و بابتہ واجب ہے دیکھئے غایتہ الاوطار
مسئلہ ۵۸۔ طلاق کی عدت میں زوجہ کا نفقہ شوہر پر واجب ہے اور تفریق
فسخ نکاح اور موت کی عدت میں واجب نہیں۔

نصرت سچ۔ جو تفریق زوج کے طرف سے ہوگی تو مقدمہ کا نفقہ واجب ہے

اور اگر جدائی عورت کے طرف سے ہو اگر بلا معصیت ہو چنانچہ حینا عتیق اور خیار بلوغ
اور عدم کفارت میں تو نفقہ واجب ہے اور اگر جدائی معصیت ہو چنانچہ ابتدا اور تنہا
زوج کے اصول یا موضوع کی تو انہیں نفقہ ساقط ہے تو لعل اور خلع اور ایلا اور اتار
زوج میں اور اسی طرح خوشداس کی وطنی میں نفقہ عورت کا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۵۹۔ عورت کی درخواست پر دوسرا مکان ہنہن لایا جاسکتا
جیکہ اوس مکان میں مشد حجہ ہوں۔

تشریح۔ اگر مرد کی والدہ یا بہن یا اور کوئی ذی رحم محرم ہو
اور وہ مکان میں رہتے ہوں تو عورت کے دوسرے مکان کی استدعا پر دوسرا
مکان ہنہن دلایا جاتا جیکہ اوس مکان میں چند حجہ ہوں۔ اور کوئی حجہ اوٹھنے سے
تالی کر دیا گیا ہو اور اگر کوئی حجہ نہ ہو تو حسب استدعا زوجہ کو دینا چاہیے وہی فصل
مسئلہ ۱۶۰۔ قاضی شوہر کی بد مزاجی سے عورت کو اچھے لوگوں کے ہمسایہ
میں رہنے کا حکم دے سکتا ہے۔

تشریح۔ اگر عورت قاضی کے پاس زوج کے زود کو کئی
شکایت کرے اور یہ استدعا کرے کہ مجھ کو اچھے لوگوں میں رکھے اس صورت میں
اگر قاضی کو صحت کی اس واقعہ کی علیت ہو تو منع کرے شوہر کو ظلم و تعدی سے
اور اگر علیت نہ ہو اور ہمسایہ اوس کے قوم صالح ہوں تو وہاں ہی رہنے کا حکم دے
اور اگر اودن سے گواہی طلب کرے اگر وہ تعدیق عورت کی کرین تو یہی شوہر کو ظلم
و تعدی سے منع کرے اگر قوم صالح نہ ہوں تو زوج کو قوم صالح میں رہنے کی تاکید کرے
اور اودن سے پوچھے اور بعد تحقیق کے جو مناسب جائے تجویز کرے دیکھئے بابین
فضل محیط کی۔

مسئلہ ۱۶۱۔ فرض ہے مرد پر عورت کو ایک سال میں دو چوڑے پوشاک کے بنا
لقمہ یعنی سال میں دو چوڑے کپڑے زوج پر فرض ہیں یہ بھی
حاجت کے باعتبار گرمی اور سردی یعنی گرمی کے پوشاک چارے میں کاہن
آتے اور نہ چارے کے گرمی میں کام آتے ہیں لہذا سال بہرین دو بار پوشاک کی حاجت

میں لکن
ہو جائیگا
حج کا سفر
باد میں

است

خی ج
فی اور
بن مسطفا

درت
عام

وردا
کو دیا

ن پانی

فی نہت
بے قیاد
و تفریق

قد و جب

مسئلہ ۶۲۔ مرد اپنی زوجہ کو حسب ذیل صورتوں میں باہر جانیکی اجازت -
 دے سکتا ہے جبکہ زوج کو قدرت سے اتنا ہو -
 صورت اول - جبکہ عورت زیارت و عبادت و تفریت باہر
 کے لئے جانا چاہئے -

صورت دوم - جبکہ اقربا کی ملاقات کو جانا چاہئے -

صورت سوم - جبکہ دانی ہو -

صورت چہارم - جبکہ غنا ہو -

صورت پنجم - جبکہ کسی پر حق اوس کا ہو -

صورت ششم - جبکہ کسی کا حق اوس پر ہو -

صورت ہفتم - جبکہ حج کا ارادہ کیسے -

ان امور مذکورہ کے سوا اشک و عورت ولیہ و عبادت و زیارت اجنبیوں کے لئے
 شوہر اجازت نہیں دے سکتا - اگر اجازت دے گا اور زوجہ باور لے گی تو دونوں گم گار ہیں
 دیکھئے بایکسوں میں منسل محط کی -

مسئلہ ۶۳۔ زوجہ خانہ زوج سے حسب ذیل صورتوں میں باہر جاننے کی اجازت شوہر کو
 صورت اول - جبکہ زوجہ کو کسی مسئلہ کے دریافت کی حاجت
 ہو اور زوج اجہل اور سکا دریافت کر لینے مانع ہو اور وہ خواب یافتہ نہ ہو
 دیکھئے فتاویٰ قاضیخان -

صورت دوم - جبکہ زوج کا تابا بالکل ضعیف و ناتوان ہو اور اوس سے
 قیام و حفاظت اپنے باپ کی فرض ہو عام اس سے کہ وہ باپ کا فرما یا میں دیکھئے فتاویٰ قاضیخان
 مسئلہ ۶۴۔ زوج اپنی زوجہ کو حسب ذیل چار سببوں سے ماریا سکتا ہے -

سبب اول - جبکہ زوج نے صحبت کے لئے بلوایا ہو اور انکار کر دیا -

سبب دوم - جبکہ زوج نے نفرت کے لئے حکم کیا ہو اور نفرت نہ کرے -

سبب سوم - جبکہ زوج نے ناز و غفلت جنابت کی لکیر کی ہو اور اس کی تکرار کرے -

سبب چہارم - جبکہ زوج نے باہر جانے سے ممانعت کی ہو اور باہر جانے سے روک دیکھئے

فتاویٰ قاضی خان -

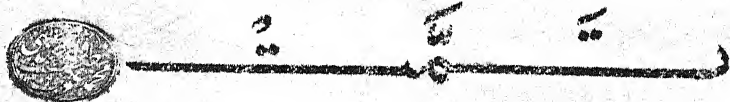
مسئلہ ۶۵۔ سراسر سرے اپنے بیٹی کے ملاقات کو مکان زوج میں ہر جمعہ کو آسکتے ہیں ان قیام کی مخالفت ہے۔ دیکھئے فتاویٰ الی لیت۔

مسئلہ ۶۶۔ ہر ذی رحم محرم عورت کا مکان میں شوہر کے ہر سال جاسکتا ہے۔ دیکھئے محیط۔

مسئلہ ۶۷۔ عورت ابوین و محارم کی زیارت کے لئے ہر جمعہ میں وہ ہر ذی رحم کی ملاقات کو ایک سال میں جاسکتی ہے۔ دیکھئے یا یسویں فصل محیط کی

تصیح قاضی علی سفدی کا قول ہے کہ عورت ملاقات ابوین کے لئے نہیں جاسکتی لیکن ابوین زوجہ کے نسل میں روبرو زوج کے ہر جمعہ دو جمعہ کو آسکتے ہیں

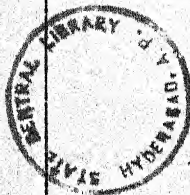
نواد فضل بن غانم میں مروی ہے ابو یوسف صاحب سے جب ابوین زوجہ کے مکان زوج میں آسکتے ہوں تو زوجہ کو اختیار ملاقات محارم کے لئے جانے کا نہیں اور اگر نہ آسکتے ہوں تو جائز ہے کہ اذن سے شوہر کے اون کی ملاقات کو ہر جمعہ میں جاسکے



صحت نامہ غلط ہدایۃ القضا

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|------|-----|-------------------|-------------------|------|-----|---------------|------------|
| ۲ | ۱۶ | اعتلا کے | اعتلا سے | ۸ | ۱۰ | رد المختار | در المختار |
| ۳ | ۷ | مہر | مہر سے | ۹ | ۱ | استرخا | استرخا کا |
| ۴ | ۱۷ | معتز کہ | معتز کہ کے | ۱۰ | ۸ | دیکھئے دیکھئے | دیکھئے |
| ۶ | ۹ | اپنے بیٹے کے بیٹے | اپنے بیٹے کے بیٹے | ۱۱ | ۱۲ | صحت | صحت |
| ۷ | ۲۰ | کرا دے | کرا دینے | ۱۱ | ۲۰ | جومات | محرمات |
| ۷ | ۱۶ | دوسرے | دوسرے | ۱۲ | ۵ | کب | ایک |
| ۷ | ۱۹ | دبے | دبے | ۱۳ | ۲۰ | کے | کے |
| ۷ | ۲۲ | بناہر | بناہر | ۱۵ | ۲ | داون | دارون |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|------|-----|----------|----------|---|-----|----------|----------|
| ۱۵ | ۹ | سفر | صفر | ۳۶ | ۴ | عنین | عنین |
| ۱۳ | ۱۳ | پڑا | پڑا | ۲۱ | ۲۱ | لی | کی |
| ۲۲ | ۲۲ | گواہ | گواہی | ۳۹ | ۱ | طرف | طرف سے |
| ۲۳ | ۲۳ | مدت | مدت | ۲ | ۲ | معصیت ہو | معصیت ہو |
| ۲۴ | ۲۴ | روز | اور | ۴۰ | ۳ | زیادت | زیادت |
| ۱۶ | ۱۵ | روک رکھی | روک رکھے | <p style="text-align: center;">منت</p> <p style="text-align: center;">اشعار</p> <p>اس کتاب ہدایت القضاۃ مصنف جناب مولوی محمد احمد علی الدین صاحب کے حقوق تالیف و تصنیف اس مطبع کو رہے کر دے گئے ہیں کوئی صاحب بغرض فائدہ اس کو چھاپ اور نہ چھپوائیں جب قدر جلدین مطلوب ہیں محمد محمود بخش صاحب تاجرت کے دوکان واقع جاکر کان ملکہ حیدرآباد سے یا مشہر کے پاس سے طلب فرمائیں۔</p> <p>قیمت فی جلد ۸۰</p> <p style="text-align: center;">المشتر</p> <p>محمد حبیب الرحمن ابن محمد خلیل الرحمن صاحب مالک ہسٹم مطبع محبوب شاہی واقع افضل گنج</p> | | | |
| ۱۷ | ۱۶ | زنا | زنا | ۲۲ | ۲۲ | العدت | العدت |
| ۱۷ | ۱۷ | عورت | عورت | ۳ | ۳ | عورات | عورات |
| ۲۱ | ۲۰ | سو | سو | ۲۱ | ۲۱ | سو | سو |
| ۲۲ | ۲۱ | لازم | لازم | ۲۲ | ۲۲ | لازم | لازم |
| ۲۳ | ۲۲ | لازم | لازم | ۲۳ | ۲۳ | لازم | لازم |
| ۲۵ | ۲۴ | حفا | حفا | ۲۵ | ۲۵ | حفا | حفا |
| ۲۸ | ۲۷ | مغلطہ | مغلطہ | ۲۸ | ۲۸ | مغلطہ | مغلطہ |
| ۲۹ | ۲۸ | ہونی | ہونی | ۲۹ | ۲۹ | ہونی | ہونی |
| ۳۰ | ۲۹ | داخل | داخل | ۳۰ | ۳۰ | داخل | داخل |
| ۳۲ | ۳۱ | مفرت | مفرت | ۳۲ | ۳۲ | مفرت | مفرت |
| ۳۳ | ۳۲ | یہاں تک | یہاں تک | ۳۳ | ۳۳ | یہاں تک | یہاں تک |
| ۳۵ | ۳۴ | زود بادل | زود بادل | ۳۵ | ۳۵ | زود بادل | زود بادل |
| ۴۹ | ۴۸ | عنین | عنین | ۴۹ | ۴۹ | عنین | عنین |

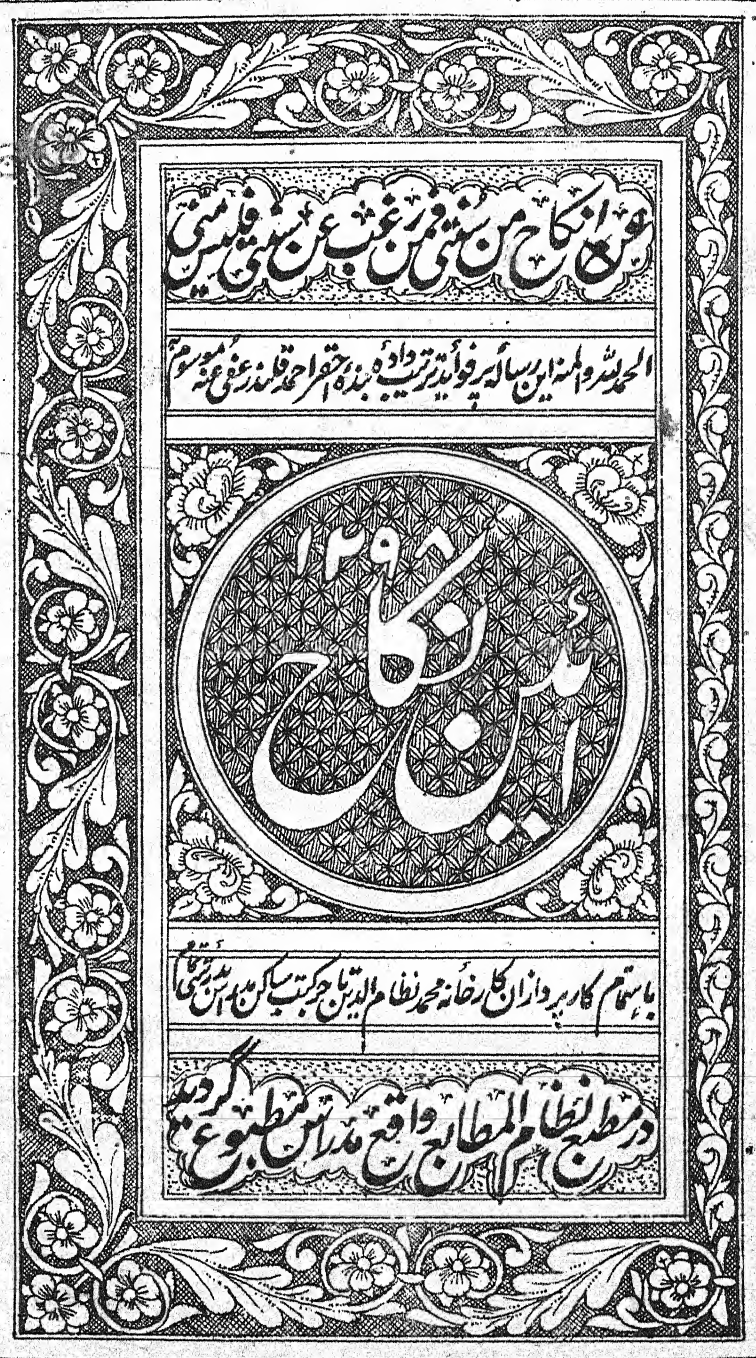


کتاب اینجانب لکھت اگر کسی کو لکھنا چاہے وہ اس سے

۳۷۶۱۸

دراصل

CHECKED



سینکھ

الحمد للہ واللہ این سالہ فواید تربیہ بندہ حقیر احمد قاسم عفی عنہ

سینکھ

بایں تمام کار پر واران کارخانہ محمد نظام الدین جکبٹ این میں سن

در مطبع نظام المطابع واقع مدراس مطبوعہ

صحیح

عین کی

طرف سے

محبت سے

زیارت

س

صنف جناب

پ کے حقوق

بہ کر سگے

اس کو چھاپ

مطلوب ہوں

ب کے درکار

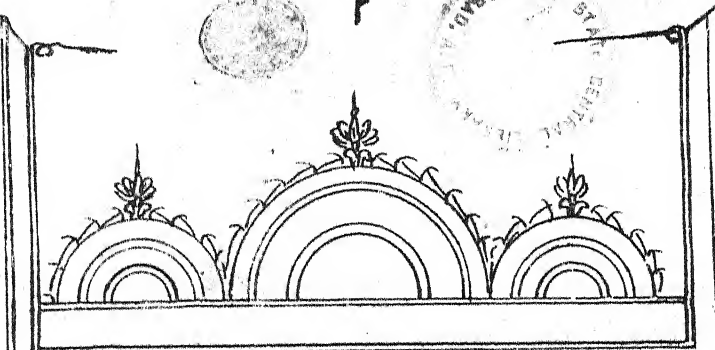
سے یا شدہ



فیصل الرحمن

فیصل گنج

ST. JOHN'S
CENTRAL LIBRARY
HYDERABAD

| | |
|---|-----------------------------------|
|  | |
| <p>بسم اللہ الرحمن الرحیم</p> | |
| <p>حمد کس سے خدا سے پاک کی ہو</p> | <p>کب ثنا کبریا سے پاک کی ہو</p> |
| <p>حرف کن کہتے ہی ظہور ہوا</p> | <p>عین ہر وہ ہزار عالم کا</p> |
| <p>إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ</p> | |
| <p>وصف دو سکا کہے زبان کسی</p> | <p>خود نبی نے کہا ہی لا اُحصى</p> |
| <p>لَا أُحْصِي ثَنَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ</p> | |
| <p>رہنمائی کو انبیا بھیجے</p> | <p>پیشوائی کو پیشوا بھیجے</p> |
| <p>کیسے کیسے بنی تھے پیدا</p> | <p>کیسے کیسے ولی تھے پیدا</p> |
| <p>باب احکام سب پہ باز کیا</p> | <p>خیر اور شر میں امتیاز دیا</p> |
| <p>جادو مستقیم دکھلائی</p> | <p>جس سے صورت نجات کی پائی</p> |
| <p>تھا یہ منظور اس ہدایت سے</p> | <p>تاکہ دنیا بچے ضلالت سے</p> |
| <p>مناجات درگاہ خدا تعالیٰ میں</p> | |
| <p>مدعا ہی کہ اے خدا سے کریم</p> | <p>التجانی کہ اے کریم و رحیم</p> |

نیک
حکم
ہی
در
ہی
ہی
کہ
جو
قاضی
دیکھ
وینا
لیا
متفق
ایک
وقت
اسی

| | |
|---|---|
| راہ اپنی ہمیں عنایت کر | نیک توفیق دے ہدایت کر |
| آئین پانچوان شرع کے موافق نکاح کا ہونا | |
| <p>اصل جو بات ہے بتاتا ہوں جن کو شک ہو ضرور تردید کین سہل تر عقد کی اجازت ہے اور قنیہ میں بھی ہے ذکر اسکا ہی مفصل رقم ہدایہ میں ہی فتاویٰ سرالحمیہ میں بھی مسئلہ او سمین بھی ہی صاف لکھا کہتی ہی شرح اربعین پیہم ہی کتاب النکاح میں تحریر</p> | <p>حکم اب شرع کا سناتا ہوں ہی برابر لکھا کتابوں میں درختار کی عبارت ہے ہی قدوری کی شرح سے پیدا ہی شرح لکھا وقایہ میں کہہ رہی ہے صلوة مسعودی جو ہی کنز و قیاق علی قاضی خان کی فتاویٰ میں ہی رقم دیکھ لیجے فتاویٰ عالمگیر</p> |
| وَيَتَعَقَّدُ بِالنِّكَاحِ مِنْ أَحَدِهِمَا وَقَبُولٍ مِنَ الْآخِرِ وَضَعًا | |
| لِلْآخِرِ لَا تَلَاخِظِي لَا تَلَاخِظِي صَلِّ عَلَى التَّحْقِيقِ كَثْرَ وَجْهٍ نَفْسِي أَوْ يَتِي | |
| أَوْ مَوْلَاكِ مِنْكَ وَيَقُولُ الْآخِرُ تَزَوَّجْتُ | |
| واقعی ہے نکاح اسکا نام | متفق اسپہ بن فقیہ تمام |
| دوسرا بھی کرے قبول شتاب | ایک تو دونوں میں کرے ایجاب |
| وَشَرْطُ حُضُورِ شَاهِدَيْنِ حُرَّيْنِ أَوْ حُرٍّ وَحُرَّتَيْنِ مُكَلَّفَتَيْنِ سَامِعَتَيْنِ مَعَاقِلَهُمَا عَلَى الْإِصْحَاقِ | |
| جس سے آئے نکاح میں نہ فتور | اسمیں پیہم بھی ہی ایک شرط ضرور |

| |
|---------------|
| |
| |
| |
| سے پاک کی ہو |
| ارسلہ کا |
| فیہ کی |
| ما ہی لا اخصی |
| فیہ کی |
| پیشوا سیجی |
| لی کے پیدا |
| ن امتیاز دیا |
| نجات کی پائی |
| ضالالت سے |
| کریم و رحیم |

| | |
|---|--|
| <p>شاہدی میں پسند خاطر ہوں پر ہوں آزاد اور نیکو کام انکو ایجاب کی سماعت ہو</p> | <p>معتبر دو گواہ حاضر ہوں یہ بھی تاکید ہے کہ ہوں نہ غلام مرد ہو اک تو عورتیں ہوں دو</p> |
| <p>بیان خوبی قلت مہر</p> | |
| <p>اسکے باب النکاح میں ہی لکھا یہ بھی بیشک حدیث میں آیا یعنی فرماتے ہیں رسول انام</p> | <p>ہی جو مشکوٰۃ دل حدیثوں کا حضرت عائشہ نے فرمایا اسمیں مطلق نہیں ہی جابی کلام</p> |
| <p>أَخْرَجَ الْإِسْنَانُ فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ</p> | |
| <p>أَعْظَمُ النِّكَاحِ بَرَكَهَ إِسْبَاهُ مَوْنَةٍ</p> | |
| <p>اوس سے ہوتی ہی خوب بین و فلاح جلد قیدی ہوا نخست کا اسکو غنیمت کہنے یہ نہیں شادی</p> | <p>ہی وہ افضل جو سہل تر ہو نکاح جو کوئی اس سے آگے برہ کے چلا خود ہوا مبتلا سے بربادی</p> |
| <p>بیان مقدار مہر</p> | |
| <p>اسمیں ہی ایک امر مہر ضرور حال اصلی عیان میں کرتا ہوں</p> | <p>ہی جو عقد نکاح کا مذکور اسکو بھی اب بیان میں کرتا ہوں</p> |
| <p>أَقْلَهُ عَشْرَةَ رَاهِمًا</p> | |
| <p>اوسکو برکت نہ ہو کسی عنوان خاص وارثہ ہی یوں حدیث شریف مہر میں ہیں درست دس اور ہم</p> | <p>بند بگیا جس کے ذمہ مہر گران کی ہے کس درجہ مہر کی تخفیف اوسکا مطلب یہ ہے کہ کم سے کم</p> |

جب ہو
بلکہ تحقیق
اخراج
عقد کے
دوسرے
پر تکلف
بھی صحیح
اسکے
میں صفہ
صاف
اخراج
اوس
بلکہ یہ
یہ طرا
پر رس

جب ہوئی ہم حساب کے درپے
ہوے پین دس درم کے تین روپی
بلکہ تحقیق جب حساب سے کی
پائے جاتی تھی کچھ کم و بیشی

بیان طعام ولیمہ

أَخْرَجَ الْجَارِيُّ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى

بَعْضُ نِسَائِهِ بِمُدَيْنَ شَعِيرًا

ترجمہ

عقد کے بعد کالکھون احوال
دوسرے دن ولیمہ ہوتا ہے
پر تکلف کا اوسین حکم نہیں
بھی صحیح بخاری میں یہ لکھا
اسکے حضرت انس بھی ہیں راوی
میں صفیہ جو آپ کی بی بی
صاف مشکوٰۃ سے ہویدا ہے
اسین ایسین برا خجبال
خاص اشخاص کا وہ کھانا ہے
جو میسر ہو اوسکو کر لین یقین
اور مسلم میں بھی ہی صاف آیا
کہ حدیث رسول ہے حاوی
ہی او نہوں نے بھی یوں روایت کی
یعنی دو مد لیک و لیما ہے

أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوَّلَ مَا رَسُوهُ اللَّهُ عَلَى إِحْدَى

نِسَائِهِ مَا أَوَّلَهُ عَلَى زَيْنَبٍ أَوَّلَ مَا بَشَاءَ

اوسکا کرنا ضرور بیشک ہی
بلکہ یہ کام ہے نبیؐ نے کیا
یہ طریقہ ہے خیر کام سنون
پر رسول خداؐ نے ایک کو بھی
یہ تو دوسیر ستونگ ہے
بعض ازواج کے ولیمہ کا
قرض لیکر کرے نہ حال زبون
نہیں اسراف کی اجازت دی

میں پسند خاطر ہوں
آزاد اور نیکو کام
ب کی سماعت ہو

یہ النکاح میں ہی لکھا
شیک حدیث میں آیا
تے ہیں رسول انام
قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ
مَوْنَةً

نبیؐ ہی خوب بین و فلاح
ی ہوا نخواست کا
سم کہنے یہ نہیں شادی

ن ایک امر ضرور
عیان میں کرتا ہوں

لیت نہ کسی عنوان
نبیؐ ہی یوں حدیث شریف
درست دس در ہم

قَلَمًا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًّا زَوْجَنَا كَعَا

| | |
|---|---|
| جب فلما قضا ہوئی نازل ہوئی یعنی حق نے کیا سمجھ کی صلاح اس خوشی کے سبب سے حضرت نے ایک بکرے کا گوشت پکوا یا اس ولیمہ کو لوگ کر کے غور بیاہ کہتے ہیں جسکو دانشمند نہ تو جوڑوں کی اسمین حاجت ہی سا پنچتی اور منگنی عبات پہنڈا یہ بری سے بری بلا شک ہی علما اس سے دور رہتے ہیں اسمین اسراف کا نہیں کچھ کام دہوم کرنے کی احتیاج نہیں چن یہ سب و اہیات نا جائز شرح زاید بر ما دیا نا حق جس سے جائز ناز کا پڑ ہنا | حق نبی کو بہت خوشی حاصل بی بی زینب سے مصطفیٰ کا نکاح دیکے دام اور مول منگو ا کے جتنے حاضر تھے سب کو کھلوا یا شرم سے صرف چہرہ دین فی الفور وہ کچھ اسراف پر نہیں ہے بند نہ تو بھاجی کی کچھ ضرورت ہی رت جگا جلوہ سب یہ ہی بیجا اس سے تو جان بری بلا شک ہی سب اسے کار خیر کہتے ہیں ایک بدعت ہی دوسری الزام منہر زریہ ازدواج نہیں کبھی کس نے اسے کیا جائز حاشیہ یہ چیز یا دیا نا حق اوسی ملبوس سے ہی عقد روا |
|---|---|

بیان حضرت بی بی فاطمہ کی نکاح کا

| | |
|--|--|
| بی تکلف ہوای عروس سخن اب میں وہ ماجرا سناتا ہوں | کہ خوشی ہی شریک رنج و محن جس سے تصویر غم دکھاتا ہوں |
|--|--|

حضرت

نام اس

فاطمہ

ہو گیا

اور

سولہ

دو کھڑ

ایک

جب

ای

بس

میری

جائے

اس

کیسی

کیسی

کیسی

کیسا

اگھا

ہت خوشی حاصل
ہے مصطفیٰ کا نکاح
رسول منگوا کے
تھے سب کو کھلوا یا
نت چہور دین فی الفور
ہ پرہیز ہے بند
ن کچھ ضرورت ہی
ہ سب یہم ہی بیجا
ن بری بلا شک ہی
کار خیر کہتے ہیں
ہی دوسری الزام
ازدواج نہیں
سے کیا جائز
چرنا دیا ناحق
سے ہی عقد روا

نکاح کا

بریک رنج دامن
سم دکھاتا ہوں

حضرت شاہ جہنہ نوشتہ
نام اسی راہ کا ہی شرع شریف
فاطمہ کے جو ساتھ عقد بند ہا
ہو گیا عقد منعقد جس دم
اور سنے یہ حال درد آمیز
سولہ بیوند کی تھی اک ہیا در
دو کھڑا دین تھیں ایک چکی تھی
ایک تکیہ تھا تکیہ بالین
جب ہوئی بعد عقد کے رخصت
ای خدا سے کریم ای غفار
بس سیکھا ہوا سطح سے نکاح
میری امت پر رسم فرمانا

تب ہوی سہل تر نکاح کی راہ
کی خدا و رسول نے توصیف
بی بی صاحب کا جہر یون تھرا
جہر میں باندھے چار سو درہم
یہ دیا ان کو مصطفیٰ نے جہیز
بلکہ اوسین بھی چھید تھے اکثر
اور سواک ایک لکڑی کی
ایک سادہ تھا کانسہ چوبین
ملتی تھی حق سے یوں ہو حضرت
ای غفور الرحیم ای ستار
بخشنا او سکود و جہانین فلاح
سب کو اس راہ راست پر لانا

قول مصنف

جائے گریہ بی صاحبویان پر
اس طرح کا جہیز او سکودے
کیسی دولہن کہ جب کا باپ رسول
کیسی دولہن کہ فضل نسوان
کیسی دولہن کہ شان میں جسکے
کیسا دولہ کہ وصف میں او کے

جو رسول خدا کی ہو دستہ
ناخن غصے کیوں جگر نہ پھیلے
کیسا دولہ کہ خلق کا مقبول
کیسا دولہ کہ مقبل نیران
کہا حضرت نے صفہ منی
سورہ بل اتے خدا بھیجے

کوئی دولہ ہی ایسا یا دولہن
 اوسکا دنیا میں کون ہم سے
 یہم مراتب یہ جاہ ایک طرف
 تھا میر نہ کون اسباب
 جو طلب کرتے تھے سے لے لیتے
 اب تمہیں چاہئے بیان انصاف
 اوسکو تو یہ ملے چیز قلیل
 بیاہ میں ایسا یا صرف کرو
 تم جو کرتے ہو بیاہ میں سامان
 کیا نہ حضرت کو استطاعت تھی
 فاطمہ تو تھی چشم دل کے ضیا
 ہر طرح اس سے چاہئے پرہیز

جسکو کہتے ہیں لوگ فخر من
 فخر ازواج انبیا پر ہے
 ہی خواتین دو جہان پر شرف
 کون سی رکھتے تھے نہ طاقت و تاب
 دو جہان کو جہیز من دیتے
 صاحبو جسکا حق کرے اوصاف
 ہی غضب اوسپر خود کو دو تفصیل
 شرم آتی نہیں ذرا تم کو
 تھانہ زہار پہلے اسکا نشان
 کیا نہ دولت کی دست قدرت تھی
 جسکو جو چاہا دم میں بخش دیا
 ایسی اسراف سے روا ہی گریز

بیان ہارون رشید کا

یان پر اک اور معتبر ہی خبر
 جبکہ ہارون رشید عالی جاہ
 وقت جسم نکاح کا آیا
 عقد جو حضرت علی کا ہوا
 غرض فی الفور کی و زیروں نے
 علما نے لکھا حدیثوں سے

چاہئے منصفی کی تم کو نظر
 لگا بیٹی کا اپنے کرتے بیاہ
 تب و زیروں سے اوسنے فرمایا
 کس قدر مہر فاطمہ کا بند ہوا
 اس طرح کہد یا مشیروں نے
 چار سو درہم اونکے ہر کے تھے

سکے ہارون
 یہ تو اظہار خاص
 میری بیٹی کے
 صاحبو ایر
 اس طرح سے اور
 عاقلوں کو یہہ

وَقَالَ رَسُولُ

اور فرمایا رسوا

دَارَكَ وَمَا

گھر اسکا آخرت میں اور

فَانْ تَحْبِيْرَ

پس اگر دوست رکھ

كُنُوْنِي وَجَا

خزانہ اور جا

مِثْلَ قَارُو

مانند قارو

وَعَابِدَةٌ

کی اور عبادت کرنیوا

| | |
|------------------------------|-----------------------------|
| سکے مارون کمال شرمایا | پھر یہ اپنی زبان پر لایا |
| یہ تو اظہار خاص و عام میں ہی | فرق آقا میں اور غلام میں ہی |
| میری بیٹی کے دس درم ہوں مہر | اپنے آقا کی ہم ساری ہی قہر |
| صاحبزاد سلطنت آرا | فخر جمشید غیرت دارا |
| اسطرح سے ادب کا ہو پابند | اور کرو تم فضول خرچ پسند |
| عاطلون کو یہ پسند کافی ہے | عاطلون کے لئے متافی ہے |

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا

اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا گھر اسکا ہی کہ نہیں ہے

دَارَ لَهُ وَمَالٌ مِّنْ كَمَالٍ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَن لَّا عَقْلَ لَهُ

گھر اسکا آخرت میں اور مال و کما ہی کہ نہیں ہی مال اسکو آخرت میں اور اسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہیں ہی عقل اسکو

فَإِنْ حُبَّيْنِ الدُّنْيَا وَتَكُنْ مُبَسَّرَةً لِّكَ وَتَكُونِ ذَاتَ

پس اگر دوست رکھے تو دنیا کو اور میسر ہو وہ تجھ کو اور ہو تو صاحب

كُونِي وَجَاهٍ وَحَشْمَةٍ وَتَبْلُغِي بِأَقْصَى مَرَاتِبِهَا تَكُونِي

خزانہ اور جاہ اور حشمت کی اور ہو چکے تو نہایت مراتب دنیا کو تو البتہ ہوگی تو

مِثْلَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَشَدَادٍ وَإِذَا كُنْتَ مُوَحَّدَةً

مانند قارون اور فرعون اور شداد کے اور جبکہ ہوئی تو ایک جاننے والی خدا

وَعَابِدَةً وَزَاهِدَةً وَمُطِيعَةً وَمَرْضِيَةً وَقَانِعَةً

کی اور عبادت کرنی والی اور میر غیبی کرنی والی دنیا میں اور طاعت کرنی والی اور راضی ہوئی والی اور قناعت کرنی والی اور راضی

دن لوگ فخر میں
راج انبیا پر ہے
دو جہان پر شرف
کہتے تھے نہ طاقت و تاب

جہیز میں دیتے
حق کرے اوصاف
اوسپر خود کو در تفصیل
قی نہیں ذرا تم کو
پہلے اسکا نشان
ہی دست قدرت تھی
دوم میں بخش دیا
ت سے روا ہی گریز

غنی کی تم کو نظر
پنے کرتے بیاہ
ن سے اوسنے فرمایا
فاطمہ کا بندہ
امشیرون نے
اوتکے چہر کے تھے

وَصَابِرَةً وَشَاكِرَةً وَعَفِيفَةً وَمُتَّقِيَةً لَكُنْتُ مِنْ خَدَمَةِ

اور صبر کرنے والی اور شکر کرنے والی اور پاکدامن اور پرہیزگار۔ تو اہل بیت ہوگی تو لونڈیوں

سَيِّدِ الْعَالَمِينَ وَمَقْبُولَاتِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأَخْتَارِي

سر دار عالموں کی سی ف اور ہوگی مقبولوں رب العالمین سے۔ پس اختیار کرو

أَيُّمَا أُولَى وَأَفْضَلُ هَذَاكَ اللَّهُ ثُمَّ عَلَيَّ أَنْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ

ان دونوں میں سے اعلیٰ اور افضل کو ف ہدایت کرے جگو اللہ ہر جان تو تحقیق اللہ اور اس کے رسول

عَلَيْكَ حَقٌّ وَطَاعَةٌ وَتَبَعْدُهُمَا لِرِزْوَانِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

تجہ پر حق ہے اور تابعداری کرنی اور بعد اُنکے خاوند کا تجہ پر حق ہے

وَطَاعَةٌ فَأَطِيعِي اللَّهَ وَقَدْ سَوَّلَهُ فِي كُلِّ حَالٍ وَأَطِيعِي زَوْجَكَ

اور تابعداری کرنی پس اطاعت کر اللہ اور رسول کی ہر حال میں اور اطاعت کر خاوند اپنے کو

مِنْ كُلِّ وَجْهِ وَفِي كُلِّ حِينٍ وَأَوَّاكِ مَا لَمْ يَأْمُرْكَ بِالْإِثْمِ

ہر وجہ سے ہر وقت میں اور ہر ساعت میں جب تک کہ نہ حکم کرے تجہ کو

وَالْعُضَيَّانِ يُؤْتِيكَ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا قَالَ رَسُولُ

ساتھ بدی کے اور گناہ کے دیگا تجہ کو اللہ اجر اچھا۔ فرمایا رسول

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ أَمْرًا حَدًّا أَنْ يَسْجُدَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں حکم کرتا کسی کو سجدہ کرنے کا

لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِرِزْوَانِهَا وَإِذَا قَالَ صَلَّى

واسطے کسی کے تو اہل علم کتابین عورتوں کو سجدہ کرینا واسطے خاوند اپنے کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَرَوْجَهَا عَلَيْهَا سَاحِطٌ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب رات گزارے عورت اور خاوند اس کا اسپر غصہ ہو تو

لَعَنَهَا الْمَلَكُ

لعنت کرتے ہیں اوس کو

وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِي

وسلم کے کہ نہیں حلال

لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصْنَعَ

ای عورت کو نفل روزہ کہ

الْعَشِيرَةَ لَعَنَ

خاندن کی رفا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم

فَإِنِّي أُوْتِيكَ

پس تحقیق دیکھ لیا گیا ہے

تُكْثِرُنَ الدَّ

بہت کرتے ہو تو

مِنَ الشَّيْطَانِ

شیطان را نہ سے

رَسُولُ اللَّهِ

رسول خدا ص

عَلَى الْمَاءِ

اوپر پانی کے

بہت سے خط
صلی اللہ علیہ وسلم
میکہ
ن
سودہ ہوتی
سری ندر
نشیون
علیہ السلام

کنت من خدامه
لہت ہوگی تو لو متدیون

لین فاخساری
ہے۔ پس اختیار کرو

علی ان لله ورسوله
تو تحقیق اللہ اور اس کے رسول کا

لک علیک حق
تجہ پر حق ہے

والطیعی زوجک
اور اطاعت کرو تمہارا خدا و خدا کا

یا مرنک بالاثم
یا مانگ کہ نہ حکم کرے ہر کو

قال رسول
فرمایا رسول

ان ان یسجد
کہ کو سجدہ کرنے کا

یضا قال صلی
در یہ بھی فرمایا رسول خدا

علیہا ساخط
کا اس پر غصہ ہو تو

لعنتم المملکۃ حتی تضح
لعنت کرتے ہیں اوس عورت کو فرشتے صبح تک اور یہ بھی فرمایا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم لا یحل للزنا ان تاذن فی بیتہ الا باذنیہ ولا یحل
وسلم نہ کہ نہیں حلال ہی عورت کو بیکہ کہ اذن دیکھ کر کو ایسا کا خداوند کے گھر میں مگر ساتھ اذن خداوند کے اور نہیں

للزنا ان تصوم و تزوجھا شاہدا الا باذنیہ ولا تکفری
ہی عورت کو نفل روزہ نہ کہنا اوس حال میں کہ خداوند اس کا معبود ہو مگر اوس کے اذن سے اور نہ ناشکری کر

العشیرۃ عن ابی سعید الخدری قال مر رسول اللہ صلی
خاندن کی روایت ہی ابی سعید رحمہ خدری سے کہ کہا گذرے رسول اللہ صلی اللہ

اللہ علیہ وسلم علی النساء فقال یا معشر النساء تصدقن
علیہ وسلم عورتوں پر پس فرمایا ای گروہ عورتوں کی صدقہ دو تم

فانی اونیکن اکثر اهل النار فقلن وبم یارسول اللہ قال
پس تحقیق وہ بلا یا گیا یوں میں کہ تم اکثر اہل دوزخ سے ہو پس کہا ان عورتوں نے اور کس واسطے یہ آیا رسول اللہ

تکثرن اللعن وتکفرن العشیرۃ واستعیدن باللہ
بہت کرتے ہو تم لعنت اور ناشکری کرتے ہو خداوند کی اور پناہ مانگتی رہو تو ساتھ اللہ کے

من الشیطان الرجیم انہ عدو ومضل مبین قال
شیطان راندے گئے سے کیونکہ تحقیق وہ دشمن گمراہ کرنے والا ظاہر ہے۔ فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابلیس یضع عرشہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بچانا ہی سخت اپنا

علی الماء ثم یبعث سرا یاءہ یفتنون الناس فاذا ناهم
اوپر مانی کے پھر بھیجتا ہی لشکر اپنے کو تو کہ فتنہ میں دالین آدمیوں کو پس قریب تر نہیں

مِنْهُ مَنَزَلَةٌ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَتَنَةً يَحْيَىٰ أَحَدُهُمْ يَقُولُ فَعَلْتُ

طرف اے مرتبہ میں وہ ہی جو برا فتنہ انگیز ہوتا ہی آتا ہی ایک ان میں کا پس کہتا ہی کیا میں نے

كَذَّابًا وَيَقُولُ مَا صَنَعْتُ شَيْئًا ثُمَّ يَحْيَىٰ أَحَدُهُمْ يَقُولُ

ایسا اور ویسا پس کہتا ہی ایسے کچھ نہیں کیا تو نے پھر آتا ہی ایک ان میں سے پس کہتا ہے

مَا تَرَكْتُهُ حَقًّا فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَمْرَائِهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ

نہیں چھوڑا میں نے اسکو بیان تک جدا فی دلوادی میں نے درمیان اس کے اور درمیان عورت اس کے پس دیک کر

وَيَقُولُ نَعَمْ أَنْتَ فَيَلْزِمُهُ ۚ وَآيُضًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اور کہتا ہی کیا اچھا ہی تو پس لگے سے لگا تا ہی اسکو اور یہ بھی فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان جاری ہوتا ہی انسان میں

جَرَى الدَّمُ فَلَا تَغْفُلِي عَنْ مَكْرِهِ وَاسْتَعِينِي بِاللَّهِ عَلَيْهِ

جگہ جاری ہونے خوف کہ فلا پس غافل نہ مکر اس کے سے اور مدد مانگ ساتھ اللہ کے اوسپر

وَآيُضًا لَكَ عَلَى زَوْجِكَ حَقٌّ وَفَقَّهُ اللَّهُ بِهِ ۚ قَالَ رَسُولُ

اور یہ بھی پڑا تیرے غاوند پر بھی حق ہی توفیق دی اللہ تعالیٰ اوسکو تیری اور کی فرمایا

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يَحْسِنَ وَطَعَامَهَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ہے مرد پر یہ کہ اچھی طرح کھلاوی

وَكَسَوَتِهَا وَآيُضًا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ

اور بہتر آدمی کو اور یہ بھی فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں ہے

خَيْرُكُمْ لَاهِلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لَاهِلِهِ ۚ وَآيُضًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

کہ بہتر تم واسطے اہل ہی کے اور میں بہتر تم میں واسطے اہل ہی کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللَّهُ

صلی اللہ علیہ

قَالَ صَلَّى

فرمایا رسول خدا

أَحْسَنُهُ

وہ ہی کہ بہت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم

وَأَهْلُ

اور اہل خانہ

الرَّجُلِ

۱

سَلَّوْا

سلم لے

إِنَّ آتَى

تحقیق بہت

كَسْرَتَهُ

توڑ لگا تو

خَيْرٌ

فہ

ف
یعنی تراش دینا
یعنی تراش دینا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا كَخَيْرِكُمْ لِنِسَائِهِمْ وَإِيضًا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ ہی کہ بہتر ہو واسطے عورتوں انہی کے اور یہ بھی

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت کامل مومنوں میں ازور سے ایمان کے

أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَالْأَطْفَحُ بِأَهْلِهِ وَإِيضًا قَالَ صَلَّى اللَّهُ
وہ ہی کہ بہت اچھا ہو خلق میں اور بہت ہرمان ہوا ال بھی پر اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ
علیہ وسلم نے جب کسی کو تم میں سے مال پس چاہئے کہ شروع کرے خیر کرنا سارے

وَأَهْلَ بَيْتِهِ وَإِيضًا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَقَةٌ
اور اہل خانہ اپنے کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اخراج کرنا رکھنا

الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ وَإِيضًا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
اور ہر انجیل کے صدقہ ہے فل اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سَلَامًا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّ مِنْ خُلُقِنَ مِنْ صَلَاحٍ وَ
سلم کے اور نصیحت قبول کرو تم پر عورتوں کے کے پس تحقیق وہ بیداری کی بی بی سے اور

إِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الصِّلَامِ أَغْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهُ
تحقیق بہت تیزی چیز بلیوں میں اور برکی بلی ہی پس اگر چاہے سید کرنا او کو

كَسْرَتُهُ وَإِنْ تَرَكَتُهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ
توڑ دیا تو اس کو اور اگر چھوڑے تو اس کو رہے گی بہت تیزی ہی نصیحت قبول کرو واسطے عورتوں کی

خَيْرُهُ وَأَعْلَى أَنْ يَخْدُمَكَ عَلَيْكَ حَقٌّ فَرَأَيْتَهُ وَأَحْسَنُ
فہ اور جان تو کہ تحقیق واسطے خادمہ تیرے کے تیرے حق ہی پس رعایت کرنا اس کی اور

لَفَعَلْتُ

لہتا ہی کیا میں نے

هُمْ فَيَقُولُ

سے پس کہتا ہے

بِنَهْ مِنْهُ

سکے کہ بڑ دیک کرنا ہے

سُورَةُ

ل خدا

إِنْسَانٍ

سان میں

عَلَيْهِ

کے اوپر

قَالَ رَسُولُ

چو اور کہی فرمایا

فَطَعَامُهَا

فطعمہ

رَكْمٌ

رقم میں وہ

رَسُولُ اللَّهِ

ول خدا

نہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ عورتوں کی رعایت کرنا اس کی اور

الْبَيْعُ اِنْ اَللّٰهُ لَا يُضَيِّعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
طرف آگئے تھیں اللہ نہیں ضائع کرتا اجر نیکوں کا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيكُمْ مَنْ
علیہ وسلم نے یہ بھائی تمہارے ہیں کیا انکو اللہ نے زیر دست تمہارا نہیں جو شخص

جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مَا يَأْكُلُ وَلْيَلْبَسْهُ
کہ کیا اللہ نے بھائی اوسکے کو زیر دست اوسکا پس چاہئے کہ کھلا دے اسکو اور جسے کہ کھادے اور پہنا دے

مَا يَلْبَسُ وَلَا يَكْلِفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَفَهُ مَا يَغْلِبُهُ
اوسکو اور جس چیز سے کہ پہنے آپ اور تکلیف دی اوسکو ایسے کام کی کہ عاجز کر دی اوسکو ہر گز تکلیف نہ اوسکو کام کی

فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ
ہیں یا چھو کہ مدد کرے اوسکی اور بہر

شروط نكاح

شرطین نكاح كے تین ہیں۔ ایجاب و قبول دو گواہ۔ ان شرطوں کے سوا نكاح ثابت
ہوتا نہیں۔ مرد ہو یا عورت پہلے جو قبولیت کا لفظ کہے اسکو ایجاب کہتے ہیں اور
اسکے جواب کو قبول مسئلہ ایجاب و قبول میں ایک کا کہنا دوسرا سننا شرط ہی
یعنی عورت کا کہنا مرد۔ اور مرد کا کہنا عورت سننا ضروری اگر ہیبت انہو کے وکیل
کا سننا بھی پس ہے وکیل موکل کی جاسے پر ہی۔ عورت کی خموشی بھی اسکی قبولیت
کی دلیل ہی۔ لاکن چاہئے کہ وکیل جو عورت کو سناتا ہی ہر دو گواہ سن لیں۔
مسئلہ شرط ہی کہ ہر دو گواہ عاقل و بالغ مسلمان اور آزاد رہیں مسئلہ
گواہ عادل یعنی پرہیزگار رہنا شرط ہی یا نہ اس میں اختلاف ہی امام اعظم کے

نكاح

مذہب میں
امام اعظم کے
گواہ پرہیزگار
ہی اس کے
سے زیادہ
دوسری
صورت بھی
اور بیٹی اور
وطی کنی ہو
اور بیٹے اور
کہ جھکا شو
اور مشرکہ۔
دیا ہو
نكاح کر دے
کا نہیں۔ اگر
ہی کہ بعد
نكاح کی خبر

مذہب میں فاسق کی گواہی سے بھی نکاح درست ہی امام شافعی کے بیان نہیں لاکن
 امام اعظم کے مذہب میں پرہیزگار کی گواہی افضل ہے۔ پس احتیاط اسی میں ہی کہ
 گواہ پرہیزگار رہیں مسئلہ اقل مہر یعنی کم درجہ مہر کا صنفی مذہب میں دس مہر
 ہی اس سے کم جائز نہیں۔ اس سے زیادہ جہان تک مرد کی طاقت ہو جائز ہے۔ طاقت
 سے زیادہ جائز نہیں مسئلہ تین صورت میں پورا مہر لازم آتا ہے۔ اول وطی۔
 دوسری خلوت صحیحہ۔ تیسری مرد یا عورت کی موت ان تین سے جب ایک
 صورت بھی واقع ہو پورا مہر لازم ہوتا ہے مسئلہ نکاح درست نہیں ما اور بہن
 اور بیٹی اور نوآسی اور پوتی اور بھتیجی اور بھتیجی اور خالہ اور ساس۔ اور جبکی مان
 وطی کنی ہو۔ اور باپ دادا کے نکاحی عورتیں اور ایسا ہی جہان تک اوپر جاوے
 اور بیٹے اور پوتے کے نکاحی عورتیں اور جہان تک نیچے آوین۔ اور غیر کی عورت
 کہ جسکا شوہر زندہ ہو اور طلاق نہ دیا ہو۔ یا طلاق دیا پر عدت کے آیام باقی ہوں
 اور مشرکہ۔ اور آتش پرست اور بت پرست۔ اور جس عورت کو کہ آپ تین طلاق
 دیا ہو۔ مسئلہ اگر باپ یا دادا اپنے نابالغ لڑکی یا لڑکے کو اگرچہ شیب ہوں
 نکاح کر دئے تو یہ نکاح ثابت ہو چکا۔ یعنی جب کو بالغ ہوں انکو اختیار فسخ نکاح
 کا نہیں۔ اگر باپ دادا کے سوا اور کوئی ولی نکاح کر دیا تو اس لڑکے اور دختر کو جائز
 رہی کہ بعد بالغ چاہیں تو نکاح فسخ کریں اگر پہلے سے نکاح کو جانتے ہوں۔ اگر ان کو
 نکاح کی خبر بلوغ کے بعد معلوم ہوا سو وقت بھی فسخ کرنا جائز ہے۔ از تحفۃ المؤمنین۔

خطبہ نکاح کا یہ ہے

بِسْمِ اللَّهِ صَلَّى
 سَلَامُ اللَّهِ

أَيُّدِيكُمْ مَنْ
 دست تمہارا ہیں حضور

وَلْيَكِلْهُ
 دوسرے سے کہنا اور سنا

مَا يَغْلِبُهُ
 جس کا تخلف دیکھو کلام

نکاح کا یہ ہے

ب کہتے ہیں او

جو سنا شرط ہے

ہاں نہو کے وکیل

ن بھی اسکی قبولیت

واہ سن لیں۔

درین مسئلہ

امام اعظم کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ مُحَمَّدٌ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ
 أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ
 مَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ - وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
 لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - أَنْ سَلَّمَ بِالْحَقِّ بِشِيرًا
 وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ - مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ
 رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِمْ فَإِنَّهُ لَا يُضِلُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
 وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا
 اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ
 رَقِيبًا - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ
 إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا
 قَوْلًا سَدِيدًا يُضِلُّكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَيُغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا وَنَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لَنَا
 مِنْ تَطِيعِهِ وَيُطِيعِ رَسُولَهُ - وَيَتَّبِعِ رِضْوَانَهُ وَيَحْتَسِبِ سَخَطَهُ
 فَإِنَّمَا نَحْنُ بِهِ وَلَهُ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
 وَالْإِلَهِ وَاصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَسَلِّمْ
 تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا

خطبہ نوحی کے بعد نویشہ سے مخاطب ہو کر استغفار پڑھو یا استغفر اللہ فی

عن کل ذ

کن ہون

ان لم تغفلنا

یزید بن ا

ان محمد

بندگی نہیں

اسکا کہ محمد

نوشہ کے لئے

قبول کر اور

شاہد پڑ

حکم کے موافق

سب کی را

کی وکالت

قبول کیا پڑ

اللهم آله

تعالیٰ

یوسف

اللهم آله

وعائشہ

بَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ
 اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
 لَهُ يَسْأَلُهُ بِالْحَقِّ بِشَيْءٍ
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَدْ
 نَهَى وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا
 مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
 شَيْئًا أَوْ نِسَاءً وَأَقْوًا
 اللَّهُ كَانَ عَلَيْكُمْ
 حَقُّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ
 أَنْتُمْ وَاللَّهُ وَقُولُوا
 تَوَكَّلُوا وَمَنْ يُطِيعِ
 أَمْرَ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَ لَنَا
 وَأَنَّهُ وَجِبَتْ سَخَطُهُ
 يَا مُحَمَّدُ النَّبِيُّ الْأَمِينُ
 لِي بَنِيهِ وَسَلَّمَ
 يَا وَيْلَةَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي

مِنْ كُلِّ دَسِّ وَخَطِيئَةٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ تَرْجَمَ تَوْبَتَهُ مِنْ تَامٍ
 گناہوں سے یا اللہ تو معاف کر کوئی گناہ کبھی نہیں کرو گنا۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا
 أَنْ لَمْ نَعْمَلْ بِمَا وَدَّعْنَا لَكَ مِنْ الْخَاسِرِينَ بعد اسکے کلمہ شہادت
 یزید بن اشہد کہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له واشہد
 ان محمدًا عبده ورسوله ترجمہ گواہ ہوں میں اس بات کا کہ کسی کی
 بندگی نہیں سوا اللہ کے کہ وہ ایک ہی اور شریک نہیں کوئی اور گواہ ہوں میں
 اس کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اسکے ہیں اور رسول اسکے۔ صیغہ نکاح
 نوشتہ کے ماتھے میں ہاتھ ملا کر وکیل یا نائب صیغہ عربی میں ایک بار ہندی میں دو بار
 قبول کر اوین قبلیت نکاحا وتزوجا بهذا المهر مبلغه بحضور
 شاہدین رضیت بہ وجماعا اور ہندی میں یہ کہے۔ اللہ جل شانہ کے
 حکم کے موافق اور پیغمبر خدا کے شریعت کے مطابق فلان صتا کے فرزند فلان کو فلان
 صبا کی لڑکی فلان کو ساتھ اس مہر کے روبرو دو گواہ فلان فلان کے فلان صبا
 کی وکالت کھضران جماعت کے روبرو اپنی نکاح باندیا جو را کر دیا قبول کئے تم
 قبول کیا میں سہ بار نوشتہ بغیر کہنا۔ وعا بعد ایکاب وقبول کے
 اللَّهُمَّ أَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلَفْتَ بَيْنَ آدَمَ وَحَوَّاءَ - اللَّهُمَّ أَلْفَ بَيْنَهُمَا
 كَمَا أَلَفْتَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَسَارَةَ - اللَّهُمَّ أَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلَفْتَ بَيْنَ
 يُونُسَ وَزَيْلَخَا - اللَّهُمَّ أَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلَفْتَ بَيْنَ مُوسَى وَصَفْوَا
 اللَّهُمَّ أَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلَفْتَ بَيْنَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ وَخَدِيجَةَ الْكُبْرَى
 وَعَائِشَةَ صِدِّيقَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا - اللَّهُمَّ أَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا

اَلَقْتُ بَيْنَا عَلِيَّ الْمُرْتَضَى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 اِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيْمٌ رَوْفٌ رَحِيْمٌ وَرَبُّ حَلِيْمٍ اِنْ كَرَسَا زَيْنَةً
 وسانو وار خوشی و خرمی لطیف سلالت پناه صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم ہمیشہ
 مبارکباد - پھر ایجاب اور قبول طرفین سے با د از بلند کرد او سے جو دہ دونوں
 عربی سمجھتے ہوں تو عربی میں مستحبی اور نہیں تو ایک یا عربی زبان میں ایجاب
 قبول کروا دے اور وہ ہر طرفین کی زبان میں پھر طبق جھوار سے با د ام شیرینی
 کو مسکا کے لوگوں میں تقسیم کرے - اور سورہ فاتحہ و سورہ اذا جاء پر ہے

تعداد ہزار و اج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

| نام مبارک | تعداد درم نفقہ | تعداد دینار طلا | وزن بجا تو لہ | بجسار و پیرانہ |
|--------------------|----------------|-----------------|----------------------|-----------------------------|
| حضرت ام سلمہ | مناع قیمتی | " | نوزولہ ساتھیہ | روپیہ ماشہ کوشی |
| حضرت سودہ | ۴۰۰ درم | " | ایک سو پانچ تولہ | ایک سو نو ویر سار |
| حضرت ام حبیبہ | ۴۰۰ درم | یا چار سو دینار | ایک ہزار و سولہ تولہ | ایک ہزار و سولہ تولہ |
| اکثر از واج مطہرات | ۵۰۰ درم | " | ایک اکیس تولہ | ایک سو تیس روپیہ و چھ روپیہ |

تعداد ہجریات مقدرات

| حضرت فاطمہ | ۱۰۰ ہجریات مقدرات | ایک سو پانچ سولہ | ایک سو پانچ سولہ |
|-------------|-------------------|------------------|-----------------------------|
| اکثر ہجریات | ۵۰۰ درم | ایک سو اکیس سولہ | ایک سو تیس روپیہ و چھ روپیہ |

جمع اعلیٰ مطالع و نا جران کتاب کی حد و عالیات میں عاقل و سہر کی بے اجازت مالک کتاب کو چھاننے کا
 قصہ فرماوین جعفر ضرورت ہو دو کان حد قندہ مقام مشکوٰۃ بخاور مقصود مبارک است کہ
 درجین کتاب پر ہوا قندہ نہ ہو وہ کتاب سرفت کی ہی فقط ہجری



الشمس بحیب الجمال

انتخاب فتنہ و سنت اسلامی زینت یکتا



آئینہ جمال محمدی



تصنیف جناب مولوی قربان علی صاحب لکھنؤ

مطبع نوار محمدی لکھنؤ بابہا محمد علی صاحب طبع

الاعظم ما

بن کار سازند

عید و سبب ہمیشہ

جود و دوزن

ہیں ایجاب

دام مشیر بنی

رہ اذاجا پڑے

نہیں

ساز و ساز

دیر و مائتہ کوئی

میں ہوں سب

بہار و پود

بہار و پود

بہار و پود

بہار و پود

بہار و پود

بہار و پود

بہار و پود

بہار و پود

وغیر ہم رضی اللہ عنہما اجماع کی آنحضرت صلعم کا خلق راس فرمانا سواسے حج کے ثابت
 نہیں ہوا۔ کیونکہ حج و عمری میں خلق واجب قصر جائز ہے لیکن اول افضل ہے چھین میں
 بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا خداوند اسر منڈانے والوں پر رحم فرما
 بعض صحابہ بولے یا رسول اللہ صلعم کترے والوں پر بھی دعا رحمت فرمائے تو تیسری اور بعض روایت
 میں ہے جو کھے مرتبہ اونکو بھی دعا رحمت میں شامل فرمایا۔ منڈانے یا کترانے کی
 حد امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک ریح سر اور امام شافعی رح کے نزدیک تین بال
 اور امام ابو یوسف رح کے نزدیک نصف سر۔ اور امام مالک رح و احمد رح کے

کے بیان میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا خداوند اسر منڈانے والوں پر رحم فرما
 بعض صحابہ بولے یا رسول اللہ صلعم کترے والوں پر بھی دعا رحمت فرمائے تو تیسری اور بعض روایت
 میں ہے جو کھے مرتبہ اونکو بھی دعا رحمت میں شامل فرمایا۔ منڈانے یا کترانے کی
 حد امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک ریح سر اور امام شافعی رح کے نزدیک تین بال
 اور امام ابو یوسف رح کے نزدیک نصف سر۔ اور امام مالک رح و احمد رح کے

بہت سے روایات ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا خداوند اسر منڈانے والوں پر رحم فرما
 بعض صحابہ بولے یا رسول اللہ صلعم کترے والوں پر بھی دعا رحمت فرمائے تو تیسری اور بعض روایت
 میں ہے جو کھے مرتبہ اونکو بھی دعا رحمت میں شامل فرمایا۔ منڈانے یا کترانے کی
 حد امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک ریح سر اور امام شافعی رح کے نزدیک تین بال
 اور امام ابو یوسف رح کے نزدیک نصف سر۔ اور امام مالک رح و احمد رح کے

وہی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا خداوند اسر منڈانے والوں پر رحم فرما
 بعض صحابہ بولے یا رسول اللہ صلعم کترے والوں پر بھی دعا رحمت فرمائے تو تیسری اور بعض روایت
 میں ہے جو کھے مرتبہ اونکو بھی دعا رحمت میں شامل فرمایا۔ منڈانے یا کترانے کی
 حد امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک ریح سر اور امام شافعی رح کے نزدیک تین بال
 اور امام ابو یوسف رح کے نزدیک نصف سر۔ اور امام مالک رح و احمد رح کے

نزدیک اکثر سر۔ ولیکن امام مالک کا دوسرا قول اور اجماع تمام سر کے حلق یا قصر پر ہی (وہیج) مستحب ہے کہ بال کاٹنے میں ایک انگشت سے کمی نہ کرے۔ اور کہا بعض نے اس سے کم بھی جائز ہے لفظ قصر کے کم وزیادہ پر صادق ہونی کی وجہ سے مسئلہ عورتوں کو سر منڈانا حرام ہے الا بعد من سخت۔ اور حج میں بمقدار یک سر انگشت قصر واجب ہے۔ کہا علامہ ابو الحسن نے حاشیہ موطا امام محمد حج میں یعنی عورت قصر کرے بمقدار یک سر انگشت کیونکہ قصر اسکے حق میں واجب حلق ممنوع ہے مسئلہ مستحب ہے کہ حلق مخلوق کے داہنے جانب سے شروع کیا جاوے اور اسی طرح قصر (قیاساً علی الحلق) صحیح مسلم و ترمذی میں الشیخ رضین مالک سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں مار چکا اور قربانی تیج کی پھر حجام کو اپنے سر کا وہ تہا رخ دیا اور اسے مونڈا وہ بال ابا طلحہ کو دیے۔ پھر حجام کی طرف سر کا بایان رخ کیا اور اپنے

سنن ابی یوسف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بال کاٹنے میں ایک انگشت سے کمی نہ کرے۔ اور کہا بعض نے اس سے کم بھی جائز ہے لفظ قصر کے کم وزیادہ پر صادق ہونی کی وجہ سے مسئلہ عورتوں کو سر منڈانا حرام ہے الا بعد من سخت۔ اور حج میں بمقدار یک سر انگشت قصر واجب ہے۔ کہا علامہ ابو الحسن نے حاشیہ موطا امام محمد حج میں یعنی عورت قصر کرے بمقدار یک سر انگشت کیونکہ قصر اسکے حق میں واجب حلق ممنوع ہے مسئلہ مستحب ہے کہ حلق مخلوق کے داہنے جانب سے شروع کیا جاوے اور اسی طرح قصر (قیاساً علی الحلق) صحیح مسلم و ترمذی میں الشیخ رضین مالک سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں مار چکا اور قربانی تیج کی پھر حجام کو اپنے سر کا وہ تہا رخ دیا اور اسے مونڈا وہ بال ابا طلحہ کو دیے۔ پھر حجام کی طرف سر کا بایان رخ کیا اور اپنے

مونڈا اپنے فرمایا
ہمارا اور جہو
سے شروع
معتز بن عبد
بال پاک ہیز
جائز ہے اور
بھی رکھ چوڑا
خواہ کسی تہ
بیان کیا کہ
دوسری
حج و عمر
میں این
فرمایا
کھولنے کا
کلیہ صحیح بخاری
امام محمد بن
ترمذی میں ہے کہ
چند

تو بھی اوسکو جائز نہیں کہ بال منڈاؤے یا کتراؤے مگر ادا سے کفارہ جیسا کہ صحیحین میں کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ ادا ہوا چالے گئے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور حال یہ کہ جو تین میرے سر سے میرے منہ پر بیگنی تھیں۔ سو فرمایا نہیں معلوم تھا مجھکو جو پہونچی ایذا تجھکو نہیں دیکھتا ہوں میں کہ پاؤے تو لکیری کمانیے نہیں فرمایا روزے رکھتین دن یا کھانا کھلا چھ مسکین ہر مسکین کو نصف صاع۔ الحاصل یہ جملہ مسائل حج و عمرے سے علاقہ رکھتے ہیں اس پر یہ قیاس کرنا کہ حلق راس حج و عمرے کی حالت کے سوا حج سنت یا چارٹری پائیہ اعتبار و قبولیت سے ساقط ہے کہ امام ابن القیم رحمہ نے حلق راس چار طبع پر ہی اول مشروع واجب یا مستحب اور یہ خدا کی عبادت ہے حج و عمرے میں کہ اوسکے فاعل کے واسطے اپنے تین بار استغفار کیا (یعنی طلب رحمہ و مغفرت) دوم شرک محرم جیسا کہ جاہل لوگ زندہ یا مردہ کے واسطے کرتے ہیں اور یہ نوع انواع عبادات سے ہی واسطے مخلوق کے۔ کیونکہ حلق اصل میں تذلل و تعبد ہی اہل عرب کی عبادت تھی کہ جب کسی قیدی کو رہا کرتے اوسکی پیشانی تراشتے اور سر کے بال مونڈتے بغرض تعبد و اذلال (خوار و ذلیل کرنے کو بطور علامت ایسا کرتے) یہ عیودیت و اذلال و تواضع شریعت میں خاص وجہ لاشریکہ کے واسطے جاری ہے کہ سوا اوسکے کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے مشروعیت اوسکی اعظم عبادات میں انکسار و اذلال کیواسطے مقرر ہوئی کہ وہ حج ہے۔ پس جو شخص سر کے بال خدا کے سوا کسی زندہ مردہ کیواسطے تراشے اوسنے گویا یہ عبادت الہیہ کے واسطے کی جو اوسکی اہل نہیں ہے سو تم بغرض اذالہ مرض جیسے جو ن خارش زخم وغیرہ یہ جائز ہے حکم حدیث کعب بن عجرہ جو کہ صحیحین میں ہے۔ چہاں م نظر راحت بغیر حاجت

ہیں لکنت ابو محمد
سولوی قباغلی
سیدو
نصف صاع فی کس
سیکین کو کما نکلا

لے کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ ادا ہوا چالے گئے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور حال یہ کہ جو تین میرے سر سے میرے منہ پر بیگنی تھیں۔ سو فرمایا نہیں معلوم تھا مجھکو جو پہونچی ایذا تجھکو نہیں دیکھتا ہوں میں کہ پاؤے تو لکیری کمانیے نہیں فرمایا روزے رکھتین دن یا کھانا کھلا چھ مسکین ہر مسکین کو نصف صاع۔ الحاصل یہ جملہ مسائل حج و عمرے سے علاقہ رکھتے ہیں اس پر یہ قیاس کرنا کہ حلق راس حج و عمرے کی حالت کے سوا حج سنت یا چارٹری پائیہ اعتبار و قبولیت سے ساقط ہے کہ امام ابن القیم رحمہ نے حلق راس چار طبع پر ہی اول مشروع واجب یا مستحب اور یہ خدا کی عبادت ہے حج و عمرے میں کہ اوسکے فاعل کے واسطے اپنے تین بار استغفار کیا (یعنی طلب رحمہ و مغفرت) دوم شرک محرم جیسا کہ جاہل لوگ زندہ یا مردہ کے واسطے کرتے ہیں اور یہ نوع انواع عبادات سے ہی واسطے مخلوق کے۔ کیونکہ حلق اصل میں تذلل و تعبد ہی اہل عرب کی عبادت تھی کہ جب کسی قیدی کو رہا کرتے اوسکی پیشانی تراشتے اور سر کے بال مونڈتے بغرض تعبد و اذلال (خوار و ذلیل کرنے کو بطور علامت ایسا کرتے) یہ عیودیت و اذلال و تواضع شریعت میں خاص وجہ لاشریکہ کے واسطے جاری ہے کہ سوا اوسکے کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے مشروعیت اوسکی اعظم عبادات میں انکسار و اذلال کیواسطے مقرر ہوئی کہ وہ حج ہے۔ پس جو شخص سر کے بال خدا کے سوا کسی زندہ مردہ کیواسطے تراشے اوسنے گویا یہ عبادت الہیہ کے واسطے کی جو اوسکی اہل نہیں ہے سو تم بغرض اذالہ مرض جیسے جو ن خارش زخم وغیرہ یہ جائز ہے حکم حدیث کعب بن عجرہ جو کہ صحیحین میں ہے۔ چہاں م نظر راحت بغیر حاجت

اسکے جواز میں امام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ نے اوس ارشاد کیا کہ
یا سنا حج صحیح ہے
کہ مان بچوں کی منہ
ان دونوں حدیث
میں کہ جواز علی العہ
سے ہو کہ بچے بغیر
شاع نے انکسار
پس جو فضل بچہ
رضعت دیجاوے
ان دونوں خرو
سر مونڈین اور
ورنہ سب بال
محل درود امر
ثابت ہوتی توہ
ایسے نہیں ہیں
کو پسند کرتے

یہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ ادا ہوا چالے گئے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور حال یہ کہ جو تین میرے سر سے میرے منہ پر بیگنی تھیں۔ سو فرمایا نہیں معلوم تھا مجھکو جو پہونچی ایذا تجھکو نہیں دیکھتا ہوں میں کہ پاؤے تو لکیری کمانیے نہیں فرمایا روزے رکھتین دن یا کھانا کھلا چھ مسکین ہر مسکین کو نصف صاع۔ الحاصل یہ جملہ مسائل حج و عمرے سے علاقہ رکھتے ہیں اس پر یہ قیاس کرنا کہ حلق راس حج و عمرے کی حالت کے سوا حج سنت یا چارٹری پائیہ اعتبار و قبولیت سے ساقط ہے کہ امام ابن القیم رحمہ نے حلق راس چار طبع پر ہی اول مشروع واجب یا مستحب اور یہ خدا کی عبادت ہے حج و عمرے میں کہ اوسکے فاعل کے واسطے اپنے تین بار استغفار کیا (یعنی طلب رحمہ و مغفرت) دوم شرک محرم جیسا کہ جاہل لوگ زندہ یا مردہ کے واسطے کرتے ہیں اور یہ نوع انواع عبادات سے ہی واسطے مخلوق کے۔ کیونکہ حلق اصل میں تذلل و تعبد ہی اہل عرب کی عبادت تھی کہ جب کسی قیدی کو رہا کرتے اوسکی پیشانی تراشتے اور سر کے بال مونڈتے بغرض تعبد و اذلال (خوار و ذلیل کرنے کو بطور علامت ایسا کرتے) یہ عیودیت و اذلال و تواضع شریعت میں خاص وجہ لاشریکہ کے واسطے جاری ہے کہ سوا اوسکے کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے مشروعیت اوسکی اعظم عبادات میں انکسار و اذلال کیواسطے مقرر ہوئی کہ وہ حج ہے۔ پس جو شخص سر کے بال خدا کے سوا کسی زندہ مردہ کیواسطے تراشے اوسنے گویا یہ عبادت الہیہ کے واسطے کی جو اوسکی اہل نہیں ہے سو تم بغرض اذالہ مرض جیسے جو ن خارش زخم وغیرہ یہ جائز ہے حکم حدیث کعب بن عجرہ جو کہ صحیحین میں ہے۔ چہاں م نظر راحت بغیر حاجت

مالک صحیحین میں کتب
 مال بیکہ جو تین
 پہونچی ایذا چھو
 تین دن یا کھانا
 سے علاقہ
 سنت یا چارٹر
 چار طبع پر
 دسکے فاعل
 محرم حبس یا کہ
 سے ہوا
 کہ جب کسی قیدی
 (خوار و ذلیل
 خاص و صرہ
 شریعت
 پس جو شخص
 ت ایسی ت
 ش زخم و غیرہ
 بغیر حاجت
 یکن دکان کا
 مال کی کس

اسکے جواز میں امام احمد نے دو حدیثوں سے احتجاج کیا ہے۔ ابن عمر سے مروی ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا کچھ بال تراشے ہوئے تھے اور کچھ نا تراشیدہ
 آجے اوس لڑکے کے درناؤ کو فرمایا سب سر مونڈو یا سب بال رکھو (دواہا اَبُو دَاوُد
 بِاسْنَادٍ صَحِيحَةٍ) اور حدیث ال جعفر کہ جعفر کے انتقال کے بعد اونسے بچوں کے سر منڈاؤ
 (کہ مان بچوں کی منہم بھی خدمت نہ کر سکتی بچوں کے بالوں کی) ولیکن امام احمد کے کا استدلال
 ان دونوں حدیثوں سے جواز حلق راس میں منظور فیہ ہے۔ کیونکہ یہ خبریں ایسی نہیں
 ہیں کہ جواز علی العموم پیدا کر سکیں۔ اس واسطے کہ شاید کہ جواز حلق بالوں کے میلے ہونے
 سے ہو کہ بچے بفس خود اغتسال وادھان و ترحیل پر مائل ہوتے ہین پس
 شارع نے انکے حق میں حلق یا تزر رکھا کہ زینت بوجہ عدم خدمت زحمت نہو جاوے۔
 پس جو فعل بچے کے حق میں بہ مصلحت و یا کیا ہو کیا ضرورت ہو کہ بالوں کو بھی اوپر
 رخصت دیجاوے ہم سلیم اسی امر کی مقتضی ہے کہ غیر مکلف سے ہر تکلیف اوٹھالیا جائے
 ان دونوں خبروں سے البتہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ بچے کے درنا یا سنا کرین کہ بچے کا کچھ
 سر مونڈین اور کچھ چھڑ دین اگر بچے کے بالوں کی خدمت کر سکتے ہوں بال دینے دین
 ورنہ سب بال مونڈا دین۔ اگر کہا جاوے کہ ان خبروں سے عمومیت نکلتی ہو اگرچہ
 محل درود امر نہ احاطہ ہو تو ہم کہیں کہ اگر بے ضرورت اسکی اجازت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
 ثابت ہوتی تو صحابہ کرام سے اسکا فعل ضرور ثابت ہوتا کیونکہ امر آسان ہے اور کمالیہ
 ایسے نہیں ہیں کہ محض زینت کے واسطے اغتسال وادھان و ترحیل وغیرہ تکلیفات
 کو پسند کرتے اور حلق فعل آسان کو باوجود جائز ہونیکے نہ کرتے۔ پس عدم فعل آنحضرت

| | |
|---|---|
| یہاں کیا ہے خیر باری باری یہاں کیا ہے | یہاں کیا ہے خیر باری باری یہاں کیا ہے |
|---|---|

عمر صلعم کے لئے
صیفۃ الفیاض
بہ اخذہ
نتیجہ
عمر کے تابش
اور گدڑا -
الصلعم کے
ہوئی مگر حضرت
اس فرماناسو
ترکو ہوئی ہی

علمائے ہند و اسلام اصفیٰ
 اہل بیت و علم انصاف
 بنابر شریعت علوم الہی بن
 علم قصیدہ و فیض خیر
 کیا اسکو امام بنان
 علیہ السلام ابن القری
 شریعتی کی بارہ اور
 بنیت علی شریعت
 و نجایا حسین بن علی
 بدین شریعت

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حدیث میں پیشین گوئی خواجہ کے علامات کی گئی اور فرمایا کہ خلق
اونکا خاصہ ہوگا۔ پس اجتناب تشبہ بالخواجہ سے امر ضروری ہے۔ اور عجیب ہے بعض
مبولویان اثنا عشری سے کہ افعال اہل سنت سے حذر اور تشبہ بالخواجہ پر فخر کرتے ہیں
اسی طرح ہمارے بعض برادران اہلسنت حلق راس کو تقوی و زینت سمجھے ہوئے ہیں
حالانکہ یہ فعل سوائے امام احمدیہ کے اکثر ائمہ رح کے نزدیک مکروہ ہے زمین جائز ہے
الا یغذر من یا عدم قدرت خدمت پرستہ مستحب ہو کہ مرد کے بال شانوں سے
نیچے اور کالون کی لو سے اونچے نہ ہوں۔ اور اگر اس سے کسی قدر کم و بیش ہوں تو
بھی جائز ہے۔ ترمذی میں عائشہ رضی سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلعم ایک
برتن سے غسل کرتے تھے اور آپ کے بال چہرے سے اوپر و فرہ سے نیچے تھے۔ یہ حالت گنتی ہے
کنہے ناک کان آہنگ

[illegible]

۱۴ اور جو اس کے لئے اہل حق و باطل کو جانے پہچاننے کی ضرورت ہے

یت کو حسن
ورہنے کے کامیاب
ج نے کہا سچ
موت نہ ہوں
کی ہے سیکھ
تک ہوں
صنور میں حاضر
مخوست ہر
پہنرایا
اچھے ہوئے
وندھون تک
رہ ہے مولا
نے رسول
سرایا مان
کو پرانہ

نہیں کانون کی
نہیں کندھوں کی
کیسیا کہ اشارہ
زیر

د پریشان رکھنا اور نہ سنوارنا مکروہ ہے۔ موطا امام مالک ج میں عطاء بن یسار سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص جسے سر اور ڈاڑھی
کے بال پریشان تھے آیا اپنے اوسکو اشارہ فرمایا (کہ بالوں کو درست کر کے آ) وہ
شخص درست کر کے پھر آیا اپنے فرمایا کیا یہ بہتر نہیں ہے اوس صورت سے کہ اوسے
تم میں سے کوئی پریشان سر جیسے شیطان۔ مسئلہ عورتوں کو دوسرے بال یا بالکل
مال کر سر گوندنا بال زیادہ معلوم ہونے کی غرض سے سخت ممانعت و موجب لعنت ہے
اگرچہ سر بالکل گنجد ہو کیونکہ حضرت نے فرمایا یہ فریب دینا ہے۔ کنانی میں حمید بن عبد الرحمن
سے روایت ہے میں نے معاویہ سے سنا وہ منبر پر تھے مدینہ میں اونھوں نے اپنی بہن
سے ایک یاون کا گچہ نکالا اور کہا اے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع فرماتے اس فعل سے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل کی عورتیں سیاہ
ہوئیں جبکہ اونھوں نے ایسے کام کیے اور کنانی کی دوسری روایت میں ہے کہ معاویہ نے
کہا اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمکو زور سے پھر ایک کالا جھڑا نکالا اور

عالم حدیث میں یہ روایت ہے کہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ عورتوں کو
بالوں کو دھو کر سیاہ کرنا مکروہ ہے۔ موطا امام مالک ج میں عطاء بن یسار سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص
جسے سر اور ڈاڑھی کے بال پریشان تھے آیا اپنے اوسکو اشارہ فرمایا (کہ بالوں کو
درست کر کے آ) وہ شخص درست کر کے پھر آیا اپنے فرمایا کیا یہ بہتر نہیں ہے
اوس صورت سے کہ اوسے تم میں سے کوئی پریشان سر جیسے شیطان۔ مسئلہ عورتوں
کو دوسرے بال یا بالکل مال کر سر گوندنا بال زیادہ معلوم ہونے کی غرض سے
سخت ممانعت و موجب لعنت ہے اگرچہ سر بالکل گنجد ہو کیونکہ حضرت نے فرمایا
یہ فریب دینا ہے۔ کنانی میں حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے میں نے معاویہ
سے سنا وہ منبر پر تھے مدینہ میں اونھوں نے اپنی بہن سے ایک یاون کا گچہ نکالا
اور کہا اے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ منع فرماتے اس فعل سے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل کی عورتیں سیاہ
ہوئیں جبکہ اونھوں نے ایسے کام کیے اور کنانی کی دوسری روایت میں ہے کہ معاویہ
نے کہا اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمکو زور سے پھر ایک
کالا جھڑا نکالا اور

عالم حدیث میں یہ روایت ہے کہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ عورتوں کو
بالوں کو دھو کر سیاہ کرنا مکروہ ہے۔ موطا امام مالک ج میں عطاء بن یسار سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص
جسے سر اور ڈاڑھی کے بال پریشان تھے آیا اپنے اوسکو اشارہ فرمایا (کہ بالوں کو
درست کر کے آ) وہ شخص درست کر کے پھر آیا اپنے فرمایا کیا یہ بہتر نہیں ہے
اوس صورت سے کہ اوسے تم میں سے کوئی پریشان سر جیسے شیطان۔ مسئلہ عورتوں
کو دوسرے بال یا بالکل مال کر سر گوندنا بال زیادہ معلوم ہونے کی غرض سے
سخت ممانعت و موجب لعنت ہے اگرچہ سر بالکل گنجد ہو کیونکہ حضرت نے فرمایا
یہ فریب دینا ہے۔ کنانی میں حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے میں نے معاویہ
سے سنا وہ منبر پر تھے مدینہ میں اونھوں نے اپنی بہن سے ایک یاون کا گچہ نکالا
اور کہا اے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ منع فرماتے اس فعل سے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل کی عورتیں سیاہ
ہوئیں جبکہ اونھوں نے ایسے کام کیے اور کنانی کی دوسری روایت میں ہے کہ معاویہ
نے کہا اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمکو زور سے پھر ایک
کالا جھڑا نکالا اور

اور لوگوں کے سامنے ڈال دیا اور کہا زور یہی ہے اسکو عورت اپنے سر میں رکھ کر (لیجے کو ٹھکر)
 اوپر سے اوڑھنی اوڑھ لیتی ہے۔ اور نسائی کی روایت میں ہی اسامی نے کہا ایک عورت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بولی یا رسول اللہ میری ایک بیٹی ہے جو نبی دو لہن ہے
 وہ میاں رہی اور اس کے سر کے بال گر گئے تو کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں اور بال اس کے
 سر میں جوڑ دوں اپنے فرمایا اللہ نے لعنت کی ہے بال جوڑنی والی اور جوڑانے والی پر
 اور ابو داؤد کی حدیث طویل کا خلاصہ یہ ہے کہ ام یعقوب قاریہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہما
 کیا کہ میں نے سنا کہ آپ ﷺ واصلہ شریفہ تھیں یہ کھنٹ کی ابن مسعود رضی اللہ عنہما
 حضرت صلح نے ان پر لعنت کی کہ میں نے کرون عورت بولی میں یہ مسئلہ قرآن میں یہ
 دیکھا ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہ اگر سمجھ کر نہ تھی تو معلوم کرتی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو تکمور رسول ہے
 اسکو لے لو اور جس سے منع کرے اسکو چھوڑ دو (فائدہ یہ معلوم ہوا کہ صرف صحیح حدیث
 کا ملجاء ہلکا کافی اور میر جنت ہے ہلکا یہ حکم نہیں ہے کہ جس بات کا تکمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کریں اسکو پہلے ہماری کتاب کے مطابق کر لو بعدہ تعمیل کرو بلکہ فرمایا جس نے کہا مانا رسول اللہ
 کا اسنے کہا مانا اللہ کا) وہ عورت بولی ان باتوں میں بعضی بات میں نے تمہاری بیوی پر
 دیکھی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہ اندر جا اور دیکھ وہ گئی اور واپس اگر بولی کچھ نہیں
 دیکھتی ہوں ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہ اگر وہ ایسی باتیں کرتی تو ہمارے پاس نہ تھی۔ لیجے
 اگر اللہ و رسول کے خلاف کوئی کام کرتی تو نکال دیتے۔ سچان اللہ کیسے پرہیزگار لوگ
 تھے کہ امور دین میں ادلے مخالفت بیوی کی جائز نہ رکھتے فسق و فجور و محرمات کا تو کیا

۱۰
 امام ربانی ابو عبد الرحمن
 صاحب کتاب صراط مستقیم
 نے فرمایا کہ جو شخص
 اللہ کی راہ میں جان و مال
 قربان کرے وہ جنت میں
 داخل ہوگا۔

۱۱
 اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 نے فرمایا کہ جو شخص
 اللہ کی راہ میں جان و مال
 قربان کرے وہ جنت میں
 داخل ہوگا۔

۱۲
 اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 نے فرمایا کہ جو شخص
 اللہ کی راہ میں جان و مال
 قربان کرے وہ جنت میں
 داخل ہوگا۔

مخالفت
 کا دم سب
 شیخ س
 بالسنو
 باجے
 کی وجہ
 اور ضو
 دریاف
 محفوظ
 جائز
 صلح
 میں
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲

منع کیا مجھ کو اندر عزوجل نے قریح سے مسئلہ گدی کے بال تراشنا کسی سے ثابت نہیں
 اسی وجہ سے امام ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے لیکن حجامیت کے واسطے جائز ہے
 (درک الماریب) مسئلہ روزمرہ بلا ناغہ کنگھی کرنا منع ہے۔ امام نسائی رح اپنی سنن
 میں عبد اللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع
 فرمایا مگر ایک دن ناغہ کر کے۔ محدث دہلوی شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ حجتہ اللہ البالیغہ
 میں فرماتے ہیں کچھ لوگ خواری غبار آلودگی بد صورتی کو پسند کرتے اور زینت و تجمل
 کو ناپسند۔ اور بعض زینت و آرایش میں بہت مبالغہ و تکلف کرتے پس شریعت محمدی
 نے افراط و تفریط چھوڑ کر درجہ اعتدال اختیار کیا۔ آدمی کو لازم ہے کہ نہ بالکل ترک
 زینت کرے کہ مجنون و شیطان معلوم ہو نہ اس قدر زینت میں مبالغہ کرے کہ دین میں
 غفلت اور عورتوں سے مشابہت ہو۔ مثلاً نعل محمدی میں ہے کہ آپ کنگھی کنگھی کی صورت
 پر کرتے اپنے ایک دن ناغہ کر کے۔ امام نسائی نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی کہ ایک
 شخص صحابی (فضالہ بن عبید) مصر کے حاکم تھے ان کے ایک دوست (صحابی) ان کے پاس
 آئے دیکھا تو ان کا سر پریشان ہے وہ بولے کیا وجہ ہے کہ تمہارے بال پریشان ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے بھی سدل
 یا کر کے نیاں چھوڑا
 اور کہا علامہ

یت کی کہ اول
 مردوں کو

نزدی میں
 ن پر جو مرد

اور یہی
 ملیح ہے

میں برواہ
 (سبح لشکر

تو مارا دئی
 نے فرمایا

کی حد کو
 کا یہی ہی

دست کی اولاد
 فرما زار ہے

غیب سیکل
 فتن نہیں

عاقبت

عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر ایک دن ناغہ کر کے۔ محدث دہلوی شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ حجتہ اللہ البالیغہ میں فرماتے ہیں کچھ لوگ خواری غبار آلودگی بد صورتی کو پسند کرتے اور زینت و تجمل کو ناپسند۔ اور بعض زینت و آرایش میں بہت مبالغہ و تکلف کرتے پس شریعت محمدی نے افراط و تفریط چھوڑ کر درجہ اعتدال اختیار کیا۔ آدمی کو لازم ہے کہ نہ بالکل ترک زینت کرے کہ مجنون و شیطان معلوم ہو نہ اس قدر زینت میں مبالغہ کرے کہ دین میں غفلت اور عورتوں سے مشابہت ہو۔ مثلاً نعل محمدی میں ہے کہ آپ کنگھی کنگھی کی صورت پر کرتے اپنے ایک دن ناغہ کر کے۔ امام نسائی نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی کہ ایک شخص صحابی (فضالہ بن عبید) مصر کے حاکم تھے ان کے ایک دوست (صحابی) ان کے پاس آئے دیکھا تو ان کا سر پریشان ہے وہ بولے کیا وجہ ہے کہ تمہارے بال پریشان ہیں

حالانکہ تم امیر ہو کہا اوہنوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفاہ (سنگار یا عیش روزانہ) سے منع کرتے تھے۔ دریافت کیا رفاہ کیا ہے کہا ہر روزہ لگھی کرنا۔ اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ پھر فضالہ سے اوہنوں نے کہا میں تم کو ننگے پیر دیکھتا ہوں جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ہکو ننگے پیر رہنے کا بھی حکم فرماتے تھے۔ تاکہ جوتی کی عادت نہ ہو جاوے۔

مقصود اس سے یہ تھا کہ مسلمان مثل اور لوگوں کے عیش و عشرت میں نہ پڑ جائیں اور ترقی دینی و ملکی سے محروم نہ ہو جاوے جیسا اب ہو گیا ابو داؤد دین ابو ذر امام سے روایت ہے ایک روز صحابہ نے آنحضرت سے دنیا کا ذکر کیا اپنے فرمایا کیا تم نہیں سنتے کیا تم نہیں سنتے کہ سادی وضع میں رہنا ایمان کی دلیل ہے۔ یعنی زیب و زینت میں بہت مبالغہ نہ کرنا دلیل ایمان ہے مسئلہ بالوں کی خدمت کرنا اور تیل لگانا سنت ہی امام مالک رحمہ اللہ نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی کہ ابو قتادہ انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ میرے بال کندھوں تک ہیں میں انہیں لگھی کروں فرمایا ہاں اور بالوں کی غرت کر (یعنی خدمت) تیل لگانا دھونا وغیرہ۔ حضرت کے اس فرمانے کی وجہ سے ابو قتادہ کبھی دن میں دو مرتبہ تیل لگاتے۔ شامل ترندی میں ہے کہ حضرت اپنے بالوں کو تیل سے خوب تر رکھتے تھے۔ نسائی میں جابر بن سمرة سے روایت ہے اونے دریافت کیا گیا حضرت کی بالوں کی سفیدی کا حال جواب دیا جب آپ تیل لگاتے سفیدی نہ معلوم ہوتی اور جب نہ لگاتے معلوم ہوتی مسئلہ لگھی دابھنا تھ اور دابھنے جانب سے کرنا چاہیے نسائی میں امام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے دابھنے طرف سے شروع کرنے کو لیتے تھے دابھنے اٹھ سے دیتے تھے دابھنے اٹھ سے ہر کام میں دابھنی طرف سے ابتدا کرنا پسند کرتے تھے مسئلہ سفید بال چنایا اوکھیرنا ممنوع ہی۔ امام نسائی عمرو بن شعیب اونے اپنے باپ امیہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سفید بال اوکھالنے سے۔ اور اونھیں پسند نہ کر روایت ہے ابو داؤد دین کہ آنحضرت فرمایا

جس روزانہ سے
 وداؤ کی روایت
 ب دیا کہ رسول اللہ
 نہ ہو جاوے
 پھر چارویں اور
 ایوزر امامت
 یا کیا تم نہیں
 یا ورثیت میں
 لگتا سنت ہو
 رسول اللہ صلعم
 یا لون کی غرت
 سے بوقتادہ کہی
 کا کوتیل سے
 یافت کیا گیا
 ی نہ معلوم ہوئی
 سے کرنا چاہیے
 تھے تھے داہنے
 ہر کام میں ہائی
 ہی۔ امام سنائی
 صلعم کے متبع
 کہ حضرت زفر

16

[illegible]

سفید بال رت او کھاڑو اسیلے کہ ایسا کوئی مسلمان نہیں کہ حالت اسلام میں جس کا بال سفید ہوا مگر وہ بال قیامت میں اس کے لیے نور ہو۔ اور بچی کی روایت میں ہے اس کے لیے ہر سفید بال کے بدلے ایک نیکی لکھی جائیگی اور ایک بُرائی معاف ہوگی۔ اس بشارت کے داخلے صحت ایمان و خوبی اعمال مقدم ہے۔ ورنہ فاسق و فاجر و مبتدع و مشرک کے بال سن رونی کی طرح سفید ہو جاوین تو رحمت درکنار رحمت ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑے فاسق سے نہایت ناراض اور جو ان صلاح سے کمال خوش ہوتا ہے بالوں کی سفیدی اس کے حق میں بہتر و مبارک ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ مولانا ابوالحسنات رح نے تعلیق میں لکھا ہے اور اسی واسطے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ادا کھڑو سفید بال کیونکہ سفید بال اسلام کا نور ہے۔ امام محمد رح نے سوطا میں سفید رح برن سبب سے روایت کی اوس میں یہ ہے کہ اول جسے سفید بال دیکھے ابراہیم علیہ السلام ہیں اور کہا (تعجب سے) اسے رب پر کیا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ابراہیم یہ وقار ہے کہا ابراہیم علیہ السلام نے اسے رب میرے وقار کو زیادہ کر عجب اس وجہ سے تھا کہ اس سے پہلے بال سفید ہونے نہ دیکھے تھے اول اول انھیں کے بال سفید ہوئے۔ اور لکھا کہ اول فرق جسے کیا اور پاجامہ پہنا اور ناخن تراشے استخدا کیا اور خدا و کتم سے خضاب کیا اور منبر پر بیٹھ کر خطبہ پڑھا اور جہاد کیا اور لشکر مرتب کیا واسطے اور بائین بلاند و پرا ابراہیم علیہ السلام ہیں جیسا کہ ذکر کیا

ادنیٰ ملت ہوں اور غم نہیں ہو قرآن مجید
میں جلیل القدر کی بہت مدح و ثناء
آپ اہل کتاب و مشرکین سے فریاد کرتے تھے
"ق"

ابو ایوب مسلم علیہ السلام
قصید الرزمنی بربیعین قرآن شریف میں
میں سے پہلے کی کتاب کا حکم ہے کہ
حضرت کو ہوا ہے

شیخ طوسی نے

ادب دوم مسئلہ پیشانی بہوین بلکین گدی خلق سینہ شکم شانہ پشت ران
پنڈلی پشت پا کے بال کتر ناموٹنایا سر کچھ موٹنہ نا کچھ باقی رکنا اور سواے اسکے
بقدر صورتین سنت کے خلاف ہیں اور شارح سے اونکا جواز ثابت نہیں تغیر
خلق الہی میں داخل ہیں امام نسائی رح نے ابن مسعود سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلعم نے لعنت کی گودنا گودنے والی اور گداسنے والی اور پیشانی یا منہ کے بال کو کھینچنا
اور دانٹوں کو کشادہ یا باریک کرنے والیوں پر اللہ کی پیدائش بدلتے والی ہے
اور دوسری حدیث میں ان دونوں فعلوں کو حرام کہا ہے (دانٹوں میں سوراخ کر کے
سونے پاندی کی کیل خوبصورتی کے واسطے ڈالنا اسی قبیل سے ہے) اور بعض علما نے

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

لام میں جس کا
میں ہے اور
ہوگی۔ اس
جرو متبع و
نہیں کیونکہ
دش ہوتا ہے
رے مولانا
نے نہ ادا کھیر و
برج بن لیب
لام میں اور
مار ہے کہا
تاکہ اس سے
ور لکا لول
اد کتم سے
سرتب کیا
کہ ذکر کیا

۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

باب میں غیر بن شعبہ سے بھی روایت ہے اور یہ روایت حسن صحیح ہے احادیث میں
 جس جس جگہ ڈارہی بیڑھانے کا ذکر آیا ہے وہاں کہاں تاکید بھینہ امر شوارب کرتے
 بھی فرمایا ہے اور امر کا صیغہ دلالت کرتا ہے وجوب پر بخاری و مسلم وغیرہ کتب صحاح
 اہل سنت میں کہاں تاکید اسکی حدیثیں مروی ہیں اور حدیث مذکورہ اسباب میں ہے
 زیادہ ہو کہ ہے۔ شاہ دلی احمد محدث دہلوی حجتہ امدا لبالائے میں تحریر کرتے ہیں
 لوگ اس امر میں مختلف تھے جو س ڈارہی کرتے شوارب دراز کرتے تھے اور سنت نبویا
 علیہ السلام کی اسکی مخالفت تھی پر آپ نے فرمایا مشرکوں کی مخالفت کرو ڈارہی دراز شوارب
 سیت کرو اور فرمایا حضرت نے فقطہ یا پنج چیز میں ہیں۔ ختان استحداد قس شارب
 تقلا اللفظ ارتفاق سبھ اسباب کی حاجت ہوئی کہ اسکا وقت مقرر کیا جاوے تاکہ
 ممکن ہو انکار اور سپر جو سنت کے خلاف کرے اور ایسا نہ ہو کہ پرہیز گار روزہ رکھنے لگے
 اور غافل برس دن تک نہ کرے تو یہ مدت مقرر کی کہ چالیس دن کے اندر یہ کام ضرور
 کرے جاوین اس سے زیادہ دیر نہ ہو۔ جیسا کہ ابو داؤد و ترمذی و النس بن مالک سج سے مروی
 کہ رسول اللہ صلعم نے ہمارے واسطے حد مقرر کر دی استحداد و تقلیح اللفظ و قس شارب
 نفث ابط کی کہ نہ چھوڑیں ہم ان کاموں کو چالیس دن سے زیادہ۔ یعنی اس سے
 زیادہ تاخیر درست نہیں گویا یہ اکثر مدت ہے یعنی روایتوں میں ہے کہ رسول اللہ
 صلعم ناخن شارب ہر ہفتہ میں قطع کرتے اور مومے زیر ناف بیش یوم میں اکیلا اور موم
 بغل چالیس ہر یوم میں ایک بار لیتے تھے اکثر علماء نے یہ کام ہر ہفتہ میں ادا کرتا ہے
 سمجھا ہے اور امام ترمذی نے النس بن مالک سے روایت کی ہے کہ نہ چھوڑیں ہم
 ان کاموں کو چالیس دن سے زیادہ۔ یعنی اس مدت سے متجاوز نہ ہونا اشد کریمت
 ہے مسئلہ مستحب ہے کہ قس شارب و اپنی جانب سے شروع کیا جاوے اور یہاں
 کترے جاوین کہ ایک اطراف کھل جاوین و لیکن جر سے نہ موثر ہیں لیکن مذہب اکثر

باب میں
 شوارب
 تعلق کے
 (اب
 یہ مؤثر ہے
 صحت خواجہ
 سے کرتے
 اہل بیت
 کا طریقہ
 جائز نہیں
 میں نخل

حضرت
 امام الامتہ
 رب کرنے
 شے سے
 حضرت زفر
 کرنے اس

در اول شارب
 ہر یوم میں
 ایک بار لیتے
 تھے اکثر علماء

سلف کا استقبال و طلق ہو۔ کیونکہ حضرت نے فرمایا احمقوا و احمقوا اور یہی قول ہے
کوفیون کا اور منع بھی کیا ہے اکثر سلف نے طلق و استقبال سے بیان کیا اسکو امام
مالک رحم نے اور امام مالک رحم طلق کو مسئلہ قرار دیتے ہیں اور اوسکے فاعل کو ادب دینے کا حکم
دیتے ہیں۔ ورنہ الماربین میں ہے کہ ابن عمر کو لوگوں نے دیکھا کہ مشارب بہت بہت کرتے تھے
کہ اوسمیں سے کچھ باقی نہ رہتا تھا عبداللہ بن ابی رافع فرماتے ہیں کہ میں نے سات اصحاب ابو سعید
خدری جابر بن عبداللہ انصاری ابن عمر رافع بن خدیج ابوسعید انصاری سلمہ بن اکوع
ابو رافع کو دیکھا کہ یہ لوگ اسقدر مشارب پسند کرتے تھے کہ مثل منڈانے کے معلوم ہوتی تھیں
اور سحر خیل بن مسلم خلائی نے کہا کہ میں نے پانچ اصحاب ابوانامہ باہلی مقدم بن مغیرہ کیرب
کندی عتبہ بن ثعلف سلمی حجاج بن کامر ثمالی عبداللہ بن بشر کو دیکھا کہ اپنے مشارب بہت
پسند اور کوتاہ کرتے تھے اور حضرت عمر رض اور بعض اصحاب رض مشارب کی دونوں لوکین
رکھتے تھے کیونکہ نہ اتنے منہ چھینتا ہے نہ انھیں کہ انار جاتا ہے لیکن اولے یہ ہے کہ مشارب
کے ساتھ دونوں لوکین بھی کتری جاویں اتنے احرار سطر کے نزدیک افضل وہی فصل ہے
جو الفاظ حدیث رسول اللہ صلعم اور صحابہ رض سے تشریح ہوتا ہے یہی مبالغہ کرنا مشارب کرنے
میں درجۃ استقبال ترک۔ اور کسی حدیث میں لفظ خلق مشارب کا نہیں آیا حالانکہ انالاکو
مشارب کیواسطے لفظ خلق زیادہ صریح و مفید بلکہ خاص ہے پس عدم درود لفظ خلق منع طلق
مشارب پر دال ہے۔ اگرچہ احفا کے معنی خلق بھی بعض نے لئے ہیں مگر چونکہ صحاح ستہ
خاص کمر ضحیحین میں بجائے احفا کے لفظ قص و جزو وغیرہ تراوی الفاظ آئے ہیں جنہیں
بہ نسبت ایک لفظ کے دوسرے لفظ میں تاکید و مبالغہ زیادہ ہے لیکن وہ سب الفاظ
موضوع ہیں واسطے کرنے مشارب کے نہ واسطے خلق مشارب کے۔ صحیح مسلم میں ابن عمر رض
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا احمقوا الشوارب و احمقوا اللہی خوب کمر و شوارب
اور ہزار کرو لہی۔ احمقیت یہ داشتن مومے لب را (ملاح) بروت مالبار کمر و

(شعْب) اور حاشیہ موطا امام مالک رحمہ اللہ ہے امر باحفاء الشوارب اسے باستیصالہ او بالزالت
استیصال الزیج نہ کرکندن۔ ازالہ دور نمودن۔ احفوضیۃ امر ہے دال ہو و جوہر قطع
شارب پر۔ صحیح مسلم میں کہی حدیثین قطع شارب و احفایہ بحیہ میں وارد ہوئی ہیں۔
بعض کے الفاظ مختلف ہیں کسی میں احفایہ کسی میں جزا اور کسی میں قص ہے اور احفا و
قص بہ نسبت اور الفاظ کے زیادہ وارد ہے۔ اور بعض روایت میں انکوائے مطلب
سبکا ایک ہے البتہ بہ نسبت ایک کے دوسرا زیادہ تر موکد ہے۔ اور ان جملہ الفاظ میں احفا
کا لفظ حلق کے معنی کو شامل ہے اسید واسطے بعض سلف حلق کے جواز کے قائل ہیں۔ اور کہا
بعض نے حلق و قصر دونوں جائز ہیں۔ اور کہا بعض نے اگر آپ کا ارادہ لفظ احفوا سے
احفوا ہوتا تو آپ لفظ احفوا فرماتے جو خاص اسی معنی میں مستعمل ہے کیونکہ اخصح یہی ہے
کہ لفظ مختص دال علی المطلوب کے ہوتے ہوئے لفظ مشترک و مبہم نہ استعمال کیا جاوے
اس سے معلوم ہوا کہ احفوا سے آپ کا وہی منشاء ہے جو قص و جز وغیرہ سے ہے
اور کہا بعض نے کہ تلفظ مشترک لفظ سے دونوں فعلوں میں مخیر ہونے کا فائدہ دیتا ہے
اور اگر لفظ مختص ہی متعمل ہوتا تو صرف ایک ہی فعل کا جواز اس سے ثابت ہوتا نہ دونوں
کا۔ کیونکہ مقصود شارع کا ان الفاظ سے ازالہ موئے شارب ہے بغیر من مخالفۃ مشیرین
و بحصول موافقت انبیاء سابقین اور وہ حلق و قص دونوں میں حاصل ہے بلکہ
حلق میں بدرجہ اولی ازالہ استیصال کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور حق یہی ہے کہ الفاظ حدیث
میں تطبیق دیجاوے کیونکہ صحابہ رضہ وغیرہ سے حلق شارب پائے ثبوت کو نہیں پہنچا۔
اور تابعین وغیرہ سے جس نے حلق کیا اس نے الفاظ حدیث سے استنباط کیا نہ یہ کہ صحابہ
یا انحضرت سے بصراحت فعل حلق نقل کر کے خود کیا۔ اور فہم سلف ہمیر حجت نہیں کتاب
وسنت حجت قطعی ہے اور بعض نے جو نقل کیا کہ فلان فلان کو دیکھا کہ شارب اس کے
مخلوق تھے تو شبہ ہوا دیکھنے میں کہ خوب میا لہ کے ساتھ کتری ہوئی کو منڈی ہوئی تصویر کیا

قول ہے
اسکو امام
علیہ السلام
دینے کا حکم
ت کرتے تھے
صحابہ اچھید
سین اکوع
دنی تھیں
مغیر کرب
شارب بہت
بن تو کہیں
ہے کہ شارب
وہی فعل ہے
شارب کرنے
نکد انالہ
حلق منع حلق
ح سستہ
ہیں جنین
و سب الفاظ
میں ابن
امیر شوارب
دالیا کہ

مختص فیہ
و نہ ترک کرے
اور اصل حلق
کہ گواہوں کو
غیرت و اہلیت
اور ان کی خدمت
و جواز نہ کرے
چونکہ حلق
اسکی اصل حلق
و فقہین اسکی
مغیر ہر غرض
آئمہ میں اسکی
ادامہ حلق و
قصر کا جواز
اہل دنیا میں
کر لہذا اہل بیت
نے بھی حلق
کر اسی میں
سن دیکھ کر
تجلی ہوئی ہر
مجبور نہ کرے
خاتہ

اور وال ہے اسپر افکار امام الامہ مالک رحمہ اللہ کہ مدینہ جو گھر ہے آنحضرت وصحابہ کا
 اور مالک امام بین مدینہ کے تو اگر باقی سلف سے کسی کو کہ وہ خلق کرتا ہے یا بصراحت
 قتل خلق کرتا ہو تو ہرگز انکار نہ کرتے اور اسکے فاعل کو قہریر کا حکم نہ کرتے اور وہ
 النفاذ حدیث کے جو مختلف وارد ہوئے ہیں یہ ہیں ان کو اجز و اقصوا احفوا۔
 اناک لاء سند و منیعت کہ دن مطلب یہ کہ شارب کتر کہ کم کر ڈالو۔ جزیرین موسیٰ
 اس نقطہ سے محض کتر مفہوم ہوتا ہے خواہ کم یا بمیانہ احفوا رسوال مباغثہ کرن
 و بروت را بسیار اگر حق اسے بریدن یا تراشیدن یعنی شارب خوب مباغثہ
 کے ساتھ کتر و جیسے بعض مبالغہ سے منقول ہے کہ ایسا کتر ہے کہ مثل مٹے ہوئے کے
 معلوم ہوتا ان سب الفاظ کے جمع کر کے موافقت دینے سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ کم
 سے کم اس قدر کتر ناچاہیے کہ لب کے اطراف بخوبی نظر ٹہرین اور افضل یہ ہے کہ اس حد
 کتر سے کہ مثل یا قریب مٹے کے معلوم ہو اور رنگ جلد لب نظر ٹہرے (وہو العوا)۔
 درک المار ب میں ہے کہ حنفیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ جو غازی نو و ہارو کے
 برابر شارب رکے اور غازی کو شارب دراز کرنا کہ نظر اعدا میں رعب و ہیبت
 ہو مستحب ہے اس قدر کہ لب کے کنارے نہ پوشیدہ ہوں اور لکھا ہے کہ امام حنفیہ
 رح سے منقول ہے کہ شارب کتر کہ ابرو کے برابر رکھو۔ مگر سطور کہنا ہے کہ یہ امر
 خلاف سنت ہے اور صحیح حدیث سے غازی کے واسطے یہ اجازت ثابتہ نہیں اور
 ابرو کے برابر شارب رکھنا جائز نہیں بلکہ چاہیے کہ خوب کترے اور درک المار ب میں
 کہ صاحب المصمیمین صاحب قاموس نے لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ رح و فرس
 و ابو یوسف رح و محمد رح کا مذہب احفوا ہے یعنی بغایت نیست کرنا مباغثہ کے

مشافہہ
 جزیرین
 النفاذ
 حدیث
 قتل
 خلق
 کتر
 کم
 کر
 ڈالو
 جزیرین
 موسیٰ
 اس
 نقطہ
 سے
 محض
 کتر
 مفہوم
 ہوتا
 ہے
 خواہ
 کم
 یا
 بمیانہ
 احفوا
 رسوال
 مباغثہ
 کرن
 و
 بروت
 را
 بسیار
 اگر
 حق
 اسے
 بریدن
 یا
 تراشیدن
 یعنی
 شارب
 خوب
 مباغثہ
 کے
 ساتھ
 کتر
 و
 جیسے
 بعض
 مبالغہ
 سے
 منقول
 ہے
 کہ
 ایسا
 کتر
 ہے
 کہ
 مثل
 مٹے
 ہوئے
 کے
 معلوم
 ہوتا
 ان
 سب
 الفاظ
 کے
 جمع
 کر
 کے
 موافقت
 دینے
 سے
 یہ
 بات
 پیدا
 ہوتی
 ہے
 کہ
 کم
 سے
 کم
 اس
 قدر
 کتر
 ناچاہیے
 کہ
 لب
 کے
 اطراف
 بخوبی
 نظر
 ٹہرین
 اور
 افضل
 یہ
 ہے
 کہ
 اس
 حد
 کتر
 سے
 کہ
 مثل
 یا
 قریب
 مٹے
 کے
 معلوم
 ہو
 اور
 رنگ
 جلد
 لب
 نظر
 ٹہرے
 (وہو
 العوا)۔
 درک
 المار
 ب
 میں
 ہے
 کہ
 حنفیہ
 کا
 مشہور
 مذہب
 یہ
 ہے
 کہ
 جو
 غازی
 نو
 و
 ہارو
 کے
 برابر
 شارب
 رکے
 اور
 غازی
 کو
 شارب
 دراز
 کرنا
 کہ
 نظر
 اعدا
 میں
 رعب
 و
 ہیبت
 ہو
 مستحب
 ہے
 اس
 قدر
 کہ
 لب
 کے
 کنارے
 نہ
 پوشیدہ
 ہوں
 اور
 لکھا
 ہے
 کہ
 امام
 حنفیہ
 رح
 سے
 منقول
 ہے
 کہ
 شارب
 کتر
 کہ
 ابرو
 کے
 برابر
 رکھو۔
 مگر
 سطور
 کہنا
 ہے
 کہ
 یہ
 امر
 خلاف
 سنت
 ہے
 اور
 صحیح
 حدیث
 سے
 غازی
 کے
 واسطے
 یہ
 اجازت
 ثابتہ
 نہیں
 اور
 ابرو
 کے
 برابر
 شارب
 رکھنا
 جائز
 نہیں
 بلکہ
 چاہیے
 کہ
 خوب
 کترے
 اور
 درک
 المار
 ب
 میں
 کہ
 صاحب
 المصمیمین
 صاحب
 قاموس
 نے
 لکھا
 ہے
 کہ
 امام
 ابو
 حنیفہ
 رح
 و
 فرس
 و
 ابو
 یوسف
 رح
 و
 محمد
 رح
 کا
 مذہب
 احفوا
 ہے
 یعنی
 بغایت
 نیست
 کرنا
 مباغثہ
 کے

| | |
|---|---|
| <p>امام حسن علیہ السلام اور جناب امام عظیمہ علیہ السلام امام احمد علیہ السلام امام ابو حنیفہ علیہ السلام امام مالک علیہ السلام امام شافعی علیہ السلام امام حنفی علیہ السلام</p> | <p>امام احمد علیہ السلام امام ابو حنیفہ علیہ السلام امام مالک علیہ السلام امام شافعی علیہ السلام امام حنفی علیہ السلام امام حنفی علیہ السلام</p> |
|---|---|

مقبضہ کے برابر رکھتے تھے باقی کتر ڈالتے۔ مگر نہ مخرج بیان کیا نہ سند بخیری کی لہذا یہ دونوں اثر لائق احتجاج و استدلال کے نہیں اور بفرض صحت بھی حجت نہیں ہو گی۔ کیونکہ اللہ راجہ وغیرہ محقق اصولیوں کے نزدیک یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کہ صحابی کا قول یا فعل اگر حدیث صحیح مرفوع کے خلاف ثابت ہو تو حجت و عمل کے لائق نہیں موقوف کہلاتا ہے امام مالک رحم سے سوال ہوا کہ ڈارہی اگر لمبی ہو جاوے جواب دیا کترنا چاہیئے۔ اسکا جواب وہی ہے جو خبر موقوف کا ہے کیونکہ احادیث صحیحین اور سنن اربعہ وغیرہ اسکے مخالف ہیں اور وجوہ اس امر پر ناطق ہیں کہ لمحیہ سے تعرض نکلیا جاوے اپنی حالت پر جموڑ دیکھاوے قطع و برید سے بچا جی جاوے چنانچہ مختلف الفاظ لسیخہ امر جو وجوب اعفاء لمحیہ میں وارد ہوئے ہیں یہ ہیں۔ او فوا۔ ارخو۔ اعفوا۔ او فرور۔ او فوا۔ مجھے اعفوا اسے اترکوا و ائینۃ کاملۃ لا تقصوا۔ ارخو۔ معناه اترکوا و لا تعرضوا لہا۔ اور اعفوا۔ احو۔ او فرور۔ معناه اترکوا علیہا لہا ہذا ہو انظار (امام نووی رحم) ایفا تمام کردن۔ ارخا فر و گذشتن۔ اعفا در گذشتن نو فر و تو فر۔ بسیار شدن و تمام کردن حق کیسے و بسیار کردن۔ نو دیکھنا چاہتے کہ ان جملہ الفاظ حدیث میں کس قدر تاکید عدم تعرض لمحیہ کی ہے اور ایک لفظ بہ نسبت

ابن الکلبی حج بخارہ میں تھا
 ابن کرج و عمر سے بین و ثارحی قصبہ کے برابر
 اولیٰ بن ابی ترزالت اور حجت بنین اولیٰ بن فضل مرقوت سے
 دوسرے بنو فاضل کرج و عمر کے ساتھ تیسرے بنو کرج و عمر
 بنو فاضل کرج و عمر کے اور بنو فاضل کرج و عمر کے
 بنو فاضل کرج و عمر کے اور بنو فاضل کرج و عمر کے
 بنو فاضل کرج و عمر کے اور بنو فاضل کرج و عمر کے

دوسرے لفظ کے زیادہ تر موکر ہے۔ تو اب اگر فرض کیا جاوے کہ حدیث کان یا حدیث
 لحدیث بے اصل نہوتی اور او سمین راوی کے متفرق ہونے کی علت نہوتی ولیکن حدیث
 صحیحین کی اسکی مخالف ہوتی تو عمل صحیحین کی حدیث پر ہوتا ترجیح مافی الصحیحین کے
 حکم پر یہ ترجیح اسوقت میں ہے کہ توفیق و تطبیق ممکن نہو ورنہ مہما لکن تو خیر
 دیجاوے کی بصورت عدم موافقت عمل صحیحین کی حدیث پر ہوگا۔ اور جبکہ حدیث
 غیر مافی الصحیحین غریب و بے اصل و ضعیف ہو تو حاجتہ مطابقتہ نہیں بہر حالت
 عمل بخاری و مسلم کی حدیث پر ہوگا۔ مثلاً ایک حدیث بخاری یا مسلم یا دونوں میں ہے
 جیسے زید نے روایت کیا ہے اور ایک حدیث فرض کرو کہ ابن ماجہ میں صحیح ہے جسے
 خالد نے روایت کیا۔ اب اگر زید و خالد دونوں کی روایتیں موافق ہیں تو بہت
 خوب ہے ورنہ جہاں تک ہو سکے گا خالد کی روایت تاویل کر کے اس زید کی روایت
 کے موافق کرینگے بصورت عدم موافقت خالد کی روایت ترک کرینگے اور زید کی روایت
 پر عمل کرینگے اور اگر خالد کی روایت صحیح نہیں ہے تو کچھ موافق کرینگے حاجتہ نہیں ہے
 بہر طور عمل زید کی حدیث پر ہوگا تو ثابت ہوگا کہ بخاری و مسلم کی صحت اہل سنت میں
 اعلیٰ درجہ کی ہے امت کا اس پر اجماع ہے کہ اصح الکتاب بعد کتاب اللہ بخاری و مسلم
 ہے۔ معلوم ہوا کہ دارہی کی کوئی حدیث قبضہ و غنیہ نہ ثابت نہیں بلکہ اسباب کی حما
 و تالیف ہے کہ دارہی میں دست اندازی نیکیا وے اپنی حالت پر چھوڑ دیا وے
 کچھ قطع و برید نیکیا وے افضل ہی ہے اور بعض علماء نے اس قدر اجازت دی ہے
 کہ جو بال بہ نسبت سب بالوں کی زیادہ دراز ہو جاوے ایسا کہ بڑا معلوم ہوا و سکو
 کمتر کہ برابر کر دینا چاہیے خواہ عرض میں ہو یا طول میں اور امید ہے کہ شاید اس قدر
 تعرض کچھ مضر نہو۔ مگر سطور کتاب اس قدر تعرض سے ہی احتراز اوالے ہے احتیاط
 اسی میں ہے تاکہ پوری پوری اتباع سنت میسر ہو کیونکہ اپنے فرمایا اچھروا

کی لہذا
 نہیں ہے
 حسابی
 لائق نہیں
 و اب دیا
 بحین اور
 ہے تعرض
 یا نہ مختلف
 - ارخوا -
 - ارخوا -
 ما علی حالہا
 ما در گذشتہ
 اچاہے
 نہ نسبت

۹
 نسبت قیاسی
 نسبت قیاسی
 مافوق ہوا
 دینی ہوا

بعضی اعفوا اسے اتر کر دیا وافقیہ کا کلمہ لا تقصروا اسے ترکہا علی حالہا۔ یعنی اپنی اصلی حالت پر چھوڑ دو کچھ قطع پرید نہ کرو۔ انبیاء سابقین اور ان کے سردار خاتم النبیین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین اور اصحاب و تابعین و اولیاء و شہداء و فقہاء و علماء و حفاظ المحدثین رحمۃ اللہ عنہم اجمعین کا اسی سنت پر عمل رہا اسوۃ طیبہ اسکو فطرتی سنت کہتے ہیں صحیح مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے دس خیرین فطرہ سے ہیں قص شارب انفاے لحیہ مسواک کرنا ناک میں انی ڈال کر صاف کرنا ناخن تراشنا انگلیوں کے جوڑ دھونا بغل کے بال ا دکھا کر ناموسے زیر ناف تراشنا انتقاص الماء یعنی استنجا کرنا اور بعض علماء کے نزدیک اسکے میں بھی ہیں کہ میانی پر بانی چڑھ کر پاشاب کرنے کے بعد تاکہ قطرہ کاشبہ نہ رہے چنانچہ یہ مضمون اور احادیث سے یہی ثابت ہے۔ قطرہ کے معنی میں اختلاف ہے۔ امام نووی نے ذکر کیا کہ ابوسلیمان خطابی نے کہا کہ اکثر علماء کے نزدیک فطرہ سنت ہے اور کہا الیسا ہے ذکر کیا ہے ایک جماعت سوا اسے خطابی رحمہ کے کہ فطرہ سنن انبیاء و صلوٰۃ الیہم اجمعین سے ہے۔ اور کہا تو ریشتی رحمہ نے فطرہ دین ہے اور سند پکڑی اللہ تعالیٰ کے اس قول سے فطرۃ اللہ الیہ فطرۃ الناس علیہا و رک المارب میں ہے حضرت کی ریش مبارک بہت گھنٹا سینہ مبارک بالون سے بہر جاتا تھا لیکن طول معلوم نہیں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

کستور سے
عثمان رضا
اور شیخ حم
ریش مہا
سمت ہے
دش چیز
حدیث اما
یونس پر
بغل کے با
لیکن وہ
اونکو نقتہ
اور صاع
کافی ہے
ہونا عہ
تقریر کو
کہ خلق و
ہوئے
بال کی
نہیں
کو زیادہ
بعض کا

کس قدر سخا کمال در جہن و جمال کے ساتھ تھی امیر المومنین عمرؓ اور علیؓ رضی اور
عثمانؓ رضی رضی اللہ عنہم اجمعین بہت گنجان و اڑھیان رکھتے تھے کہ سینہ مبارک بڑا تھا
اور شیخ حمی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حلیہ شریف میں ہے کہ انکی
ریش مبارک بہت طویل و عریض تھی۔ اوپر پچھم مسئلہ بغل کے بال اوکھاڑنا
سنت ہے اور منڈانا نورہ لگا کر اڑا کر تباہی جائز ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت سے
دش چیزوں کا فطرتی سنت ہونا روایت کیا گیا منجملہ اوکے تنق ابڑ ہے نابین
حدیث امام طحاوی رحمہ اللہ نے کہا اوکھاڑنا منڈانے سے افضل ہے۔ حکایت ہے
یونس بن عبد الاعلیٰ سے کہ میں امام شافعیؒ کے پاس گیا اور اوکے پاس ترین
بغل کے بال منڈر رہا تھا امام شافعیؒ نے فرمایا جا امین نے کہ تنق سنت ہے
لیکن درد کی برداشت نہیں ہے معلوم ہوا کہ جبکو ہمیشہ سے عادت نہیں ہے
اونکو تنق دشوار ہے بوجہ سختی بالوں کے۔ امام غزالیؒ نے کہا تنق مستحب ہے
اور صاحب عادت کو سہل ہے اور جسکی عادت خلق کی ہے اوکے حق میں خلق ہی
کافی ہے کیونکہ تنق میں اور سے تکلیف ہوگی مقصود اپنے لطافت و نفاذ میں نہ جمع
ہونا جیسا کہ تنق سے حاصل ہوتا وہ خلق میں بھی حاصل ہوگا۔ مگر دیکھا اس
نقدیر کو شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے لکھا کہ ہم نہیں تسلیم کرتے
کہ خلق وہی نفع کریگا جو تنق سے ہے کیونکہ تنق میں یہ حکمت و نکتہ ہے کہ بغل محل
بوسے ناخوش ہے کیونکہ وہاں انجڑ سے مسامات میں بس رہتے ہیں اور تنق سے
بال کی جڑیں بہت ضعیف ہو جاتی ہیں اسوجہ سے یہ خفیف ہو جاتی ہے وہ عفویت
نہیں رہتی اور خلق سے بال کی جڑیں سخت مضبوط ہو جاتی ہیں اس علت سے
یوزیادہ متعفن ہو جاتی ہے معلوم ہوا کہ اتباع سنت میں ہزاروں فائدے ہیں
بعض ظاہر بعض مخفی نہیں جانتے اونکو مگر اوکے الابصار مشغ سنت اس دولت سے لاعلم

۱۔ یعنی ابلی اصلی
نکے سر دار خاتم
و شہداء و قیام
رہا اسوایہ
ت ہے کہ فرمایا
ک کہ تاناک میں
کھاڑنا موے
ر دیک اسکے یعنی
بنا چہ یہ مضمون
م نووی نے
ہے اور کہا ایسا
لواء الیہ علیہم
الہ تعالیٰ
میں ہے حضرت
محل معلوم نہیں
میں کمال رنگ کردہ
تاریت ہو کر کوئی ایک
بولیں ایسی ہیں
تاکہ کسی کی دلچسپی
ایمان اور

سنت و فطرہ سے ہے جیسا کہ صحیحین کی حدیث سے معلوم ہوا اور مستحب ہے کہ جانب
 راست سے تراشے۔ اور جب قدر حدیثین اسکے فضائل و یقین اوقات میں وارد ہوئے
 ہیں اور جو حدیثین وقت معینہ کے خلاف خاصکر مدیہ کی رو سے تراشنے کی مانعت
 میں یا فضیلت میں وارد ہوئے ہیں سب کی سب مومنوع و باطل ہیں جو چاہے
 کتب مومنوعات امام شوکانی و ملا علی قاری حنفی و علامہ ابن طاہر حنفی وغیرہ
 کے مصنفات کو ملاحظہ کرے انکے معانیہ سے بہت بڑے فائدے ہیں منجملہ اسکے یہ
 بھی ہے کہ ملاؤن کے وعظ اور موصوفیہ اور زمانہ محال کے مشائخ اور سیرجی صاحبان
 کے رسائل کی قطعی کلمتی ہے علماء کے مصنفات کا حال معلوم ہوتا ہے کہ کون اس
 بحر کا خواص اور کون نا آشنا ہے۔ علامہ ابو الحسنات رحمہ نے مومنوعات ابن الخوی
 معہ نقیبات سیوطی رحمہ طبع کرا دیے جزاء اللہ تعالیٰ۔ اب ہشتم مسئلہ
 ختنہ کرنا سنت و فطرہ سے ہے چنانچہ حدیث صحیحین میں وارد ہے جیسا کہ پیشتر
 لکھا گیا۔ اول جس نے ختنہ کیا ابراہیم علیہ السلام میں (کما مر) ابو الحسنات رحمہ نے
 تعلیق میں لکھا کہ انٹی سال کی عمر تھی (کما فی الصحیحین) کہ اپنے موضع قدم میں ختنہ
 کیا۔ اور لکھا کہ ابن حبان کی روایت میں ہے کہ اکیسویں سال کی عمر میں ختنہ کیا
 نجدہ انٹی سال زندہ رہے ابراہیم علیہ السلام سے اب تک یہ سنت جاری ہے کوئی
 کلمہ گو ایسا نہیں کہ اسے ترک کرنا ہو البتہ بالغ نو مسلم اس سے محروم رہتے ہیں کہ
 اب اس سن میں ہکو ضرور نہیں ابراہیم علیہ السلام کے حال کو نہیں دیکھتے کہ کس
 عمر میں ختنہ کیا۔ ختنہ کرنا امام مالک امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کے نزدیک سنت ہے اور امام شافعی
 اور اکثر علماء کے نزدیک واجب ہے اس واسطے کہ ختنہ شعائر اسلام سے ہے۔ امام ابن شریح نے
 کہا ستر عورت واجب ہے بالاتفاق پس اگر ختنہ کرنا واجب نہوتا تو اس فعل کیواسطے کشف عورت
 جائز نہوتا پس جواز کشف دلیل ہے وجوب کی۔ امام شافعی کے نزدیک عورت پر ختنہ کرنا واجب ہے

اسکے منکر
 نہیں کہ آپ
 اس وقت کے
 چند عداوت
 پیش ہیں
 کیونکہ جو مصنفات
 جامع و مانع
 ان منصفین
 کے اصولوں
 سے بیان
 کیے نہیں آپ
 میں اور میں
 زیادہ موجود
 ہیں لیکن فقہ
 نے بعض کلام
 لکھا ہے کہ
 چنانچہ فیض کو
 غنیمت نہیں
 جانتے ۱۲

حقی نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ بہت ظاہر میرے نزدیک یہ بات ہے کہ احادیث
 ہفتہ محمول ہیں خضاب راس پر اور اثبات او سکا ڈارہی کے سفید بالوں پر والدین
 حاشیہ ابن ماجہ میں ہے والا کثر تدل علی تحریم الخضاب بالاسود۔ امام مالک نے موطا میں
 ایک قصہ روایت کیا اوسمیں ہے کہ عائشہ نے کہا اچھا کہ ابو بکر صدیق خضاب کیا کرتے تھے
 کہا امام مالک رحمہ نے معلوم ہوا کہ حضرت نے خضاب نہیں کیا ورنہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ جتین
 لیکن ابن عمر سے روایت ہے کہ رز و خضاب اور اوروثہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ سچ خضاب مہدی کا انحضرت نے کیا۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا انکار عدم قیوت
 اور الش رن کا یہ کہنا کہ حضرت خضاب کے زمانہ تک نہیں پہنچے اور بالوں کا رنگین ہونا
 کثرت استعمال طیب سے تھا۔ اور جابر بن سمرہ سے نسائی میں مروی ہے ائسے دریافت کیا
 گیا حال حضرت کے بالوں کی سفیدی کا جواب دیا جب آپ تیل لگاتے سفیدی نہ معلوم
 ہوتی اور جب نہ لگاتے تو معلوم ہوتی یہ سب اقوال ائمہ وال ہیں کہ آپ نے کبھی خضاب
 نہیں کیا الا شاذ و نادر۔ ابن ماجہ میں ہے ام سلمہ نے عثمان بن وہب کو موسے مبارک
 انحضرت و کملا محضوب بچنا و کتم تھے اور صحیح بخاری میں ہے محضوب تھے اور اسمین کلام
 نہیں کہ یہ غالباً وہی بال ہیں جو تقسیم ہوئے تھے لیئے سر کے۔ تو اب بعض نے یہ تاویل کی ہے
 کہ آپ سر پر استعمال طیب و حنا بوجہ دوسرے کرتے تھے نہ بخرض خضاب اور یہ بھی احتمال ہے
 کہ بالوں کی سرخی اصلی ہو جیسا کہ بعض بالوں میں میلان سرخی پایا جاتا ہے۔ مگر یہ یوں
 نا تمام ہیں اور جواب اون صحابہ کی خبروں کا جو خضاب انحضرت کے راوی ہیں اور یحشیم خود
 و کمیکر بیان کیا ہے کچھ نہیں بن پڑتا۔ کہا ملا علی قاری حنفی نے اور صحیح وہی ہو جو صاحب
 نہایہ نے کہا ہے البتہ محتار یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی وقت خضاب کیا اور اکثر
 اوقات ترک کیا پس جسے جو دیکھا اوسکی خبر کی اور وہ صادق ہے اور اسی طرح تطبیق
 دی امام نووی رحمہ نے جیسا کہ گذرا۔ اور لکھا علامہ ابوالحسنات رحمہ نے تعلیق میں لیکن

اور حدیث خضاب
 نہ روایت اور حدیث
 و کمیکر بیان کیا ہے
 کثرت استعمال طیب سے تھا۔
 اور جابر بن سمرہ سے نسائی میں مروی ہے ائسے دریافت کیا
 گیا حال حضرت کے بالوں کی سفیدی کا جواب دیا جب آپ تیل لگاتے سفیدی نہ معلوم
 ہوتی اور جب نہ لگاتے تو معلوم ہوتی یہ سب اقوال ائمہ وال ہیں کہ آپ نے کبھی خضاب
 نہیں کیا الا شاذ و نادر۔ ابن ماجہ میں ہے ام سلمہ نے عثمان بن وہب کو موسے مبارک
 انحضرت و کملا محضوب بچنا و کتم تھے اور صحیح بخاری میں ہے محضوب تھے اور اسمین کلام
 نہیں کہ یہ غالباً وہی بال ہیں جو تقسیم ہوئے تھے لیئے سر کے۔ تو اب بعض نے یہ تاویل کی ہے
 کہ آپ سر پر استعمال طیب و حنا بوجہ دوسرے کرتے تھے نہ بخرض خضاب اور یہ بھی احتمال ہے
 کہ بالوں کی سرخی اصلی ہو جیسا کہ بعض بالوں میں میلان سرخی پایا جاتا ہے۔ مگر یہ یوں
 نا تمام ہیں اور جواب اون صحابہ کی خبروں کا جو خضاب انحضرت کے راوی ہیں اور یحشیم خود
 و کمیکر بیان کیا ہے کچھ نہیں بن پڑتا۔ کہا ملا علی قاری حنفی نے اور صحیح وہی ہو جو صاحب
 نہایہ نے کہا ہے البتہ محتار یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی وقت خضاب کیا اور اکثر
 اوقات ترک کیا پس جسے جو دیکھا اوسکی خبر کی اور وہ صادق ہے اور اسی طرح تطبیق
 دی امام نووی رحمہ نے جیسا کہ گذرا۔ اور لکھا علامہ ابوالحسنات رحمہ نے تعلیق میں لیکن

خضاب ہوا
 کہا حاکم نے
 کرگی حدیث
 کرنا اسکے
 حالانکہ یہ
 ہو۔ اور
 اور اسی
 اور اسی
 کہ انحضرت
 کر گیا۔ ا
 اور روا
 اور تھے
 تو یہ حد
 نے جہاد
 خضاب
 کہ بوسے
 سب کو
 مسما
 کہ پندہ
 ہاتھوں
 کی ایو

[illegible][illegible][illegible]

لکھنؤ
 کو آئے
 ہوں
 داہن
 سے
 لکھی
 مع
 و آخر
 فائد
 مقابل
 الص
 کیجا
 جا
 صحیح
 ابن
 جب تک
 الیما
 اور
 کی ط
 متا
 پر

لگاتی تھے ہر شب تین سلاٹیان اس آنگہ میں اور تین اوس آنگہ میں ابو داؤد میں ہے
 کہ آپ نے حکم فرمایا اٹھ روح کا اپنے خوشبو دار کیا ہوا مشک سے۔ اور چاہیے کہ سلاطی طاق
 ہوں خواہ طاق ہوں ہر ایک میں یا دونوں آنگہوں میں ملکر اور چاہیے کہ شہر و کمرے
 راہنی جانب سے۔ من اقل غلیو تر مسئلہ مستحب ہے کہ ہر کام میں ابتدا جانب بہت
 سے کیجاوے چنانچہ حدیث عائشہ رض صدیقہ اسپر ناطق ہر چو اس رسالہ میں بیشتر
 لکھی گئی (مگر استنجا اور ناک صاف کرنے میں) بقیہ بیان زینت از قسم نعال و لباس
 مع او کے انواع و اجناس کے اس رسالہ کے دوسرے حصہ میں انتشار اللہ تعالیٰ لکھا جاوگا
 و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ
 قائدہ اصول فقہ و حدیث میں یہ قاعدہ مقرر ہے کہ قول فعل صحابی کا حدیث صحیح مرفوع کے
 مقابلہ میں حجت نہیں ہے کہا علامہ محمد طاہر خفی نے مجمع البحار میں والموقوف ماری عن
 الصحابی من قول او فعل متصل او منقطع وہو لیس بحجتہ۔ موقوف وہ ہے جو روایت
 کیجاوے صحابی سے سند او سکی متصل ہو یا منقطع حجت نہیں ہے ایسا ہی مقدمہ
 جامع ترمذی میں ہے صحیح ہی ہے کہ حجت نہیں ہے۔ اور امام نووی رحمہ نے مقدمہ
 صحیح مسلم میں کہا صحیح جدید قول امام شافعی کا یہی ہے کہ موقوف حجت نہیں۔ اور امام
 ابن العام رحمہ قدوة الحنفیہ نے کہا ہمارے نزدیک یعنی حنفیہ کے نزدیک حجت ہے
 جب تک کہ سنت کی نفی نہ کرے لیکن اگر سنت کے مخالف نہ ہو۔ اور امام شوکانی نے
 الیمانی نے کہا تحقیق مقرر ہوئی ہے یہ بات کہ افعال واقوال صحابہ کے حجت نہیں ہیں
 اور کہ مذہب جمہور علماء کا یہی ہے حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سائر امت
 کی طرف سے محمد رسول اللہ کے کوئی رسول نہیں بھیجا اور نہ اپنے سوا کسی
 متابعت کا حکم فرمایا۔ ایسا ہی سلف کا دستور تھا کہ موقوف کو ترک کرتے اور پیش
 پر عمل کرتے یہ منقول ہے امام شافعی رحمہ سے بواسطہ کتاب ام کے حجتہ اللہ الباقی

منہ
 ہر ایک میں
 کہ وہ اور دو سکی بڑی فضیلت
 لکھو نہ لکھو
 رنگ و سائے کو فرمایا
 قریب کے نور خدیوہ ایک
 گیا اس واسطے کہ اگر سیاہ
 ہلکے کو تیر ہوئی کہ کسی
 نہ تو سفیدی باطل تو
 ہر خیال و فہم نہ رہیں
 تو سب کا علم میں اسوجہ
 ثابت اوس رنگ کے علاوہ
 ندی یا درو جو نوریت
 اور شہر نور کا ایک بیان
 لب اگر وہ بھیندہ ہوں
 اس نور کو نہ دیکھوں
 اور ہم ضابطہ نورانی

اور اس کے مؤید علامہ بارون رحمہ اللہ نے قول امام ابن عبد البر رحمہ اللہ کا ناظرۃ الحق میں لکھا ہے
 اور معنی یہ ہے کہ سوائے رسول کے کوئی خطا سے معصوم و محفوظ نہیں خواہ کوئی ہو اور
 کہیں ہو اور کیسا ہی ہو و ما یطلق عن الہوا ان ہو الا وحی یوحی کسی کی شان ہے
 اور صفت من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ میں کون آپ کا شریک ہے۔ جب یہ قاعدہ
 اصول معلوم ہو چکا کہ قول و فعل صحابی بمقابلہ حدیث مرفوع محبت نہیں تو جو لوگ
 اپنے کم درجہ کے ہیں اونکا قول و فعل کب بقا بذ حدیث رسول معلوم لائق محبت و تسک
 ہوگا۔ صاحب اتحاف النبلاء نے لکھا کہ امام ابن القیم رحمہ اللہ کے فوائد سے ہے کہ ابن
 عمر رضی اللہ عنہ حدیث اعفاء لحدیث کے راوی میں مع ذلک لیتدر قبضہ و اثر ہی رکھتے باقی کترتے
 شاید یہ بات حضرت کی حدیث سے ہو گی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب قدر قبضہ سے زیادہ ڈرا ہی
 ہوتی تراش ڈالتے ولیکن حدیث اعفاء لحدیث اسکی منکر ہے۔ مگر ابن عمر کے اتباع سنت
 میں بہت حراص ہونے کی وجہ سے یہ بات پائی جاتی ہے کہ اونکو اسکی رحمت کا علم ہوگا
 اور ایک روایت مرسل بیان کی جو ابو صالح سماں تک منتهی ہوتی ہے اور مجوز ہے
 قص ہما زاد علی القبطۃ کی اور کہا امام احمد و ابراہیم بخاری و شعبی و سفیان ثوری وغیرہم
 اسکی رخصت کے قائل ہیں۔ محرم طور کتا ہے یہ تقریر اول سے آخر تک مشکوک و محدوثر
 ہے بچند وجوہ۔ اول یہ کہ فعل ابن عمر رضی اللہ عنہما منقطع ہے حج و عمرہ کے ساتھ اسکے سوا غیر
 ثابت ہے جیسا کہ صحیح بخاری ابو داؤد و نسائی آثار امام محمد رحمہ اللہ سے ثابت ہے اور یہ
 ابو داؤد کی زیادہ تر تصحیح ہے ہمارے دعوے کی اور ثابت کرتی ہے کہ یہ فعل منقطع
 ہے حج و عمرہ تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سوا اور صحابہ بھی کرتے تھے چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ روایت
 ہے کہ ہم لوگ اپنے صحابہ حج و عمرہ کے سوا ہمیشہ ڈالہیوں کو چھوڑ دیتے تھے معلوم
 ہوا کہ یہ سبھی اسکے خواص سے ہے اور اگر اس سے نہ احتیاج کیا جاوے بوجہ لفظ
 سبال کے مضطرب و متحمل ہونے کے تو شہادت کتب احادیث مرقومہ بالا کافی ہے

اسکے محقق
 اگر حدیث
 اختصار
 یا اثر ابن
 متفق بلکہ
 ہونے۔
 عمر رضی
 بخیر
 کے بقدر
 مقدمہ
 اعفاء
 اعفاء
 ہونے
 لیکن کہ
 راشد
 موافقہ
 بخوف
 مقبول
 امام

اسکے مختص صحیح و صحیح ہونے پر۔ دوئم فعل موقوف ہے بمقابلہ مرفوع محبت نہیں اور
 اگر حدیث جابر جو حکما مرفوع ہو سکتی ہے تمہاری دلیل ہے تو یہی ہمارا دعوے
 اختصاص ہے اولیس فلیس۔ سوم فرض کرو کہ حدیث جابر حکما مرفوع ہے
 یا اثر ابن عمر رضہ بوجہ کمال ابتلاء سنت دال ہے اخذ فعل نبوی پر تاہم حدیث
 متفق علیہ جو دال ہے وجوب اعتقاد لمحیہ پر مقدم ہے بوجہ ارجح وافوے واحوط اور قولی
 ہونے کے اثر ابن عمر پر چہارم یہ کہ حدیث اعفاء دال ہے وجوب پر اور اثر ابن
 عمر حضرت یا جواز پر اور ام مقدم ہے اباحتہ پر حکم اصل انہ لقدم الامر علی الاباحتہ
 تجسم یہ کہ حدیث اعفاء پر عمل کرنے میں احتیاط ہے اس واسطے مقدم ہو حکم اس اصل
 کے لقدم اقرب الی الاحتیاط ششم یہ کہ حدیث اعفاء کے مقوی دلائل بہت ہیں لہذا
 مقدم ہے حکم اس قانون کے انہ لقدم ما عقدہ دلیل آخر علی ما لم یعقدہ ہفتم حدیث
 اعفاء قوے ہے لہذا اولقدم القول علی الفعل کے حکم سے مقدم ہے ہشتم یہ کہ حدیث
 اعفاء میں تصریح حکم عام طور پر بصیغہ جمع ہے بخلاف اثر ابن عمر کہ مختص وغیرہ مختص
 ہونے میں محتمل غیر مصرح ہے لہذا بحکم قانون انہ لقدم ما کان فیہ التصحیح بالحکم علی ما لم
 لیکن کذا لک کے مقدم ہے نہم بوجہ عمل اکثر سلف و ہم بوجہ موافق ہونے علی خلاف
 راشدین کے انہ لقدم ما عمل علیہ اکثر السلف علی ما لیس کذلک۔ وانہ ان کیون
 موافقا لعل الخلفاء الاربعہ دون الآخر۔ غرض کہ دلائل عقلی لقلی سبے شمار ہیں
 بخوف طول ترک کے اور حدیث ابوصالح سنان مرسل ہو اور یہ بمقابلہ سند عنہ
 مقبول ہے غیر شکہ ڈارمی کتر نادراسی بھی جائز نہیں حکم حدیث انحضرت جو کہ تخییر
 میں ہو وہو المطلوب فقط



کتاب بیوی

ایضاً جمال محمدی

الحق میں کیا ہو
 لونی ہو اور
 ن ہے
 یہ قاعدہ
 جو لوگ
 بت و تنک
 ہے کہ ابن
 قی کرتے
 زیادہ ڈارمی
 اتباع سنت
 کا علم ہوگا
 جوز ہے
 ہی وغیرہ
 وک و مذکور
 سوا غیر
 ہے اور یہ
 مل مختص
 روایت
 نھے معلوم
 بوجہ لفظ
 لا کافی ہو

